قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ

تفریح الخاطر

فی مناقب

الشیخ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

یعنی مناقب غوثیہ

مترجم معہ اصلی عربی متن

مصنفہ

الشیخ عبد القادر القادری ابن محی الدین الاربلی بغدادی

رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب ترجمہ :- علامہ ابو المنصور محمد صادق صاحب قادری رضوی

الناشر :- سُنّی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائل پور

مختصر حالات حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ

از قلم

پروفیسر عبد الرشید صاحب - ایم۔ اے۔

آپکی کنیت ابو محمد - اسم گرامی عبد القادر تھا۔ آپ حسبًا نسبًا حسَنی حُسینی ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب اپنے والد محترم کی طرف سے گیارھویں پشت میں امام حسن رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ اور والدہ بزرگوار کی طرف سے بارھویں پشت میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔

نسب نامہ پدری آپ کے والد بزرگوار کا اسم گرامی ابی صالح الملقب جنگی دوست بن ابی عبد اللہ الملقب یحیی زاہد بن محمد بن داؤد بن موسیٰ بن عبد اللہ بن موسیٰ الجون بن عبد اللہ بن حسن المثنیٰ بن حضرت امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ

نسب نامہ مادری آپکی والدہ محترمہ کا اسم شریف فاطمہ کنیت ام الخیر۔ یہ حضرت سید عبد اللہ الصومعی زاہد کی صاحبزادی تھیں

عبد اللہ الصومعی بن ابی جمال بن محمد بن محمود بن طاہر بن ابی العطا عبد اللہ بن ابی الکمال بن عیسیٰ بن ابی علاؤ الدین بن محمد بن سید امام رضا بن سید موسیٰ کاظم بن سیدنا امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن سید الشہدا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہم ہے۔ آپکی پیدائش ملک ایران کے شہر گیلان میں ۴۷۱ھ ہجری مطابق ۱۰۷۵ء عیسوی میں ہوئی۔ آپ کا یوم ولادت بعض روایات کے مطابق یکم رمضان اور بعض روایات میں

اکیس رمضان المبارک ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں۔ کہ میرا بیٹا عبد القادر رمضان میں پیدا ہوا۔ لیکن رمضان میں دن کے وقت اس نے کبھی دودھ نہیں پیا۔ بلکہ شام کو روزہ افطار کے وقت دودھ پیا کرتا تھا۔ اور اس واقعہ کی تمام شہر میں شہرت ہو گئی۔ کہ سادات میں ایک ایسا بچہ پیدا ہوا ہے۔ جو احترام رمضان کے باعث دن کو ماں کا دودھ نہیں پیتا۔

آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں۔ دوسرے سال انتیسویں شعبان کو جب ماہ رمضان المبارک کا چاند نظر نہ آیا۔ اور صبح کو پہلے روزے کی بابت لوگوں کو شک ہوا۔ شہر کے چند معزز حضرات نے میرے گھر کے دروازے پر تشریف لا کر دریافت کیا۔ کیا آپ کو رویت ہلال کا علم ہے۔ کیا آپکے برخوردار نے آج دن کو دودھ پیا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ مجھے چاند کے متعلق تو کوئی علم نہیں۔ البتہ میرے بیٹے عبد القادر نے آج دودھ نہیں پیا۔ مجھ سے دریافت کرنے کے بعد لوگوں نے اس دن کا روزہ رکھا۔ اور بعد ازاں اس کی تصدیق بھی ہو گئی۔ کہ واقعی رمضان المبارک کی اس دن پہلی تاریخ تھی

عہد طفولیت و شوق علم

ہمیں آپکے عہد طفولیت کی بعض روایات آپ ہی کی زبان مبارک سے ملتی ہیں۔ فرماتے ہیں۔ کہ جب میں پانچ برس کا ہوا۔ تو جب کبھی میں اپنے ہم عمر بچوں کے ساتھ کھیلنے کا ارادہ کرتا۔ تو غیب سے یہ ندا میرے کانوں میں آتی۔ اِلَیَّ یَامُبَارَكْ اے برکت والے ادھر آ فرماتے ہیں۔ کہ میں یہ ندائے غیب سن کر فوراً اپنی والدہ صاحبہ کے پاس آ کر چھپ جاتا۔ آپ اپنی ذہانت طبعی اور شوق علمی کے باعث سب سے پہلے قرآن پاک حفظ کیا۔ ابھی آپ دس بارہ سال ہی کے تھے۔ کہ والد محترم کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ گھر کے کاروبار کی ذمہ داری بھی آپکے کندھوں پر آن پڑی۔ لیکن آپ نے اسی عمر میں گھریلو ذمہ داریوں کے باوجود قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد۔ اپنے وطن ہی میں چند درسی کتابیں پڑھ لیں۔

ایک دن جب آپ اپنی گائے کو کہیں لے جا رہے تھے۔ تو آپ کو یہ القاء ہوا۔ مَا لِهٰذَا خُلِقْتَ وَلَا بِهٰذَا اُمِرْتَ یعنی نہ آپ ان کاموں کیلئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اور نہ ہی ان کاموں کا آپ کو حکم دیا گیا ہے۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میں اس القائے الٰہی پر غور و فکر کرتا ہوا اپنے مکان کی چھت پر چڑھا۔ تو مجھے حاجی مقام عرفات میں نظر آئے۔ اور میں نے تھوڑی ہی دیر میں ایک قافلہ بغداد جاتے دیکھا۔ اس القائے الٰہی اور منظر مسافرت نے میرے دل پر خاص اثر کیا۔ میں نیچے اُتر کر اپنی والدہ صاحبہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے میرے غمگین اور متفکر ہونے کی وجہ دریافت کی۔ میں نے حصول علم کی خاطر سفر بغداد کی اجازت طلب کی۔ فرماتے ہیں۔ اگرچہ میری

والدہ ماجدہ بہت نحیف وضعیف تھیں اور بظاہر اُن کا سوائے میرے کوئی پرسان حال نہیں تھا۔ لیکن اپنی تعداد ترسی اور میری تکمیل علوم دینی کی خاطر انہوں نے مجھے اجازت دے دی۔ اور ساتھ ہی میرے والد صاحب کے ترکہ سے چالیس دینار میری صدری میں سی کر۔ میرے حوالے کر دیئے۔ بقایا چالیس دینار میرے بھائی عبداللہ کا حصہ تھا۔ فرط محبت اور چشم پرنم سے مجھے خالق حقیقی کے سپرد کر دیا اور فرمایا شاید بیٹا اب قیامت تک ہماری ملاقات نہ ہو۔ لہٰذا میری نصیحت ہے۔ بیٹا۔ زندگی بھر کسی حالت میں جھوٹ نہیں بولنا۔

دوران سفر ساتھ رہزنوں کا آپکے سچ بولنے کی بدولت تائب ہونا اور قافلہ والوں کا لوٹا ہوا سامان واپس ملنا حضرت غوث الاعظم کی مشہور کرامت ہے۔ آپ ۴۸۸ھ ہجری بمطابق ۱۰۹۳ء عیسوی بغداد پہنچے۔ ان دنوں بغداد میں ایک بہت بڑی دینی درسگاہ تھی۔ جس میں بڑے بڑے علماء و فضلائے دہر جمع تھے اور دنیا بھر میں اس درسگاہ کی فضیلت و علمیت کا چرچا تھا۔

تکمیل علوم دینی کے بعد آپکے مشفق استاد ابو سعید مبارک بن علی المخرمی نے اپ کو اپنے ہی مدرسہ میں بحیثیت استاد کے رکھ لیا۔ اپ بوقت صبح اپنے تلامذہ کو تفسیر و حدیث۔ اخلاقیات۔ ادب۔ اصول۔ صرف اور نحو کا درس دیتے تھے۔ اور بعد نماز ظہر قرآن مجید کا ترجمہ۔ توحید اور قرآن و حدیث سے مسائل استنباط کرنا سکھلاتے اور فتاوی کا بھی جواب لکھتے۔ ۵۲۸ھ ہجری میں یہ مدرسہ عظیم الشان عمارت میں تبدیل ہو کر مدرسہ قادریہ کے نام سے مشہور ہو گیا۔ اس زمانہ میں تمام علماء و فضلا آپکی قابلیت و ذہانت اور جودت طبع کے معترف تھے۔ اور تینتیس سال تک آپ لوگوں کو اپنے علوم و فیوض سے نوازتے رہے۔

سلوک اور مجاہدہ

آپ نے علم طریقت حضرت ابو الخیر حماد بن مسلم دباس سے حاصل کیا۔ اس زمانے میں شیخ حماد بن مسلم علوم و حقایق میں علمائے راسخین میں سے تھے۔ مریدوں کی تعلیم و تربیت میں اُن سے بڑھ کر بغداد میں کوئی شیخ نہ تھا۔ اور بغداد کے مشائخ و صوفیہ انہی کے فیض یافتہ تھے۔ آپ بغداد کے محلہ مظفریہ رہا کرتے تھے۔ اور آپ کا ۵۲۵ھ ہجری میں انتقال ہوا۔

حضرت غوث الاعظم فرماتے ہیں۔ کہ جب میں طلب علم کیلئے اُن کی خدمت سے غائب ہو جاتا۔ تو واپسی پر اپ فرماتے۔ کہ تو ہمارے پاس کیوں آیا ہے۔ تو فقیہ ہے۔ فقہا کے پاس جا۔ مگر میں خاموش رہتا۔ اور کبھی

میرے واپس حاضر ہونے پر فرماتے - آج ہمارے پاس بہت سی روٹیاں اور فالودہ آیا تھا - مگر ہم نے سب کھا لیا ہے اور تیرے لئے کچھ نہیں رکھا - اور مجھے بڑی اذیت دیتے - آپکے اصحاب بھی جو اکثر اپنے شیخ کو مجھے اذیت دیتے دیکھا کرتے تھے - مجھ سے تعرض کرنے لگے - اور کہنے لگے - تو فقیہہ ہے - یہاں کیا کریگا - یہاں کیوں آیا ہے میرے شیخ نے جب یہ معاملہ دیکھا - تو فرمایا - اے لوگو - تم اسے کیوں اذیت دیتے ہو - اللہ کی قسم - تم میں اس جیسا ایک بھی نہیں - میں تو اسے آزمائش کے لئے اذیت دیتا ہوں - مگر دیکھتا ہوں - کہ یہ ایک پہاڑ ہے - جو اپنی جگہ سے نہیں ٹلتا -

سلوک میں حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا طریقہ بہ لحاظ شدت و لزوم بے نظیر تھا - مشائخ زمانہ میں سے کوئی بھی ریاضت میں انکی برابری نہیں کرسکتا تھا - آپ ہمیشہ تفویض و تسلیم - قلب و روح کی موافقت - ظاہر و باطن کا اتحاد - ہر حال میں تعلق مع اللہ - کتاب و سنت کو ملحوظ رکھتے - احکام شریعت کی پابندی کرنے اور اسرار حقیقت کا مشاہدہ کرنے میں مصروف رہتے

حضرت غوث الاعظم فرماتے ہیں - بفضل ایزدی میں اپنے نفس پر غالب تھا - مجھے دنیا کی ہر چیز سے نفرت تھی - نہ اچھا کھانا نہ اچھے لباس کی خواہش تھی - نہ اچھے مکان اور راحت و آرام کی تمنا تھی - صرف یاد الٰہی کی تڑپ دل میں موجزن تھی - اور سارا وقت اسی کی یاد میں گزارتا

حضرت غوث الاعظم نے بغداد سے پہلا حج ۵۰۹ھ ہجری میں کیا - اس وقت بالکل جوان اور تجرد کی حالت میں تھے - انہی کا قول ہے - کہ طواف کی حالت میں مجھ پر انوار خداوندی اور تجلیات الٰہی کا نزول ہوا -

شیخ ابو عبداللہ بن ابو الفتح ہروی فرماتے ہیں - کہ میں نے چالیس سال حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کی خدمت کی - اتنے عرصے میں آپ ہمیشہ باوضو رہے - جب کبھی وضو ٹوٹتا - اسی وقت دوبارہ وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھتے - حتیٰ کہ چالیس سال تک آپ نے عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی - آپ نماز عشاء ادا کرنے کے بعد رات کے پہلے حصے میں نمازیں پڑھتے - درمیانی حصہ میں ذکر الٰہی کرتے - اور تیسرے حصہ میں کھڑے ہو کر قرآن مجید کی تلاوت کرتے اور فجر کی نماز تک قرآن پاک ختم کر لیتے -

حضرت غوث الاعظم خود فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میرے سامنے نور عظیم ظاہر ہوا - جو سارے افاق پر

چھا گیا۔ اور پھر یہ نور آہستہ آہستہ میرے قریب ہوگیا۔ اور اس میں سے مجھے ندا آئی۔ اے عبدالقادر میں تیرا رب ہوں۔ تیری ریاضت و عبادت کے بدلے میں تجھ پر میں تمام محرمات حلال کرتا ہوں۔ میں سمجھ گیا۔ کہ شیطان لعین ہے۔ چنانچہ میں نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھا۔ وہ روشنی تاریکی میں بدل گئی اور مجھے ندا آئی اے عبدالقادر۔ تو اپنے علم کی بدولت میرے فریب سے بچ گیا ہے۔ ورنہ میں اسی طرح کئی نامور شخصوں کو گمراہ کر چکا ہوں۔ میں نے جواب دیا میرے علم نے نہیں بلکہ اللہ کریم کے احسان نے تیرے پھندے سے بچا لیا۔ دریافت کیا گیا۔ کہ حضرت آپ نے کیسے پہچان لیا۔ کہ یہ شیطان ہے۔ فرمایا اللہ تعالےٰ حرام اور فحش باتوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور نہ ان کا حکم دیتا ہے۔

حضرت شیخ حماد دباس رضی اللہ عنہ کے علاوہ سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی عراق و عجم کے بڑے بڑے زاہدوں اور عارفوں سے ملے اور علوم و معارف حاصل کرتے رہے۔ یہاں تک کہ سب سے سبقت لے گئے آخرکار اکیانوے سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپکے انتقال کی تاریخ میں اختلاف ہے۔ بعض نے ربیع الاول ۵۶۲ ہجری بتلایا ہے۔ اور آپکی تاریخ پیدائش اور وفات کے ثبوت میں یہ اشعار پیش کرتے ہیں۔ سہ

محی الدین کہ انوار جمالش — زعرش و کرسی از ماہ تابیاہ ہے

تولد عاشق و کامل سنینش — وصالش دان زمعشوق الہٰی

لفظ عاشق کے اعداد سے آپکی تاریخ پیدائش ۴۷۱ ہجری نکلتی ہے۔ اور معشوق الہٰی کے اعداد سے آپ کی وفات ۵۶۲ ہجری میں ثابت ہوتی ہے۔

بعض کے نزدیک آپکی پیدائش ۴۷۰ ہجری میں ہوئی۔ آپ نے اکیانوے سال عمر پائی اور ۵۶۱ ہجری میں اس دنیا سے فانی سے تشریف لے گئے۔ اور اس کی توثیق میں بھی ایک عربی کا شعر ہے۔ ع

ان باز اللہ سلطان الرجال

جاء فی عشق و مات فی کمال

لفظ عشق کے اعداد سے آپکی پیدائش ۴۷۰ ہجری میں ہوئی۔ اور لفظ کمال کے اعداد سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے اکیانوے سال کی عمر میں وفات پائی۔ لہٰذا آپ کا ۵۶۱ ہجری میں انتقال ہوا۔ اور یہی سن وفات

زیادہ صحیح بھی ہے۔ حضرت شاہ ابوالمعانی نے تحفہ قادریہ میں آپکی تاریخ ولادت ۴۷۰ ہجری بیان کرکے یہ اشعار بھی لکھے ہیں۔ ؎

آنکہ ہژدہ ہزار بندہ اوست

غوث اعظم شہ خجستہ نہاد

چون ز باغ حسن چو گل بشگفت　　چار صد بود بعد از ہفتاد

تکملہ فتوح الغیب میں بھی آپکے سن ولادت چار سو ستر ہجری لکھی ہے۔ بھجۃ الاسرار۔ قلائد الجواہر اور نزہۃ الخاطر کے مصنفین نے بھی آپ کے سن وفات کی تحقیق کی ہے اور فرمایا ہے۔ کہ آپ کا سن وفات ۵۶۱ ہجری تھا۔ آپکے سن پیدائش کو شیخ قطب یونینی اور علامہ شیخ شمس الدین دمشقی محدث نے بھی آپ کا سن وفات ۵۶۱ لکھا ہے۔

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنے ریاضت عبادت کے ساتھ ساتھ نہایت قیمتی تصنیفات بھی رکھتے ہیں جو آج خلق خدا کے لئے مشعل راہ کی سی حیثیت رکھتی ہیں۔ آپکی مشہور تصانیف یہ ہیں۔

غنیۃ الطالبین۔ فتوح الغیب۔ فتح الربانی۔ جلاء الخاطر۔ یواقیت الحکم۔ سر الاسرار۔ بشائر الخیرات رد الرافضہ۔ قصیدہ غوثیہ اور کلام پاک کی تفسیر جس کی دو جلدیں ہیں اور اس کا قلمی نسخہ اسپین کی لائبریری میں ہے

الراقم۔ قاضی اقبال حسین خوشنویس بمقام مردے کے تحصیل وزیرآباد

ٹائٹل صفحہ نمبر ۲ اور چند آخری کاپیوں کی کتابت غلام سرور صدیقی اسفندی

غوثِ اعظم درمیانِ اولیاء
چوں محمد درمیانِ انبیاء

تفریح الخاطر

فی

مناقب سیدنا الشیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

مُصنّفہ

الشیخ عبد القادر القادری ابن محی الدین الاربلی رضی اللہ عنہ

المُترجم

حضرت مولانا علامہ ابو المنصور محمد صادق قادری رضوی

النّاشر

سُنّی دارالاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور (مغربی پاکستان)

قیمت:- قسم اول ۵۰-۲ قسم دوم ۳ روپے۔

تفریح الخاطر فی مناقب سید عبد القادر رضی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذي رفع أهل القربة من حضيض البشرية إلى أعلى ذروة الاصطفائية، وخصهم من بين عباده بالفيوضات المقدسة، وجعل ذكرهم سببا لنزول الرحمة ودافعا للبلية والنقمة بالعناية الأزلية، اشتهرت مناقبهم في الآفاق وخوارقهم بين الطباق كاشتهار الشمس بالضيائية، ومن تمسك بهم أمن الأهواء النفسانية، فإنهم قوم لا يشقى جليسهم بالاغواءات الشيطانية، والصلوة والسلام على سيدنا ومولانا محمد الذي هو للوجود علة غائية[1] وعلى آله وأصحابه المتأدبين بآدابه المرضية،

أما بعد

فيقول الفقير إلى رحمة ربه الأزلي عبد القادر بن محي الدين الاربلي: لما رأيت مناقب

ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لائق ہے جس نے اپنے مقرب بندوں کو بشریت کی پستی سے نکال کر مقبولیت کی اعلیٰ بلندی پر پہنچایا۔ اور اپنے بندوں کو فیوضات قدسیہ سے ممتاز کیا۔ اور ان کے ذکر کو اپنی عنایت ازلی سے نزول رحمت اور آفتوں و مصیبتوں کے دور کرنے کا سبب بنایا۔ ان کے مناقب اور کرامتیں چار دانگ عالم میں سورج کی روشنی کی طرح پھیل گئیں۔ جو ان حضرات کا ہو رہا۔ وہ خواہشات نفسانی سے محفوظ رہا۔ کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں۔ جن کی صحبت میں رہنے والا شیطانی گمراہیوں سے بدبخت نہیں ہوتا۔ اور درود و سلام ہو ہمارے سیدنا و مولٰنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ جو کائنات عالم کا باعث ہیں۔ اور آپ کی آل اور اصحاب پر جو آپ کے پسندیدہ آداب سے آراستہ تھے۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد اپنے معبود ازلی کی رحمت کا طلبگار بندہ عبد القادر بن محی الدین الاربلی عرض کرتا ہے کہ جب میں نے

[1] ہمارے حضور صلے اللہ علیہ وسلم دونوں جہانوں کے وجود کیلئے علت غائیہ ہیں۔ یعنی اگر آپ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا جیسے احادیث قدسیہ میں وارد ہے۔ لولاک لما خلقت الارض ولا الافلاک لا الجنۃ ولا النار اوکما قال۔ یعنے اے محبوب اگر تم نہ ہوتے تو میں زمین و آسمان جنت دوزخ نہ بناتا بلکہ ارشاد فرمایا لولاک لما اظہرت الربوبیۃ۔ اگر پیارے تو نہ ہوتا تو میں اپنا رب ہونا ظاہر نہ کرتا جب اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء حضور پر نور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کیلئے پیدا فرمائیں تو حضور آپ زمین و آسمان کے مالک ہوئے۔ مالک اپنی ملکیت میں تصرف کر سکتا ہے اور مالک کو اپنی شے کی خبر ہوتی ہے۔ فتامل۔

الاولياء مجلية للقلوب، ومضيئة للعيون وظلمة الكروب، ومزيلة للأحزان، ودافعة للبلية في البلدان، سيما مناقب تاج الاولياء وبرهان الأصفياء، قطب الوجود، ومنبع الفيض والجود، سلطان السلاطين، وامام الواصلين،

القائل بامر الله، قدمي هذه على رقبة كل ولي وولية الله الغوث الصمداني، والفرد الرحماني، من هو على قدم جده المصطفى صلى الله تعالى عليه وسلم

"السيد الشيخ عبد القادر الحسني الحسيني الجيلاني" قدس الله سره النوراني، ورأيت رسالة مشتملة على مناقبه بالفارسية للشيخ محمد صادق القادري الشهابي السعدي، عليه رحمة المميت المعيد المبدي،

جمعها بامر شيخه ومرشده وقدوته الى الله، المظهر لآثار الغوث الأعظم والفرد الأفخم، السيد عبد القادر غريب الله ابن السيد عبد الجليل الحسني الحسيني، في بلدة احمد آباد رضي الله عنه وعنهم الى يوم التناد آمين ؛

أردت أن أترجمها باللغة العربية، مع قلة بضاعتي،

اولیاء اللہ کے مناقب کو دیکھا کہ یہ دلی زنگوں کو صاف کرنیوالے اور آنکھوں کو روشن کرنیوالے اور غموں کے اندھیروں کو دور کرنیوالے اور حزن کو زائل کرنیوالے شہروں کی آفات و بلیات کو دفع کرنیوالے ہیں خصوصاً مناقب تاج الاولیاء برگزیدوں کے پیشوا وجود کے قطب فیض وجود کے سرچشمہ بادشاہوں کے بادشاہ واصلین باللہ کے امام اللہ کے حکم سے یہ ارشاد فرمانے والے قدمی الخ یعنی میرا یہ قدم ہر ولی مرد اور ولی عورت کی گردن پر ہے۔ غوث صمدانی فرد رحمانی اپنے نانا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ کے قدم بقدم چلنے والے

حضرت شیخ سید عبدالقادر حسنی حسینی گیلانی قدس اللہ النورانی نیز میں نے غوث پاک کے مناقب کا فارسی زبان میں ایک رسالہ دیکھا جو حضرت شیخ محمد صادق قادری شہابی سعدی (علیہ رحمۃ الممات المعید المبادی) کی تصنیف ہے انہوں نے اپنے شیخ و مرشد کے حکم سے تصنیف کیا جو اللہ کے برگزیدہ غوث اعظم فرد افخم کے آثار کے مظہر ہیں (جنکا اسم گرامی) حضرت سید عبدالقادر غریب اللہ (ہے اور) سید عبدالجلیل کے بیٹے (ہیں اور نسبا) حسنی حسینی ہیں جو اس وقت احمد آباد میں مقیم ہیں رضی اللہ عنہ وعنہم الی یوم التناد آمین ؛ تو میں نے فارسی سے عربی میں ترجمہ کرنیکا قصد کرلیا باوجودیکہ

لہ الممات المعید المبدی یہ اللہ تعالےٰ کے نام ہیں ملک بمعنی ملک المعید لوٹانے والا المبدی پیدا کرنیوالا یعنی اللہ تعالیٰ پیدا کرنیوالا اور اپنی طرف لوٹانے والا ہے وہ اس پر رحمت کرے۔

وَتَمَامِ اسْتِطَاعَتِي، شَرَعْتُ فِي تَرْجَمَتِهَا لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي بِهَا مِنْ جُمْلَةِ الْمَقْبُولِينَ لَدَى سُدَّتِهِ السَّنِيَّةِ، وَسَمَّيْتُهَا:

مجھ میں اتنی طاقت نہ تھی (کہ میں اسکے ترجمہ کا حق ادا کر سکوں) (لیکن پھر بھی) میں نے ترجمہ کو اسلیے شروع کر دیا کہ شاید اللہ تعالیٰ اسکے صدقہ سے اپنی درگاہ عالیہ میں مجھے اپنے مقبولوں سے شمار کرے اور اسکا نام تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر رکھا۔

تَفْرِيحُ الْخَاطِرِ فِي مَنَاقِبِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ

وَأَرْجُو مِنَ النَّاظِرِينَ وَالْقَارِئِينَ سَتْرَ زَلَّاتِهَا وَخَطِيئَاتِهَا بِذَيْلِ الْعَفْوِ وَالْكَرَمِ، لِأَنَّهُ[1] قَلَّ مَا تَخْلُو أَفْرَاسُ أَقْلَامِ فُرْسَانِ الْمُؤَلِّفِينَ فِي مَيَادِينِ تَأْلِيفَاتِهِمْ عَنْ زَلَّةِ الْأَقْدَامِ،

أَقُولُ وَبِاللهِ التَّوْفِيقُ وَهُوَ حَسْبِي وَنِعْمَ الرَّفِيقُ بِأَنَّهُ يَلْزَمُ مَعْرِفَةُ مُهِمَّاتٍ تَكُونُ كَالْمُقَدِّمَةِ لِلْكِتَابِ تَقْوِيَةً لِمَحَبَّتِهِمْ وَتَمْيِيزًا لِمَوَدَّتِهِمْ بِلَا شُبْهَةٍ، اِعْلَمْ يَا أَخِي أَنَّ كُلَّ كَلِمَةٍ سَمِعْتَهَا مِنْ ثَنَاءٍ عَلَى اللهِ وَحَمْدِهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَعَلِمْتَ أَنَّهُ لَيْسَ فِيهَا نَقْصٌ لِلْأُلُوهِيَّةِ يَجِبُ عَلَيْكَ تَصْدِيقُهَا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ قَائِلُهَا مَعْلُومًا، وَكَذَا فِي حَقِّ الْأَنْبِيَاءِ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهَا نَقْصٌ لِمَرْتَبَةِ النُّبُوَّةِ، وَكَذَا فِي حَقِّ الْأَوْلِيَاءِ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ خَصَائِصِ الْأُلُوهِيَّةِ وَالنُّبُوَّةِ، فَيَلْزَمُ قَبُولُهَا وَلَا تَأْتِ بِالْإِنْكَارِ لِأَنَّ

اور پڑھنے والوں سے امید رکھتا ہوں کہ میری لغزشوں اور خطاؤں کو دامن عفو و کرم سے ڈھانپیں گے کیونکہ شہسوار مصنفوں کی قلموں کے گھوڑے بھی تصنیف کے میدان میں قدم کے پھسلنے سے خالی کم ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں (اور اللہ سے توفیق ہے اور وہ کافی ہے اور کیا ہی اچھا رفیق ہے) کہ یہاں چند امور اہم کا جاننا ضروری ہے جو اس رسالہ کیلئے بمنزلہ مقدمہ کے ہیں۔ اور جن سے بلا شبہ ناظرین کی محبت و شوق زیادہ ہوگا۔ جان تو اے برادر جب تو اللہ تعالیٰ کی حمد ثناء کا ایسا کلمہ سنے جسمیں شان الوہیت میں نقص لازم نہیں آتا۔ تو تجھ پر اسکی تصدیق واجب ہے اگرچہ قائل نامعلوم ہے اور اسیطرح انبیاء علیہم الصلوٰۃ و السلام کی شان میں ایسا کلمہ جسسے مرتبہ نبوت میں نقص لازم نہیں آتا۔ اور اسیطرح اولیاء کرام کی شان میں ایسا کلمہ جو نبوت والوہیت کے خصائص میں سے نہ ہو تو اسکا قبول کرنا بھی لازم ہے

[1] یعنی جب بڑوں بڑوں سے سہو ہو جاتا ہے تو میں کون مصیبت ہوں اس لئے خطا و سہو کو وہ گذر کریں [illegible] کا ترجمہ (انسان تو خطا کا پتلا ہے) سے تعبیر کرتے ہیں۔

إنكار كرامات الأولياء مؤدٍّ إلى إنكار معجزات الأنبياء، فإن كل ولي على قدم نبي، فمن آمن بمعجزات الأنبياء عليهم الصلوة والسلام فقد آمن بكرامات الأولياء رضي الله عنهم والإنكار موجب للمقت والخذلان لأنه جاء في الحديث القدسي من آذى لي وليا فقد ١١، بالحرب. نعوذ بالله من شر النفس والشيطان وكذا إذا سمعت كلمات من أهل التصوف والكمال ظاهرها ليس موافقا للشريعة الهادية من الضلال فتوقف فيها. واسأل من الله العليم أن يفهمك ما لم تعلم. ولا تمل إلى الإنكار الموجب للنكال. لأن بعض كلماتهم رموز لا تفهم. وهي في الحقيقة مطابقة لبطن من بطون القرآن الكريم وحديث النبي الرحيم، فهذا التوفيق هو الأسلم القويم والصراط المستقيم، واعلم أن أرواح الإنسانية بحسب ظهورها في النشآت المختلفة على أنواع ثلثة (الأولى) أرواح مجردة، وهي قبل تعلقها بالأجساد الإنسانية (والثانية) أرواح متصرفة فيها متعلقة بها متصرفة فيها بسبب الكرامات الدنيوية والأخروية وتعلقها بالأجساد كتعلق العاشق والمعشوق، والراكب

اور اسکے انکار پر کمر نہ باندھ اسلئے کہ اولیاء کرام کی کرامات کا انکار انبیاء کے معجزات کا انکار ہے کیونکہ ہر ولی کسی نہ کسی نبی کے قدم پر ضرور ہوتا ہے۔ تو جو انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے معجزات پہ ایمان رکھتا ہے اسنے اولیاء کرام کی کرامات کو بھی تسلیم کر لیا ہے۔ اور یہ انکار خدا کے غضب اور رسوائی کا موجب ہے۔ کیونکہ حدیث قدسی میں ہے جسنے میرے ولی کو ایذا دی میں اس کے لئے اعلان جنگ کرتا ہوں۔ اللہ تعالے نفس و شیطان کی شر سے محفوظ رکھے۔ نیز اسی طرح اگر تو بزرگوں کے ایسے کلمات سنے جنکا ظاہر شریعت ہادی من الضلال (شریعت مصطفوی) کے خلاف ہو تو اسمیں توقف کر۔ اور اللہ علیم سے دعا کر کہ وہ تجھے یہ کلمات سمجھا دے اور انکار کیطرف مائل نہ ہونا جو موجب سخت سزا ہے اسلئے کہ بعض کلمات میں خاص رموز ہوتی ہیں جنکو سمجھنے سے قاصر ہے اور حقیقت میں وہ کلمات قرآن کریم اور حدیث نبی کریم کے بطون میں سے کسی باطن کے مطابق ہیں۔ پس یہی راستہ سلامتی والا پختہ اور صراط مستقیم ہے۔ اور یہ بھی جاننا چاہئے کہ ارواح انسانی مختلف نشئتوں میں ظاہر ہونے کے اعتبار سے تین قسم پر ہیں (۱) مجردہ (۲) ابدان انسان کے ساتھ تعلق ہونے سے پہلے ارواح مجردہ ہوتی ہیں (۲) متصرفہ یہ بدن انسان کے ساتھ متعلق ہوتی ہے اور اسمیں کرامات دنیوی و اخروی حاصل کرنے کے لئے تصرف کرتی ہے اور ان کا یہ تعلق

بِالْمَرْكُوْبِ، وَلَيْسَ لَهَا السَّرَيَانُ وَالْحُلُوْلُ كَحُلُوْلِ
الْأَرْوَاحِ الْحَيْوَانِيَّةِ، (وَالثَّالِثَةُ) أَرْوَاحُهُمْ مُفَارِقَةٌ
لِأَنَّهَا فَارَقَتِ الْأَجْسَادَ لٰكِنْ تَعَلُّقُهَا بَاقٍ
بِسَبَبِ الْبَعْثِ وَالْحَشْرِ وَالْمِيْزَانِ وَالنَّشْرِ،
إِذَا عَلِمْتَ هٰذَا فَاعْلَمْ أَنَّ لِأَرْوَاحِ الْكُمَّلِ تَصَرُّفَاتٍ
ثَلَاثَةً: (الْأَوَّلُ) التَّجَسُّدُ وَالتَّمَثُّلُ بِالصُّوَرِ، وَ
هٰذَا التَّجَسُّدُ وَالتَّمَثُّلُ إِمَّا قَبْلَ تَعَلُّقِهِمْ بِالْأَجْسَادِ
كَتَجَسُّدِ رُوْحِ سَيِّدِنَا أَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ
الْإِمَامِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
وَكَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ لِاسْتِخْلَاصِ سَلْمَانَ
الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنَ السَّبُعِ الْمُفْتَرِسِ
وَأَمَّا بَعْدَ تَعَلُّقِهِمْ بِالْأَجْسَامِ كَتَجَسُّدِ الْكَامِلِيْنَ
لِمُحِبِّيْهِمْ وَمُرِيْدِيْهِمْ فِيْ حَالَةِ الْيَقْظَةِ حِيْنَ
اشْتِغَالِهِمْ بِالرَّابِطَةِ الْمَعْلُوْمَةِ عِنْدَهُمْ أَوْ فِي
الرُّؤْيَا فِيْ حَالَةِ الْمَنَامِ مَعَ مُكَالَمَتِهِمْ وَإِرْشَادِهِمْ
إِيَّاهُمْ وَكَتَجَسُّدِهِمْ فِي الصُّوَرِ فِيْ أَمْكِنَةٍ مُتَعَدِّدَةٍ
فِيْ لَحْظَةٍ وَاحِدَةٍ كَمَا وَقَعَ لِبَعْضٍ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ
الْكُمَّلِ كَالشَّيْخِ قَضِيْبِ الْبَانِ الْمُوْصِلِيِّ قَدَّسَ
اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَلِيَّ، كَمَا هُوَ مَذْكُوْرٌ فِيْ كُتُبِهِمْ
وَهٰذِهِ الْحَالَةُ بَاقِيَةٌ لَهُمْ بَعْدَ مُفَارَقَتِهِمُ
الْأَجْسَادَ. كَمَا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ أَرْوَاحَ الْأَنْبِيَاءِ فِي السَّمَاءِ
صَلَّوْا مَعَهُ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ (وَالثَّانِيْ)

سے ایسا تعلق ہوتا ہے جیسا عاشق کا معشوق سے
سوار کا سواری اور ارواح حیوانیہ کی طرح ان کا بدنوں
میں حلول و سریان نہیں ہوتا۔ (۳) مفارقہ یہ نام اس
لئے کہ یہ جسموں سے جدا ہو جاتی ہے لیکن ان کا تعلق
بعث حشر و نشر میزان کے سبب جسموں سے رہتا ہے
جب تجھے یہ باتیں معلوم ہو گئیں تو یہ بھی جان کہ کامل لوگوں
کی ارواح کو تین قسم کے تصرفات حاصل ہوتے ہیں۔
(۱) مجسم اور متشکل ہو جانا یہ تو بدنوں کے ساتھ متعلق ہونے
سے پہلے ہوتا ہے جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روح
نے مجسم ہو کر حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کو ایک درندے
سے چھڑا دیا۔ یا متعلق بالاجساد ہونے کے بعد جیسے
کاملین کی روحیں اپنے دوستوں اور مریدوں کے لئے
جب وہ بحالت بیداری اپنے رابطہ میں مشغول ہوتے
ہیں تو مجسم بن کر سامنے آ جاتی ہیں۔ اور کبھی خواب میں
ان کے ساتھ کلام کرتی اور ہدایت دیتی ہے اور جیسے کاملین
کا ایک ہی وقت میں مختلف مقامات پر موجود ہو جانا
جیسے اولیاء کاملین سے یہ کرامتیں وقوع میں آئی ہیں مثلاً
شیخ قضیب البان موصلی کا ایسا کتابوں میں ذکر آتا ہے
اور یہ حالت فوت ہونے کے بعد بھی روحوں کی تمام
باقی رہتی ہے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شب
معراج ارواح انبیاء کو آسمان میں دیکھا۔ اور
انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیت المقدس
میں نماز ادا کی (۲) اجساد انسانیہ میں روحانی اور نورانی بنانے

اَلتَّصَرُّفُ فِي الْاَجْسَادِ الْاِنْسَانِيَّةِ بِتَكُوْنَ رُوْحَانِيَّةً نُوْرَانِيَّةً كَجَسَدِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ اَصْلَ خَلْقَتِهٖ نُوْرَانِيٌّ، وَرُوْحَانِيَّتُهٗ سِرٌّ مَلَكُوْتِيٌّ، وَلِهٰذَا الَا يُرٰى لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظِلٌّ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ، وَكَجَسَدِ بِلَالٍ وَاُوَيْسِ الْقَرَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَرُوِيَ فِيْ مُنْتَخَبِ كَنْزِ الْعُمَّالِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَا بِلَالُ حَدِّثْنِيْ بِاَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهٗ عِنْدَكَ فِي الْاِسْلَامِ مَنْفَعَةً، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰى مِنْ اَنِّيْ لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِيْ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ اِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِيْ اَنْ اُصَلِّيَ) وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِيْ اِلَى الْجَنَّةِ؟ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ اِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ اَمَامِيْ؟ قَالَ بِلَالٌ وَمَا اَذَّنْتُ قَطُّ اِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، وَمَا اَصَابَنِيْ حَدَثٌ قَطُّ اِلَّا تَوَضَّاْتُ وَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ بِهٰذَا بَلَغْتَ) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ امْرَاَةَ اَبِيْ طَلْحَةَ، ثُمَّ سَمِعْتُ خَشْخَشَةً اَمَامِيْ، فَاِذَا هُوَ بِلَالٌ) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

کیلئے تصرف کرتا جیسے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن مبارک کیونکہ اسکی خلقت ہی نورانی ہے اور اس کی روحانیت ایک ملکوتی راز ہے۔

اور اسی لئے آپ کا سایہ صبح و شام کسی وقت دکھائی نہ دیتا تھا اور جیسے حضرت بلال اور حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہما کا جسم منتخب کنز العمال میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے بلال تم اپنے نزدیک اسلام میں اچھا عمل بتاؤ کیونکہ میں نے آج رات تمہاری جوتیوں کی آواز جنت میں سنی ہے۔ عرض کیا میں صرف یہی عمل کرتا ہوں کہ جب کبھی رات و دن میں وضو کرتا ہوں تو کچھ نفل پڑھ لیتا ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال کس سبب سے تم مجھ سے پہلے جنت میں جا پہنچے ہو میں جب کبھی جنت میں گیا تیرے چلنے کی آگے آواز سنی عرض کی آقا میں جب کبھی اذان کہتا تو دو رکعت نماز پڑھ لیتا ہوں اور جب بے وضو ہوتا ہوں تو وضو کر کے دو رکعتیں پڑھ لیتا ہوں آپ نے فرمایا اسی سبب سے تو اس مرتبہ کو پہنچ گیا ہے۔ عبد اللہ بن بریدہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے جنت دکھلائی گئی تو میں نے اس میں ابی طلحہ کی بیوی کو دیکھا پھر اپنے آگے آگے کسی آدمی کے چلنے کی آواز سنی

عليه وسلم: "دخلت الجنة فسمعت خشخشة، فقلت
ما هذه؟ قالوا: الغميصاء، وقوله الغميصاء، ويقال الرميصاء
وقوله ملحان بالكسر (٢) بنت ملحان". وفي كتب
بعض المشايخ: رأى النبي صلى الله عليه وسلم في
قاب قوسين أو أدنى وفي مقعد صدق عند
مليك مقتدر رجلاً مغطى بغطاء من الرأس إلى
القدم، فأخذته الغيرة، فقال: يا رب هذا
موضع الأدب من هذا الرجل؟ فجاء النداء
من قبل الله عز وجل هذا أويس استراح بعد سبعين
سنة، وسألني أن أكتمه وأخفيه فأجبته.
والثالث: التصرف في الأشياء بأن تجعلها جسما
لطيفا، وهذا التصرف قد يكون من الملائكة والجن
كتصرف الملائكة بعرش بلقيس بأن جعلوه جسما
لطيفا حين طلب سليمان عليه السلام إحضارها
مع عرشها كما أخبر الله في كتابه بقوله عز وجل:
(قال أيكم يأتيني بعرشها قبل أن يأتوني مسلمين،
قال عفريت من الجن أنا آتيك به قبل أن تقوم
من مقامك وإني عليه لقوي أمين، قال الذي
عنده علم من الكتاب أنا آتيك به قبل أن يرتد
إليك طرفك فلما رآه مستقرا عنده قال هذا من
فضل ربي) لأن هذا العرش لا يمكن إحضاره.

اور وہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ اور حضرت جابر
رضی اللہ عنہ سے روایت کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا تو کسی کے چلنے کی آواز
سُنی فرمایا یہ کون ہے۔ عرض کی حضور یہ غمیصاء بنت ملحان
ہے۔ بعض مشائخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ نبی کریم صلے
اللہ علیہ وسلم نے قاب قوسین او ادنیٰ اور مقعد صدق
عند ملیک مقتدر کے مقام میں ایک شخص کو سر سے
پاؤں تک پردوں میں ڈھکا ہوا دیکھا۔ تو آپکو غیرت آئی
عرض کیا اے میرے پروردگار اس مقام میں اس شخص کو
مؤدبانہ طور پر حاضر ہونا چاہیئے تھا اور یہ کس حالت میں ہے
خدا تعالےٰ کیطرف سے آواز آئی یہ اویس قرنی ہے جن نے ستر
سال عبادت کرنے کے بعد آرام کیا ہے اور مجھ سے سوال
کیا ہے کہ میں اسے چھپائے رکھوں اور ظاہر نہ ہونے
دوں تو میں نے منظور کر لیا (۳) اشیاء میں تصرف کر کے ان
کو لطیف اجسام بنا دینا اور یہ تصرف کبھی فرشتوں اور جنوں
کیطرف سے ہوتا ہے۔ جیسے فرشتوں نے بلقیس کے تخت کو
حضرت سلیمان علیہ السلام کے بلقیس کو مع تخت طلب کرنے پر
جسم لطیف بنا دیا۔ جیسے قرآن پاک میں اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا
ترجمہ سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے درباریو تم میں
کون ہے کہ وہ اس کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے
کہ وہ میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہوں ایک بڑا خبیث جن

بالكيفية التي هو عليها قبل ارتداد الطرف
الا ان تكون جسما لطيفا بتصرف الموكلين
بدعوة آصف بن برخياء عليه السلام او
بتصرفه، واعلم ايضا ان افاضة ارواح الكمل
على وجوه احدها تربيتهم في عالم الظاهر
بالمشافهة والمواجهة، وثانيها بغير
رؤيته، وقد تكون هذه التربية في زمن
المربي او المربى او بعد زمن المربي، فالاول
كتربية النبي صلى الله عليه وسلم اويسان القرني
رضي الله تعالى عنه في زمنه صلى الله عليه وسلم
وكتربية جعفرن الصادق رضي الله عنه
الخالق، ابايزيدن البسطامي، قدس الله سره
السامي، والثاني كتربية النبي صلى الله عليه
وسلم بعد زمنه، وثالثها تربيتهم بالرؤيا
ويسمون هاتين التربيتين، اي الثانية و
الثالثة: فيض البركات، ورابعها تربية
ارواحهم المجردة كتربية روح النبي
صلى الله عليه وسلم جميع الانبياء على نبينا
وعليهم الصلوة والسلام ويسمون هذه
التربية تربية الروح، ولا تكون التربية التامة
الا بالمناسبة التامة بين المربي والمربى، و
المناسبة التامة تكون بثلاثة اشياء: بالقدم وباللسان
الصدق وبالقلب الصادق، والقدم عبارة عن طي
منازل الآداب

بولا کہ میں وہ تخت حضور میں حاضر کر دوں گا قبل اسکے
کہ حضور اجلاس برخاست کریں۔ اور میں بیشک اس
پر قوت والا امانت دار ہوں۔ اس نے عرض کی جس کے
پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کر دوں
گا ایک پل مارنے سے پہلے پھر جب سلیمان نے تخت
کو اپنے پاس رکھا دیکھا کہا کہ یہ میرے رب کے فضل
سے ہے۔ کیونکہ آنکھ جھپکنے سے قبل تخت کے اسی
کیفیت سے حاضر ہونے کی صرف یہی صورت ہے
کہ آصف بن برخیا کی دعا سے موکلوں نے یا خود آصف بن برخیا
نے تخت کو جسم لطیف بنا لیا تھا۔ اور یہ بھی جاننا چاہیئے
کہ کامل لوگوں کی ارواح کا فیض کئی طرح سے ہوتا
ہے۔ (۱) عالم ظاہر میں بالمشافہ تربیت
اور تربیت کبھی مربی اپنی زندگی میں کرتا ہے اور کبھی مربی
کے بعد اول جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی
میں اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی۔ اور حضرت جعفر صادق
رضی اللہ عنہ نے ابویزید بسطامی قدس سرہ کی تربیت
کی۔ اور دوم وہ تربیت جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
انتقال فرمانے کے بعد فرما رہے ہیں۔ سوم۔ عالم
خواب میں تربیت۔ ان میں سے دوم اور سوم کا نام
فیض و برکت رکھتے ہیں۔ چہارم ارواح مجردہ کا تربیت
کرنا جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک نے
تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تربیت کی اس تربیت
کا نام تربیت روح رکھتے ہیں۔ کامل تربیت تب ہی ہو سکتی
ہے جب مربی اور تربیت

وَسُلُوكِ السَّالِكِ مَسَالِكَ الْأَخْلَاقِ، وَعُبُورِهِ مَقَامَاتِ النَّفْسِ وَالْقَلْبِ وَالرُّوحِ وَالسِّرِّ الْخَفِيِّ وَالْأَخْفَى، وَلِسَانُ الصِّدْقِ عِبَارَةٌ عَنْ إِيصَالِ الْكُمَّلِ إِلَى الطَّالِبِينَ عَلَى قَدْرِ اسْتِعْدَادِهِمْ مَا عَلَّمَهُمُ اللّٰهُ بِطَرِيقِ الْوَحْيِ وَالْإِلْهَامِ وَسِمَاعِ الْخِطَابِ مِنَ اللّٰهِ أَوْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، وَصَاحِبُ لِسَانِ الصِّدْقِ خَبَرُهُ صَادِقٌ، وَشَفَاعَتُهُ مَقْبُولَةٌ وَدُعَاؤُهُ مُسْتَجَابٌ، وَعِلْمُهُ مُثْبِتٌ لِلْحَقِّ وَمُزْهِقٌ لِلْبَاطِلِ وَكَاشِفٌ لِأَسْرَارِ الْمَعَانِي، وَحُكْمُهُ نَافِذٌ، وَتَلْقِينُهُ مُوصِلٌ إِلَى الْمَطْلُوبِ الْحَقِيقِيِّ، وَهُوَ مُكَرَّمٌ بِهٰذِهِ الْكَرَامَاتِ وَالْقَلْبُ الصَّادِقُ إِمَّا عِبَارَةٌ عَنِ انْكِشَافِ الْآيَاتِ الْغَيْبِيَّةِ وَالشُّهُودِيَّةِ فِي قَلْبِ الْكَامِلِ الْمُكَمَّلِ فِي صُورَةٍ مِثَالِيَّةٍ فِي الْيَقْظَةِ أَوْ فِي النَّوْمِ فِي قُوَّةِ الْخَيَالِيَّةِ لِذٰلِكَ الْكَامِلِ الْمُكَمَّلِ، وَإِمَّا عِبَارَةٌ عَنْ ثُبُوتِ الْمَعَانِي الْمُجَرَّدَةِ عَنِ الصُّوَرِ فِي قُوَّةِ الْعِلْمِيَّةِ لَهُ، فَدَلِيلُ مُكَاشَفَاتِ الصُّورِيَّةِ قَوْلُهُ تَعَالَى (مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى) إِلَى قَوْلِهِ (لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى) وَدَلِيلُ ثُبُوتِ

کرنیوالے) اور مربی (جسکی تربیت کی جائے) کے درمیان مناسبت تامہ ہو اور مناسبت کامل تین چیزوں سے ہوتی ہے ۱۔ قدم سے ۲۔ لسان صدق سے ۳۔ قلب صادق سے قدم کے معنے یہ ہیں کہ سالک آداب کے مراحل طے کرکے اور مسالک اخلاق میں چل کر مقامات نفس قلب روح وسر خفی واخفی کو عبور کرے۔ لسان صدق یہ ہے کہ کامل لوگ طالبوں کو انکی استعداد کے موافق اس مرتبہ پر پہنچائیں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں بطریق وحی والہام اور خطاب اللہ اور خطاب ملائکہ سے تعلیم فرمایا اور لسان الصدق کے مرتبہ والا مخبر صادق اور مقبول الشفاعہ اور مستجاب الدعا ہوتا ہے اور اس کا علم حق کو ثابت رکھنے والا باطل کا قلع قمع کرنیوالا اسرار معانی کا کھولنے والا ہے اور اسکا حکم نافذ ہوکر رہتا ہے اور اسکی تلقین مطلوب حقیقی تک پہنچا دیتی ہے اور یہ ان کرامات سے نوازہ جاتا ہے۔ قلب صادق سے مراد یا تو کامل لوگوں کے قلوب میں آیات غیبیہ اور شہودیہ کا حالت بیداری میں مثالی شکل میں منکشف ہونا ہے یا حالت نوم قوت خیالیہ میں موجود ہونا ہے یا معانی مجرد عن الصور کا قوت علمیہ میں ثبوت مراد ہے مکاشفات صوری کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے[1] ماکذب الفؤاد مارای الی قولہ لقد رای من آیت ربہ الکبریٰ اور معانی مجردہ

[1] پوری آیت یہ ہے مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى أَفَتُمَارُونَهُ عَلَى مَا يَرَى وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى

ترجمہ: دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا تو کیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو۔ اور انہوں نے تو وہ جلوہ دوبارہ دیکھا سدرۃ المنتہیٰ کے پاس

عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوٰى إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ؀

اسکے پاس جنۃ الماوٰی ہے جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی بیشک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں

الْمَعَانِي الْمَحْمُودَةِ قَوْلُهُ تَعَالٰى فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى، وَمَعْرِفَةُ هٰذَا الْمِقْدَارِ مِنْ بَيَانِ اَحْوَالِ الْكَامِلِيْنَ كَافٍ لِاِزَالَةِ شُبُهَاتِ الْمُسْتَمِعِيْنَ مِنْ اَهْلِ ضُعْفِ الْيَقِيْنِ حِيْنَ اسْتِمَاعِهِمْ مَنَاقِبَهُمْ، وَهٰذَا اَوَانُ الشُّرُوْعِ فِي الْمَنَاقِبِ الشَّرِيْفَةِ، فَاَقُوْلُ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ، وَبِيَدِهٖ اَزِمَّةُ التَّحْقِيْقِ وَالتَّدْقِيْقِ ؀

اَلْمَنْقَبَةُ الْاُوْلٰى

فِيْ وَضْعِ قَدَمِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَقَبَتِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ذَكَرَ صَاحِبُ قَلَائِدِ الْجَوَاهِرِ آخِذًا مِنْ مَجْمَعِ الْفَضَائِلِ قَالَ، سَمِعْتُ عَنِ الْمَشَائِخِ الصُّوْفِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ اِنَّ سَيِّدَنَا الشَّيْخَ السَّيِّدَ عَبْدَ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِيَّ هُوَ الْغَوْثُ الْاَعْظَمُ، لِاَنَّهٗ كُلَّمَا ذُكِرَ الْغَوْثُ فَالْمُرَادُ بِهٖ هُوَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، لِاَنَّهٗ مُخَاطَبٌ مِنَ الْحَقِّ بِهٖ، كَذَا ذُكِرَ فِي الْغَوْثِيَّةِ، رَاٰى نَبِيَّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ وَتَشَرَّفَ بِتَشْرِيْفِ الْوِلَايَةِ الْمُطْلَقَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَخِلْعَتِهٖ وَوِرَاثَةِ الْمَحْبُوْبِيَّةِ فِيْ تِلْكَ

کے ثبوت کی یہ آیت مبارکہ دلیل ہے فاوحی الی عبدہ ما اوحی ترجمہ پس اس نے اپنے بندے کی طرف وحی کی جو وحی کی کاملین کے احوال کا اس قدر پہچاننا ان شبہات کو رفع کرنے کیلئے کافی ہے جو ضعیف الاعتقاد لوگوں کو انکے مناقب سنتے وقت پیدا ہوتے ہیں پس اب ہم غوث پاک کے مناقب کا بیان شروع کرتے ہیں تو میں اللہ سے توفیق مانگتے ہوئے کہتا ہوں جسکے ہاتھ میں ازمہ تحقیق و تدقیق ہے۔

پہلی منقبت آپکی گردن پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم رکھنے کے بیان میں

صاحب قلائد الجواہر نے مجمع الفضائل سے نقل کیا ہے (کہا) کہ میں نے بہت مشائخ سے سنا ہے کہ رحمۃ اللہ والد شیخ سید عبد القادر گیلانی ہی غوث اعظم ہیں اس لئے کہ جب بھی مطلقاً غوث کا ذکر کیا جائے تو اس سے مراد آپ ہی کی ذات گرامی ہوتی ہے کیونکہ حق تعالیٰ نے آپ کو اس لفظ سے مخاطب فرمایا ہے (کذا فی الغوثیہ) آپ (یعنی آپکی روح) نے شب معراج میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور ولایت محمدیہ اور وراثت محبوبیہ کی خلعت سے بہرہ اندوز ہوئے جیسے آپ سے منقول ہے فرمایا جب میرے نانا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ

اللیلة المبارکة، کما نقل عنه رضی اللہ تعالیٰ عنہ
انہ قال، لما عرج بجدی صلی اللہ علیہ وسلم لیلة
المعراج وبلغ سدرة المنتھی بقی جبریل الامین
علیہ السلام متخلفا وقال، یا محمد لو دنوت
انملة لاحترقت، فارسل اللہ تعالیٰ روحی الیہ
فی ذلک المقام لاستفادتی من سید الانام علیہ
وعلی آلہ الصلوٰة والسلام فتشرفت بہ واستحصلت
علی النعمة العظمیٰ والوراثة والخلافة الکبریٰ
وحضرت واوجدت بمنزلة البراق حتی رکب
علی جدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و
عنانی بیدہ حتی وصل فکان قاب قوسین او ادنیٰ
وقال لی، یا ولدی وحدقة عینی قدمی ھذہ
علی رقبتک وقدماک علی رقاب کل اولیاء اللہ
تعالیٰ، انتھی وقال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی
بعض اشعارہ وصلت الی العرش المجید بحضرتی
فلاحت لی الانوار والحق اعطانی نظرت لعرش
اللہ قبل تخلقی، فلاحت لی الاملاک واللہ سمانی
وتوجنی تاج الوصال بنظرة، ومن خلعة التشریف
والقرب اکسانی وقال الشیخ الاجل العارف باللہ
السید نعمة اللہ علیہ رحمة اللہ فی سفینتہ،
قد سمعت عن بعض سادات الصوفیة لما بلغ نبینا

وسلم کو معراج ہوئی اور سدرۃ المنتہی پر پہنچے تو جبرئیل آمین
علیہ السلام پیچھے رہ گئے اور عرض کی اے محمد صلے اللہ علیہ
وسلم اگر میں ذرا بھی آگے بڑھوں تو جل جاؤنگا تو اللہ تعالی
نے اس جگہ میری روح کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے فائدہ
حاصل کرنیکے لئے بھیجا تو میں نے زیارت کی اور نعمۃ عظمی
اور وراثت وخلافت کبری سے بہرہ اندوز ہوا میں حاضر
ہوا تو مجھے براق کی جگہ کھڑا کیا گیا اور میرے نانا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم میری لگام اپنے ہاتھ میں پکڑ کر سوار ہوئے
حتی کہ مقام قاب قوسین او ادنی پر جا پہنچے اور مجھے ارشاد
فرمایا کہ میرے یہ قدم تیری گردن پر ہیں اور تیرے قدم تمام
اولیاء اللہ کی گردن پر انتہی، اور آپ اپنے بعض اشعار میں
بھی فرماتے ہیں میں عرش مجید تک پہنچا تو انوار الہی مجھ پر روشن
ہوئے اور مجھے یہ مرتبہ ملا میں نے اپنی پیدائش سے پہلے عرش
اللہ کو دیکھا تو مجھ پر اللہ کے تمام ملک ظاہر ہوئے اور میرا نام
غوث اعظم رکھا اور اپنی نظر عنایت سے مجھے تاج وصال
اور بزرگی و قرب کی خلعت پہنائی۔ شیخ سید نعمت اللہ
عارف باللہ سفینۃ الاولیا میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے
بعض سادات صوفیہ سے سنا جب ہمارے نبی محمد مصطفی
صلے اللہ علیہ وسلم مقام اعلی پر پہنچے تو اللہ تعالی کی طرف
سے ارشاد سنا اے محمد ٹھہرو تمہارا پروردگار تم پر خصوصی
رحمت بھیجتا ہے۔ (حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا

(قولہ لما بلغ نبینا الخ، کذا فی الأصل ولیحرر ۱۲) محمد صلی اللہ علیہ وسلم الی مقام سمع عن جناب اللہ تعالیٰ، قف یا محمد ان ربک یصلی، تشرفاً لجلالہ خاصۃ، فقال علیہ الصلوٰۃ والسلام باذن اللہ تعالیٰ لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل، فظہر العشق الذاتی علی الہیئۃ الطاؤسیۃ من وراء الکبریاء بحضور الجنابیۃ علیہ الصلوٰۃ والسلام فسأل عنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فألہم، ہذا من ولدک ووارث ولایتک ومحیی الدین من بعدک اسمہ عبد القادر ومخاطبہ بخطاب الغوث الاعظم فحصل لہ صلی اللہ علیہ وسلم السرور، وشکر اللہ الشکور، وکذا نقل الشیخ قاسم السلیمانی عن بعض المشائخ قدس اللہ اسرارہم وایضاً نقل الشیخ المذکور عن الغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ، لما عرج بحبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المرصاد استقبل اللہ ارواح الانبیاء والاولیاء علیہم السلام من مقاماتہم لاجل زیارتہ فلما قرب نبینا صلی اللہ علیہ وسلم الی العرش المجید راٰہ عظیماً رفیعاً لا بد الصعود الیہ من سلم ومرقاۃ، فارسل اللہ الیہ روحی فوضعت لقدم

باذن اللہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک ایسا وقت بھی آتا ہے جس میں میرے ساتھ کسی مقرب فرشتے اور نبی مرسل کو رہنے کی طاقت نہیں، تو آپکی خاتمیت کے حضور میں کبریا کے در پردہ سے عشق ذاتی طاؤسی شکل میں جلوہ گر ہوا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے میں سوال کرنے پر الہام ہوا کہ یہ تیری اولاد میں سے ہے اور تیری ولایت کا وارث ہے اور تیری بعد یہ دین کو زندہ کرے گا اس کا نام عبد القادر اور خطاب غوث اعظم ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور اسی طرح شیخ قاسم سلیمانی نے بعض مشائخ سے بھی نقل کیا ہے اور غوث پاک رضی اللہ عنہ سے بھی کہتے ہیں فرمایا غوث اعظم نے جب اللہ کے حبیب کو معراج ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور اولیاء کی ارواح کو آپکے استقبال کے لئے بھیجا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرش مجید کے پاس پہنچے تو اس کو بہت اونچا پایا جس پر چڑھنے کیلئے سیڑھی کا ہونا ضروری تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے میری روح کو بھیجا میں نے سیڑھی کی جگہ اپنے کندھے رکھ دیے جب آپنے میرے کندھوں پر اپنے قدم مبارک رکھنے کا ارادہ کیا تو میرے بارے پوچھا تو الہام ہوا کہ یہ تیرا بیٹا ہے اس کا نام عبد القادر

مَوْضِعِ الْمِرْقَاةِ، فَاِذَا رَاَوْكَ يَضَعُ قَدَمَيْهِ عَلٰى رَقَبَتِيْ
سَأَلَ اللّٰهَ عَنِّيْ فَاَلْهَمَهٗ، هٰذَا وَلَدُكَ اسْمُهٗ عَبْدُ
الْقَادِرِ، لَوْ لَا اَنِّيْ خَتَمْتُ النُّبُوَّةَ بِكَ لَكَانَ هُوَ اَهْلًا
بَعْدُ، فَشَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَقَالَ لِيْ جَدِّيْ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَا بُنَيَّ طُوْبٰى لَكَ رَاَيْتَنِيْ وَ
وَجَدْتَ نِعْمَتِيْ، ثُمَّ طُوْبٰى لِمَنْ رَاٰكَ اَوْ رَاٰى مَنْ
رَاٰكَ اَوْ رَاٰى مَنْ رَاٰى مَنْ رَاٰكَ اِلٰى سَبْعَةٍ
وَّعِشْرِيْنَ، وَجَعَلْتُكَ وَزِيْرِيْ فِي الدُّنْيَا وَ
الْاٰخِرَةِ، وَوَضَعْتُ قَدَمِيْ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَتِكَ
وَقَدَمَاكَ عَلٰى رِقَابِ جَمِيْعِ الْاَوْلِيَاءِ بِلَا تَفَاخُرٍ وَّ
لَا مُبَاهَاةٍ، وَلَوْ كَانَتِ النُّبُوَّةُ بَعْدِيْ لَنِلْتَهَا
وَلَا نَبِيَّ بَعْدِيْ، وَاَيْضًا ذُكِرَ فِيْ بَعْضِ كُتُبِ
الْكُمَّلِ مِنَ الْمَشَايِخِ الْكِرَامِ اَنَّ نَبِيَّنَا عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَمَّا وَصَلَ اِلَى الْعَرْشِ وَقَفَ
لَحْظَةً يَسِيْرَةً، وَفِيْ تِلْكَ اللَّحْظَةِ حَضَرَتْ
رُوْحُ سَيِّدِنَا الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ،
وَوَضَعَ كَتِفَهٗ تَحْتَ قَدَمِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَهٗ مَنْ اَنْتَ؟ فَقَالَ اَنَا مِنْ وَّلَدِكَ عَبْدُ الْقَادِرِ،
فَوَضَعَ قَدَمَهُ الْمُبَارَكَةَ عَلٰى كَتِفِهٖ شَفْقَةً وَّعِنَايَةً،
وَقَالَ، قَدَمِيْ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَتِكَ، وَقَدَمَاكَ
عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ، وَاَيْضًا نُقِلَ مِنْ بَعْضِ

ہے اگر آپ خاتم النبیین نہ ہوتے تو تیرے بعد عہدہ
نبوت انکو عطا ہوتا اس پر آپ نے اللہ کا شکر ادا کیا
اور میرے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میرے
بیٹے تجھے مبارک ہو تو نے مجھے دیکھا اور میری نعمت
سے بہرہ اندوز ہوا پھر اسکو بھی مبارک ہو جو تجھے
دیکھے یا تیرے دیکھنے والے کو دیکھے یا دیکھنے والے
کے دیکھنے والے کو دیکھے اسی طرح آپ نے ستائیس
تک فرمایا اور میں نے تجھے دنیا اور آخرت میں اپنا وزیر
بنایا اور میں نے اپنا یہ قدم تیری گردن پر رکھا اور تیرا
قدم تمام اولیاء کی گردنوں پر بلا فخر کے ہوگا اگر میرے بعد نبوت ہوتی تو میرے
بعد تم نبی ہوتے لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا- نیز
بعض مشائخ کرام کی کتب میں مذکور ہے کہ ہمارے نبی
علیہ الصلوٰۃ والسلام جب عرش مجید کے پاس پہنچے تو
تھوڑی دیر ہی ٹھہرے تھے کہ حضور سیدنا غوث اعظم
رضی اللہ عنہ کی روح نے حاضر ہوکر اپنا کندھا آپکے
پاؤں مبارک کے نیچے رکھ دیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے فرمایا تم کون ہو غوث اعظم کی روح نے
عرض کیا میں آپ کا بیٹا عبد القادر ہوں- تو آپ نے
اپنا قدم مبارک شفقت کے طور پر اس کے کندھے
پر رکھا- اور فرمایا میرا یہ قدم تیرے کندھے پر ہے اور
تیرے قدم تمام ولیوں کی گردنوں پر ہونگے اور بعض

سَادَاتِ الصُّوْفِيَّةِ اَنَّهٗ قَالَ، حُكِيَ عَنْ سَيِّدِيْ
الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ،
لَمَّا شَرَّفَ اللّٰهُ تَعَالٰى رُوْحِيْ بِرُؤْيَةِ جَدِّيْ حَبِيْبِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَطْلَعَنِيْ عَلٰى مَا اَلْهَمَهٗ
قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَعَلِمْتَ مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ؟ فَقَالَ يَا
رَبِّ اَنْتَ اَعْلَمُ مِنِّيْ بِذٰلِكَ، فَقَالَ سُبْحٰنَهٗ وَ
تَعَالٰى، هٰذَا وَلَدُكَ مِنْ نَسْلِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَ
اسْمُهٗ عَبْدُ الْقَادِرِ جَعَلْتُهٗ مَحْبُوْبِيْ بَعْدَكَ، وَ
سَيَكُوْنُ شَانُهٗ بَيْنَ الْاَوْلِيَاءِ كَشَانِكَ بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ
فَقَالَ، يَا وَلَدِيْ وَقُرَّةَ عَيْنِيْ قَدْ طَابَ خَاطِرِيْ
بِرُؤْيَتِكَ وَطَابَ خَاطِرُكَ بِرُؤْيَتِيْ، فَاَنْتَ مَحْبُوْبِيْ
بَلْ مَحْبُوْبُ اللّٰهِ، وَوَارِثِيْ مِنْ بَعْدِيْ فِيْ مَقَامِ
وَلَايَتِيْ وَمَحْبُوْبِيَّتِيْ، وَوَضَعْتُ قَدَمِيْ هٰذِهٖ عَلٰى
رَقَبَتِكَ، وَقَدَمَاكَ عَلٰى رِقَابِ جَمِيْعِ اَوْلِيَاءِ
اُمَّتِيْ، انْتَهٰى، وَنُقِلَ اَيْضًا عَنْ بَعْضِ الْمَشَائِخِ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ارْتَقَى السَّبْعَ
الطِّبَاقَ لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ فَرَاٰى الْعَرْشَ عَظِيْمًا رَفِيْعًا
سَمِعَ صَوْتًا مِّنْ عَالَمِ الْقُدْسِ، اِرْقَ عَلَى الْعَرْشِ
يَا حَبِيْبِيْ، وَخَطَرَ فِيْ قَلْبِهٖ كَيْفَ اَرْقٰى عَلَيْهِ بِهٰذِهِ
الْعَظَمَةِ وَالرِّفْعَةِ، فَحَضَرَ فِيْ تِلْكَ الْحَالَةِ شَابٌّ
حَسَنٌ وَجْهُهٗ نُوْرَانِيٌّ وَاَدَّى التَّحِيَّةَ اِلٰى نَفْسِهٖ

سادات صوفیہ سے بھی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی حکایت منقول ہے کہ فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مجھے
اپنے حبیب کی زیارت کا شرف بخشا۔ اور انکے الہام
پر مجھے اطلاع دی تو حضور کو فرمایا اے محمد صلے اللہ
علیہ وسلم اسے جانتے ہو عرض کی اے میرے پروردگار
تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد
فرمایا یہ حسن بن علی (رضی اللہ عنہما) کی نسل سے تیرا
بیٹا ہے اس کا نام عبد القادر ہے میں نے تیرے بعد
اس کو اپنا محبوب بنایا ہے۔ اور عنقریب اسکی شان
وشوکت اولیاء میں ایسی ہوگی جیسی آپکی انبیاء میں ہے
تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا اے میرے
بیٹے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہم ایک دوسرے
کو دیکھ کر خوش ہوئے ہیں پس تم میرے اور بلکہ اللہ تعالیٰ
کے محبوب ہو اور میرے بعد میری ولایت اور محبوبیت
کے وارث ہو۔ میں نے اپنا قدم تیری گردن پر رکھا اور
تیرے قدم تمام اولیاء کرام کی گردنوں پر ہونگے۔ انتہیٰ
اور نیز بعض مشائخ سے منقول ہے کہ حبیب نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم شب معراج میں سات آسمان طے کرکے عرش
عظیم کے پاس پہنچے تو بہت بلند پایا اور عالم قدس سے
آواز سنی کہ پیارے حبیب اوپر آؤ تو آپنے خیال فرمایا
کہ اتنے بلند عرش پر کیسے چڑھوں۔ فوراً ایک خوبصورت

لحضرته صلى الله عليه وسلم وجلس، فبلسان
الباطن التمس أن يضع قدمه المبارك على رقبته
فوضع النبي صلى الله عليه وسلم قدمه على رقبته فقام
وتنامى حتى استوى إلى العرش فتوجه إلى
الشاب وسأل عن اسمه فوضع يديه على صدره
ووقف بالأدب في حضوره صلى الله عليه وسلم،
فخطر في قلبه أن لهذا الشاب رتبة بلا نهاية،
ومقاما ليس لمقامات الولاية، فسمع النبي
صلى الله عليه وسلم هاتفا من الله، يا حبيبي
هذا من ولدك وقرة عينك، واسمه عبد القادر
ومحي لدينك المبين، حين كثر أهل البدع
الملحدون، فيكون مخاطبا بمحي الدين، ففرح
النبي صلى الله عليه وسلم لسماع هذا الخطاب، و
دعا له دعاء كثيرا وقال له، يا نور عيني ويا مهجة
أهل بيتي كما كانت قدمي على رقبتك تكون
قدماك على رقاب جميع الأولياء، فمن قبل
قدمك فله الدرجة العظمى، ومن لم يقبلها
حط عن رتبة الأولياء انتهى، وذكر أيضا
الشيخ كمال الدين ابن شيخ المشائخ الشيخ عبد
اللطيف البغدادي الشامي الغياثي في كتابه
اللطائف اللطيفة أن روح الغوث الأعظم رضي
الله تعالى عنه لغلبة شوقه إلى مشاهدة جمال

نوجوان حاضر ہوا اور آپکی ذات اقدس کے مناسب
آداب بجا لا کر بیٹھ گیا اور زبان باطن سے اپنے کندھے
پر قدم مبارک رکھنے کی آرزو کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنا قدم اسکی گردن پر رکھا پھر وہ کھڑا ہو کر بڑھنے
لگا حتی کہ عرش عظیم تک پہنچ گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم
اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اسکی بابت دریافت فرمایا
وہ ہاتھ باندھ کر آپکے سامنے باادب کھڑا ہو گیا۔ تو آپ کے
دل میں خیال آیا کہ اس نوجوان کا رتبہ مراتب ولائت سے
کہیں اعلی وارفع ہوگا اسی وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے اللہ تعالی کی طرف سے آواز سنی اے میرے حبیب پیارے
یہ تیرا بیٹا ہے۔ تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ اس کا نام
عبد القادر ہے جو اہل بدعت اور ملحدوں کی کثرت کے وقت
تیرے دین مبین کو زندہ کرے گا (اسوجہ سے) اسکا خطاب
محی الدین ہوگا۔ یہ خطاب سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ و
سلم نے خوش ہو کر اسکے لیے بہت زیادہ دعاء کی اور فرمایا اے میری
آنکھوں کے نور اور اے میرے اہل بیت کی جنیا جیسے میرا
قدم تیری گردن پر ہے ویسی ہی تمہارا قدم تمام اولیاء کی گردنوں
پر ہوگا اور جو تیرے قدم کو قبول کریگا اسکو درجہ عظمی ملے گا۔
اور جو انکار کرے گا اس سے ولائت چھین لی جائیگی۔ انتھی
اور شیخ کمال الدین ابن شیخ المشائخ الشیخ عبد اللطیف بغدادی
شامی غیاثی نے بھی اللطائف اللطیفہ میں لکھا ہے کہ

حَضْرَةِ صَاحِبِ الرِّسَالَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
انْتَهَى مِنْ مَقَامِهِ وَهُوَ مُنْتَهَى مَقَامِ الْأَوْلِيَاءِ وَ
تَجَسَّدَ بِجِسْمٍ لَطِيْفٍ وَتَشَرَّفَ بِرُؤْيَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَاسْتَفَادَ فَيْضًا مَخْصُوْصًا بِمِعْرَاجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلَبَ وَضْعَ قَدَمِهِ
الْمُبَارَكَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ وَقَالَ يَا قَادِرُ ، فَوَضَعَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَمَهُ عَلَى رَقَبَتِهِ وَ
جَاءَ النِّدَاءُ مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مُخَاطِبًا لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، هَلْ تَعْرِفُ هٰذَا الْجَسَدَ
صَاحِبَ رُوْحٍ أَيَّ رَجُلٍ ، فَقَالَ يَا رَبِّ أَرَاهُ
مُخْتَلِطًا بِيْ بِكَمَالِ الْعِشْقِ وَالْمَحَبَّةِ وَأَنْتَ أَعْلَمُ
بِاسْمِهِ ، فَجَاءَ النِّدَاءُ هٰذَا مِنْ وَلَدِكَ مِنْ نَسْلِ
الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، سَمَّيْتُهُ عَبْدَ
الْقَادِرِ وَلَيْسَ مِثْلُهُ فِيْ مَقَامِ الْوِلَايَةِ وَرُتْبَةِ
الْمَعْشُوْقِيَّةِ وَلِيٌّ هٰذَا مَحْبُوْبٌ أَزَلِيٌّ وَمَعْشُوْقٌ
سَرْمَدِيٌّ وَطُفَيْلُكَ قوله وطفيلك ، تصغير طفل
ولا يخفاك التعظيم فيه الخ فَشَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَ
خَصَّصَهُ بِفَيْضِهِ الْمَخْصُوْصِ ، وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا وَلَدِيْ قَدْ طَابَ بِخَاطِرِيْ بِرُؤْ
يَتِكَ وَطَابَ خَاطِرُكَ بِرُؤْيَتِيْ ، وَأَنْتَ مَحْبُوْبُ
اللّٰهِ وَمَحْبُوْبِيْ وَمُرِيْدِيْ وَخَلِيْفَتِيْ ، وَقَدَمِيْ

غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی روح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے جمال کے مشاہدہ کی بیحد مشتاق ہونے کے باعث
اولیاء اللہ کے آخری مقام سے کہیں اوپر پہنچ کر ایک
جسم لطیف بن گئی۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت
سے مشرف ہوکر بوقت معراج فیض مخصوص حاصل کیا
اور اپنی گردن پر قدم مبارک رکھوانا چاہا اور کہا اے قادر
تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا قدم مبارک انکی گردن
پر رکھا اُدھر اللہ تعالیٰ کیطرف سے نبی کریم صلے اللہ علیہ
وسلم کو نداء آئی کیا آپ اس شخص کو جانتے ہو۔ عرض کی
اے میرے پروردگار میں اسکو اپنے عشق و محبت میں
سرمست دیکھ رہا ہوں اور اسکا نام تُو بہتر جانتا ہے
آواز آئی یہ حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نسل میں
سے تیرا بیٹا ہے میں نے اس کا نام عبدالقادر رکھا ہے
اور اسکی مثل مقام ولایت اور مرتبہ معشوقیت میں
کوئی ولی نہیں ہے یہ تیرا پیارا بیٹا محبوب ازلی اور
معشوق سرمدی بھی ہے آپنے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا
کیا اور غوث اعظم کو اپنے فیض مخصوص سے بہرہ ور کیا
اور فرمایا بیٹے ہمیں ایک دوسرے کو دیکھ کر خوشی ہوئی
ہے اور تو اللہ کا محبوب بیٹا ہے اور میرا تو محبوب اور
مرید اور خلیفہ ہے اور میرے قدم تمہاری گردن پر اور
تیرے قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہیں اور حضور غوث پاک

عَلٰی رَقَبَتِكَ وَقَدَمُكَ عَلٰی رِقَابِ اَوْلِیَاءِ اُمَّتِیْ وَ
یُرٰی اَثَرُ قَدَمِهِ الْمُبَارَكَةِ عَلٰی رَقَبَتِهٖ كَخَاتَمِ
النُّبُوَّةِ بَیْنَ كَتِفَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ ذَكَرُوْا اَیْضًا فِیْ حِرْزِ الْعَاشِقِیْنَ لِجَامِعِ
الشَّرِیْعَةِ وَالْحَقِیْقَةِ، فَرِیْدِ عَصْرِهٖ وَوَحِیْدِ دَهْرِهٖ
اَلشَّیْخِ رَشِیْدِ بْنِ مُحَمَّدِنِ الْجُنَیْدِیْ رَحِمَهُ
اللّٰهُ اَنَّ لَیْلَةَ الْمِعْرَاجِ جَاءَ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ
بِبُرَاقٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اَسْرَعَ مِنَ الْبَرْقِ الْخَاطِفِ الظَّاهِرِ،
وَنَعْلُ رِجْلِهٖ كَالْهِلَالِ الْبَاهِرِ، وَمَسَامِرُهٗ كَا
لْاَنْجُمِ الزَّوَاهِرِ، وَلَمْ یَاْخُذْهُ السُّكُوْنُ وَ
التَّمْكِیْنُ لِیَرْكَبَ عَلَیْهِ النَّبِیُّ الْاَمِیْنُ، فَقَالَ لَهُ
النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِمَ لَمْ تَمَكَّنْ یَا
بُرَاقُ حَتّٰی اَرْكَبَ عَلٰی ظَهْرِكَ؟ فَقَالَ رُوْحِیْ
فِدَاءٌ لِتُرَابِ نَعْلِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَمَنّٰی
اَنْ تُعَاهِدَنِیْ اَنْ لَا تَرْكَبَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی غَیْرِیْ
حِیْنَ دُخُوْلِكَ الْجَنَّةَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ یَكُوْنُ لَكَ مَا تَمَنَّیْتَ، فَقَالَ الْبُرَاقُ اَلْتَمِسُ
اَنْ تَضْرِبَ یَدَكَ الْمُبَارَكَةَ عَلٰی رَقَبَتِیْ لِیَكُوْنَ
عَلَامَةً لِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، فَضَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهٗ عَلٰی رَقَبَةِ الْبُرَاقِ،

کی گردن پر قدم مبارک کا نشان دیکھا گیا تھا جیسے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی پشت انور پر نبوت کی مہر تھی۔ اور نہ
جامع شریعت و حقیقت فرید عصر و حید دہر حضرت
شیخ رشید بن محمد جنیدی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب حرز
عاشقین میں لکھتے ہیں کہ جبرئیل امین شب معراج
میں بجلی سے تیز رفتار ایک براق لیکر رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جس کے
پاؤں کے جوڑے مبارک چاند کیطرح روشن اور
اسمیں لگی ہوئی میخیں ستاروں کی طرح چمک رہی تھیں
اور وہ ناچ کود رہا تھا تھمتا نہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ
وسلم اسپر سوار ہوجائیں تو آپ نے فرمایا اے براق تو تھمتا
کیوں نہیں تاکہ میں تجھ پر سوار ہوجاؤں عرض کیا یا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے جوتوں کی خاک مبارک
پر میری جان قربان میں آپ سے ایک وعدہ لینا چاہتا
ہوں کہ قیامت کے دن جنت میں جاتے وقت آپ
مجھ پر سواری فرمانا حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے فرمایا ایسا ہی ہوگا تو براق نے کہا میری ایک عرض
ہے کہ اپنا ہاتھ مبارک میری گردن پر ماریں تاکہ میرے
پاس یوم قیامت کیلئے نشانی بن جائے حضور نبی کریم
علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنا ہاتھ مبارک اس کی گردن
پر مارا تو براق اتنا خوش ہوا کہ اسکی روح جسم میں نہ

فَفَرِحَ الْبُرَاقُ فَرَحًا حَتّٰى لَمْ يَسَعْ جَسَدُهُ رُوْحَهُ وَنَمَا ارْتِفَاعُهُ زِرَاعًا مِّنْ فَرْحِهٖ وَتَوَقَّفَ فِيْ رُكُوْبِهٖ لَحْظَةً لِحِكْمَةٍ خَفِيَّةٍ اَزَلِيَّةٍ، فَظَهَرَتْ رُوْحُ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَقَالَ، يَا سَيِّدِيْ ضَعْ قَدَمَكَ عَلٰى رَقَبَتِيْ وَارْكَبْ، فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَمَهُ عَلٰى رَقَبَتِهٖ وَرَكِبَ فَقَالَ، قَدَمِيْ عَلٰى رَقَبَتِكَ، وَقَدَمُكَ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ۔ انتهى، فَاِيَّاكَ يَا اَخِيْ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُنْكِرِيْنَ الْمُتَعَجِّبِيْنَ مِنْ حُضُوْرِ رُوْحِهٖ لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ لِاَنَّهُ وَقَعَ مِنْ غَيْرِهٖ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ كَمَا هُوَ ثَابِتٌ بِالْاَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ كَرُؤْيَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْوَاحَ الْاَنْبِيَاءِ فِي السَّمٰوٰتِ وَبِلَالًا فِي الْجَنَّةِ، وَاُوَيْسَ الْقَرَنِيْ فِيْ مَقْعَدِ الصِّدْقِ، وَامْرَأَةَ اَبِيْ طَلْحَةَ فِي الْجَنَّةِ، وَسِمَاعِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَشْخَشَةَ الْغُمَيْصَاءِ بِنْتِ مِلْحَانَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا ذَكَرْنَا قَبْلَ هٰذَا، وَذُكِرَ فِيْ حِرْزِ الْعَاشِقِيْنَ وَغَيْرِهٖ مِنَ الْكُتُبِ اَنَّ نَبِيَّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ سَيِّدَنَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مُوْسٰى "مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ"، اَنْتَ قُلْتَ

سماتی تھی اور خوشی سے اس کا جسم بالیشت بھر بڑھ گیا آپ نے حکمت ازلیہ خفیہ کی بنا پر سوار ہونے میں کچھ توقف کیا اُدھر حضور غوث اعظم کی روح نے حاضر ہو کر عرض کیا آقا اپنا قدم مبارک میری گردن پر رکھ کر سوار ہو جائیے۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اپنا قدم مبارک گردن پر رکھ کر سوار ہو گئے اور فرمایا میرا قدم تیری گردن پر اور تیرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہوگا۔

انتہیٰ۔ اے برادر تو شب معراج میں غوث پاک رضی اللہ عنہ کی روح کے حاضر ہونے کے انکار و تعجب سے بچ کیونکہ اُسی رات دوسری روحوں کا حضور بھی وقوع پذیر ہوا ہے۔ جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہے جیسے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارواح انبیاء کو آسمانوں پر اور بلال رضی اللہ عنہ کو جنت میں اور اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو مقعد صدق اور زوجہ ابی طلحہ کو جنت میں دیکھنا اور غمیصاء بنت ملحان کے جنت میں چلنے کی آواز کا سُننا ہم اس سے قبل ذکر کر چکے ہیں۔ اور حرز العاشقین اور دوسری کتابوں میں لکھا ہے کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کی تو انہوں نے نبی صالح و اخی صالح کو مرحبا کہنے کے بعد عرض کیا کہ آپ کا ارشاد ہے۔ (میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں) اور میری یہ خواہش

عُلَمَاءُ أُمَّتِيْ كَأَنْبِيَاءِ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ، أُرِيْدُ أَنْ
يَحْضُرَ أَحَدٌ مِنْ عُلَمَاءِ أُمَّتِكَ لِيَتَكَلَّمَ مَعِيَ،
فَأَحْضَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوْحَ الْغَزَالِيِّ
رَحِمَهُ اللّٰهُ إِلَى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَلَّمَا
عَلٰى بَعْضِهِمَا، فَسَأَلَهُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ
عَنِ اسْمِهِ، فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ
الْغَزَالِيُّ فَقَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ سَأَلْتُكَ
عَنِ اسْمِكَ وَمَا سَأَلْتُكَ عَنِ اسْمِ وَالِدِكَ
وَجَدِّكَ؟ فَقَالَ الْغَزَالِيُّ فِيْ جَوَابِهِ حِيْنَ
سَأَلَ اللّٰهُ مِنْكَ عَمَّا بِيَدِكَ بِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ
(وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَا مُوْسٰى) لِمَ قُلْتَ فِيْ
جَوَابِهِ (هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ
بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَآرِبُ أُخْرٰى)
فَإِذَا قُلْتَ هِيَ عَصَايَ أَمَا كَانَ كَافِيًا؟ فَقَالَ مُوْسٰى
عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ جَوَابِهِ لَمَّا سَأَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى
بِقَوْلِهِ (وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَا مُوْسٰى) عَلِمْتُ أَنَّهُ
عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَمَا هٰذَا السُّؤَالُ إِلَّا
لِاسْتِئْنَاسِيْ بِالْمُكَالَمَةِ مَعَ اللّٰهِ، فَبِحَسْبِ
الْحَالِ وَالْمَقَامِ زِدْتُ الْكَلِمَاتِ أَيْضًا لِلتَّلَذُّذِ
وَاسْتِئْنَاسِيْ، فَقَالَ الْغَزَالِيُّ، لَمَّا طَلَبْتَنِيْ
لِلْمُكَالَمَةِ زِدْتُ الْكَلِمَاتِ أَيْضًا لِلتَّلَذُّذِ وَ

ہے کہ آپ کی اُمت میں سے کسی ایک عالم کی روح
حاضر کی جائے تاکہ وہ مجھ سے کچھ گفتگو کرے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی روح
کو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے حاضر
کیا دونوں نے ایک دوسرے کو سلام کیا موسیٰ علیہ
السلام نے نام پوچھا اس نے عرض کیا محمد بن محمد بن
محمد الغزالی موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں نے تو صرف
تیرا ہی نام پوچھا ہے تیرے باپ دادے کا نہیں
امام غزالی نے جواب میں عرض کیا۔ جس وقت اللہ تعالیٰ
نے آپ کے ہاتھ کی شئی کے بارے فرمایا تھا (اے
موسےٰ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے) تو آپ نے جواب میں
اس طرح کیوں عرض کیا تھا کہ (یہ میرا عصا ہے میں
(تھک کر) اس پر تکیہ لگاتا ہوں اور اس سے اپنی
بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور میرے اس میں
اور بھی کام ہیں) کیا آپ کا یہ میرا عصا ہے۔ کہنا کافی
نہ تھا۔ موسیٰ علیہ السلام جواب میں فرمانے لگے جب اللہ
تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ یہ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے
تو میں نے جان لیا کہ وہ ظاہر و پوشیدہ تمام کا جاننے
والا ہے یہ سوال صرف مجھے ہمکلامی سے مانوس کرنے
کیلئے ہے۔ تو میں نے مقتضیٰ حال و مقام کے مطابق
اور لذت اور اُنس حاصل کرنے کیلئے کلام کو لمبا کر دیا

وَيُسْتَأْنِسُ بِمُكَالَمَتِي إِيَّاكَ، فَسَكَتَ مُوسٰى عَلَيْهِ
السَّلَامُ، فَأَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِعَصًا فِي يَدِهِ إِلَى الْغَزَالِيِّ وَقَالَ: مَا رَعَيْتَ
الْأَدَبَ مَعَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ أَثَرُ
الْعَصَا فِي جَسَدِ الْغَزَالِيِّ ظَاهِرًا. وَفِي كِتَابِ
رَفِيقِ الطُّلَّابِ لِرَجُلِ الْعَارِفِينَ الشَّيْخِ
مُحَمَّدٍ الْجِشْتِيِّ نَقْلًا عَنْ شَيْخِ الشُّيُوخِ قَالَ:
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي رَأَيْتُ رِجَالًا
مِنْ أُمَّتِي فِي لَيْلَةِ الْمِعْرَاجِ أَرَانِيهِمُ اللّٰهُ تَعَالٰى
فِي مَقَامِي، وَالْمَقَامُ الْمَحْمُودُ هُوَ الَّذِي لَا
يُشَارِكُهُ فِيهِ غَيْرُهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ وَأَوْلِيَاءِ أُمَّتِهِ. انْتَهٰى.
وَقَالَ الشَّيْخُ نِظَامُ الدِّينِ الْكَنْجُوِيُّ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاكِبًا عَلَى الْبُرَاقِ وَغَاشِيَتُهُ عَلٰى عَاتِقِ [illegible]
عُمْدَةُ الْمُحَدِّثِينَ الْإِمَامُ نَجْمُ الدِّينِ الْغَيْطِيُّ فِي
كِتَابِ الْمِعْرَاجِ: ثُمَّ رُفِعَ إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى
تَغْشِيَةُ سَحَابَةٌ فِيهَا مِنْ كُلِّ لَوْنٍ فَتَأَخَّرَ جِبْرِيلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ عُرِجَ بِهِ لِمُسْتَوًى سَمِعَ فِيهِ صَرِيفَ
الْأَقْلَامِ، وَرَأٰى رَجُلًا مُغَيَّبًا فِي نُورِ الْعَرْشِ
فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ أَمَلَكٌ؟ قِيلَ: لَا. وَقَالَ: أَنَبِيٌّ؟
قِيلَ: هٰذَا رَجُلٌ كَانَ فِي الدُّنْيَا لِسَانُهُ رَطْبٌ

امام غزالی نے عرض کیا جب آپ نے گفتگو کیلئے ہی
طلب فرمایا ہے تو میں نے اس وجہ سے اور لذت اور
انس حاصل کرنے کیلئے کلام کو طویل کر دیا ہے۔ تو موسیٰ
علیہ السلام خاموش ہو گئے۔ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ
وسلم نے اپنے ہاتھ کے عصا مبارک سے امام غزالی کی طرف
اشارہ کرکے فرمایا تو نے موسیٰ علیہ السلام کے ادب کا لحاظ
نہیں کیا اور جب آپ بیدار ہوئے تو آپ کے جسم پر اس عصا
مبارک کا نشان موجود تھا۔ اور شیخ محمد چشتی نے اپنی کتاب
رفیق الطلاب لرجل العارفین میں شیخ الشیوخ سے
نقل کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میں نے شب معراج اپنی امت کے آدمیوں کو
دیکھا اللہ تعالیٰ نے انکو مقام محمود میں مجھے دکھلایا
اور مقام محمود صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیساتھ
ہی خاص اس میں دوسرے انبیاء یا رسل یا اولیاء میں سے
کوئی بھی آپ کے ساتھ شریک نہیں اور شیخ نظام الدین
گنجوی فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم براق
پر سوار تھے۔ اور براق کا زین پوش [illegible] کے کندھے
پر تھا۔ انتہی۔ اور عمدۃ المحدثین امام نجم الدین غیطی
کتاب المعراج میں لکھتے ہیں پھر آپ سدرۃ المنتہیٰ
کی طرف چڑھے تو مختلف رنگوں کے ایک بادل
نے آپکو ڈھانک لیا اور جبرائیل امین وہیں ٹھہر

مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ ، وَقَلْبُہٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ ، وَلَمْ یَسْتَسِہٗ
بِوَالِدَیْہِ قَطُّ فَوَاٰی رَبَّہٗ ، فَخَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ سَاجِدًا وَکَلَّمَہٗ رَبُّہٗ عِنْدَ ذٰلِکَ ، فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ
قَالَ لَبَّیْکَ یَا رَبِّ ، قَالَ سَلْ تُعْطَ " الخ وَاعْلَمْ اَنَّ اُوَیْسًا نِ
الْقَرَنِیَّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کَانَ نَائِمًا فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ وَ
لَمْ یَکُنْ لَّہٗ نَصِیْبٌ فِیْ رُؤْیَتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَاَخَّرَ
عَنْ مُقَامِ (اَوْ اَدْنٰی) فَحَصَلَتِ النِّعْمَۃُ الْعُظْمٰی وَالرُّتْبَۃُ
الْعُلْیَا لِلْغَوْثِ الْاَعْظَمِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ذٰلِکَ فَضْلُ
اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ، فَلِھٰذَا
قَالَ السَّیِّدُ مُحَمَّدُ الْمَکِّیُّ فِیْ بَحْرِ الْمَعَانِیْ ، اِنَّ سُلْطَانَ
الْاَوْلِیَاءِ السَّیِّدَ عَبْدَ الْقَادِرِ الْگِیْلَانِیَّ فِیْ مَقَامِ
الْمَحْبُوْبِیَّۃِ لَہٗ شُھْرَۃٌ عَظِیْمَۃٌ وَغَیْرُہٗ مِنَ الْمَحْبُوْبِیْنَ
لَیْسُوْا کَذٰلِکَ ، فَاُوَیْسُ نِ الْقَرَنِیُّ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مِنَ الْمَحْبُوْبِیْنَ تَحْتَ قِبَابِ
الْعِزَّۃِ وَاشْتِھَارُ مَحْبُوْبِیَّۃِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ کَا
شْتِھَارِ مَحْبُوْبِیَّۃِ حَبِیْبِ اللّٰہِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکَوْنِہٖ عَلٰی قَدَمِہٖ
الْمُبَارَکَۃِ ،

گئے پھر آپ سیدھے چڑھ رہے تھے کہ قلم کے لکھنے کی
آواز سنی اور ایک شخص نور کے پردوں میں چھپا ہوا دیکھا
آپ نے پوچھا کیا یہ فرشتہ ہے آواز آئی نہیں پھر پوچھا کیا
یہ نبی ہے آواز آئی نہیں بلکہ یہ شخص دنیا میں ذکر اللہ سے
رطب اللسانی اور دل مساجد کے ساتھ معلق تھا اور
اس نے اپنے والدین کو کبھی سُست نہیں کہا، اسی سبب
سے اسے پروردگار کا دیدار نصیب ہوا پس نبی کریم صلے
اللہ علیہ وسلم سجدے میں گر گئے اور پروردگار سے ہمکلامی
ہوئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عرض کی
لبیک فرمایا مانگ جو مانگے گا دیا جائیگا۔ الخ اور جاننا چاہیئے
کہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ مقام مقعد صدق سوئے ہوئے تھے
اور انہیں حضور علیہ السلام کی زیارت نصیب نہ ہوئی اسلئے مقام
اوادنیٰ سے بھی پیچھے رہ گئے اور یہ نعمت عظمیٰ اور مرتبہ علیا
غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوا یہ اللہ کا فضل ہے جسکو چاہتا
ہے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بہت بڑے فضل والا ہے اسی لئے
سید محمد مکی نے بحر المعانی میں فرمایا ہے کہ سلطان الاولیاء سید
عبد القادر گیلانی کو جتنی مقام محبوبیت میں شہرت عظیمہ حاصل
ہے اتنی اوروں کو نہیں۔ پس اویس قرنی ان محبوبوں میں سے
ہیں جو عزت و احترام کی قبا میں چھپے ہوئے ہیں اور حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی محبوبیت ایسی ہی مشہور ہے
جیسی حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی کیونکہ غوث اعظم حضور کے قدموں پر ہیں

قوله نوقن: فقال ای بعضها الی عشق بکون الاحمد و الصحبة للعذر الا ان نفرض عشق ... منا :: و لقضا ...

اَلْمَنْقَبَةُ الثَّانِيَةُ

فِیْ وِلَادَتِهٖ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

وُلِدَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِی اللَّیْلَةِ الْاُوْلٰی مِنْ رَمَضَانَ سَنَةَ اَرْبَعِمِائَةٍ وَّسَبْعِیْنَ مِنْ هِجْرَةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَلِلّٰهِ دَرُّ مَنْ قَالَ مُشِیْرًا اِلٰی وِلَادَتِهٖ وَعُمُرِهٖ وَوَفَاتِهٖ حَیْثُ قَالَ اِنَّ بَازَ اللّٰهِ سُلْطَانَ الرِّجَالِ ٭ جَاءَ فِیْ عِشْقٍ تَوَفّٰی فِیْ کَمَالٍ قوله توفی فی کمال - ای یتمم کمال الی عشق یکون ۵۶۱ ولصحته: لقد کان فی عشق عمر به نما ٭ ولقیا لا للجی ۹۱ ۵۶۱ تمام سیادة وَظَهَرَتْ لَیْلَةَ وِلَادَتِهٖ خَمْسَةُ اَشْیَاءَ، اَحَدُهَا اَنَّ وَالِدَهُ الْمَاجِدَ نُوْرَ الْحَقِّ وَالدِّیْنِ السَّیِّدَ اَبُوْصَالِحٍ مُوْسٰی جَنْگِیْ دُوْسْت رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَ جَمِیْعِ الصَّحَابَةِ الْکِرَامِ وَاَئِمَّةِ الْهُدٰی وَالْاَوْلِیَاءِ الْعِظَامِ وَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا وَلَدِیْ یَا اَبَا صَالِحٍ اَعْطَاكَ اللّٰهُ ابْنًا وَهُوَ وَلِیِّیْ وَمَحْبُوْبِیْ وَمَحْبُوْبُ اللّٰهِ تَعَالٰی، وَسَیَکُوْنُ لَهٗ شَاْنٌ فِی الْاَوْلِیَاءِ وَالْاَقْطَابِ کَشَاْنِیْ بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ وَالرُّسُلِ، وَثَانِیْهَا اَنَّ جَمِیْعَ الْاَنْبِیَاءِ وَالرُّسُلِ بَشَّرُوْا

(۲) دوسری منقبت آپکی ولادت کے بیان میں

آپ یکم رمضان المبارک ۴۷۰ھ میں پیدا ہوئے۔ خدا اسکا بھلا کرے جسنے آپکی ولادت اور وفات کو اس شعر میں اشارۃً بیان فرمایا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے باز مردان خدا کے بادشاہ (جناب غوث اعظم) عشق میں پیدا ہوئے اور کمال میں فوت ہوئے آپکی ولادت کی رات پانچ اشیاء کا ظہور ہوا (۱) آپ کے والد ماجد دین و حق کے نور حضرت سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست کو نبی کریم اور صحابہ کرام اولیاء عظام ائمہ دین کی زیارت ہوئی اور حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میرے بیٹے ابو صالح تجھے اللہ تعالیٰ نے ایک فرزند دیا ہے جو میرا بیٹا اور محبوب اور خدا کا بھی محبوب ہے اور اسکا مرتبہ اولیاء میں وہ ہوگا جو میرا انبیاء و رسل میں ہے (۲) حضور علیہ السلام کے بعد تمام انبیاء و رسل نے آپکے والد ماجد کو خواب میں بشارت دی کہ سوائے ائمہ کرام کے تمام اولیاء رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپکے فرزند کے مطیع ہونگے اور اس کا قدم اپنی گردنوں پر رکھیں گے اور اسکی اطاعت اُن کے درجات کی ترقی کا باعث ہوگی جو اسکی اطاعت سے منحرف ہوگا وہ قرب الٰہی کی بلندی سے بعد اور محرومی کے گڑھے میں گرے گا۔ (۳) اس رات گیلان

الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَشَّرُوْا وَالِدَہٗ فِی الْمَنَامِ اَنَّ جَمِیْعَ الْاَوْلِیَاءِ سِوَی الْاَئِمَّۃِ الْمَعْصُوْمِیْنَ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ یَکُوْنُوْنَ تَحْتَ طَاعَۃِ وَلَدِکَ ھٰذَا، وَیَضَعُوْنَ قَدَمَہٗ عَلٰی اَعْنَاقِہِمْ، وَتَکُوْنُ طَاعَتُہُمْ لَہٗ سَبَبًا لِتَرَقِّیْ دَرَجَاتِہِمْ، وَمَنْ یَنْحَرِفُ عَنْ طَاعَتِہٖ یَقَعُ مِنْ ذُرْوَۃِ الْقُرْبِ اِلٰی اَسْفَلِ الْبُعْدِ وَالْحِرْمَانِ وَثَالِثُہَا مَا وُلِدَ فِیْ تِلْکَ اللَّیْلَۃِ فِیْ جِیْلَانَ اِلَّا ذُکُوْرٌ وَھُمْ اَلْفٌ وَمِائَۃُ وَلَدٍ، وَکُلُّہُمْ صَارُوْا مِنَ الْاَوْلِیَاءِ وَرِجَالِ اللّٰہِ الْمُتَصَرِّفِیْنَ لِمَا نُقِلَ عَنْ مَلْفُوْظِ الشَّیْخِ مُحَمَّدٍ عِیْسٰی بُرْھَانْپُوْرِیْ، اَنَّ ذَرَّۃَ النُّطْفَۃِ الْغَوْثِیَّۃِ لَمَّا انْتَقَلَتْ مِنْ صُلْبِ وَالِدِہٖ النَّاسِکِ بِالشَّرِیْعَۃِ النَّبَوِیَّۃِ، وَاسْتَقَرَّتْ فِیْ رَحِمِ صَدَفِ وَالِدَتِہٖ الزَّکِیَّۃِ، وَتَنَوَّرَتِ الْاَکْوَانُ بِوِلَادَتِہٖ الْبَہِیَّۃِ، اَخْرَجَ اللّٰہُ رِعَایَۃً لِحَضْرَتِہٖ الْعَلِیَّۃِ، اَلْکَثِیْرَ اَوْلِیَائَہٗ مِنْ اَصْلَابِ آبَائِہِمْ اِلٰی اَرْحَامِ اُمَّہَاتِہِمْ وَاَظْہَرَہُمْ فِی الْوُجُوْدِ لِیَسْتَفِیْضُوْا مِنْ فُیُوْضِہٖ الْخُصُوْصِیَّۃِ، رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی خَالِقُ الْبَرِیَّۃِ وَرَابِعُہَا اَنَّہٗ لَمْ یَمُصَّ فِیْ رَمَضَانَ مِنَ الْفَجْرِ اِلَی الْغُرُوْبِ۔

میں سب لڑکے ہی پیدا ہوئے جن کی تعداد گیارہ سو تھی اور وہ سب کے سب اولیاء اور مردان خدا ہوئے جیسے شیخ محمد عیسٰے برھان پوری کے ملفوظات سے منقول ہے کہ جب غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا نطفہ آپکے باپ کی پشت سے نکل کر والدہ کے رحم میں متمکن ہوا اور آپکی ولادت سے تو اکوان منور ہو گئے اللہ تعالٰی نے آپکی خاطر اولیاء کرام کے نطفے اپنے باپوں کی پشتوں سے نکال کر ماؤں کے رحموں میں متمکن کئے اور انکو پیدا کیا تاکہ وہ آپ کے فیض خصوصی سے مستفیض ہوں (۴) آپ نے تمام رمضان فجر سے لیکر شام تک اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ نہیں پیا۔ آپ روزہ افطار کرنے کے وقت دودھ پیا کرتے تھے۔ اس بات کی طرف آپ اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ترجمہ۔ میرے ابتدائی حالات کے ذکر سے دنیا پر ہے۔ اور بچپن ہی میں میرا روزہ دار ہونا میری شہرت کا باعث ہے۔ ۵۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو معراج کی رات آپ کے کندھے پر پاؤں مبارک رکھا تھا۔ اس کا نشان آپ کے کندھے پر موجود تھا۔ جیسے ہم منقبت اول میں ذکر کر چکے ہیں۔ آپ شہر جیلان میں پیدا ہوئے۔ (اور عجمی زبان میں) جیم کی بجائے گاف (یعنی گیلان

ثدي والدته، ولم يرضع الأوقات الإفطار، وقال
رضي الله تعالى عنه مشيرًا إليه من بداية أمري ذكره
ملأ الفضاء؛ وروي في مهدي به كان شعرًا في تمامه سماء
يرى على كتفه المبارك، أثر قدم المصطفى صلى الله عليه
وسلم حين وضع قدمه ليلة المعراج على رقبته كما
ذكرنا في المنقبة الأولى، وولد رضي الله تعالى
عنه في جيلان، ويقال بقلب الجيم كافًا كيلان و
بياء النسبة الجيلي، وبلغت والدته الشريفة
الى سن الإياس عن الولادة، لأن عمرها ستون سنة
فهذه خارقة للعادة، وولد رضي الله تعالى عنه نورًا

پڑھتے ہیں اور یائے نسبت سے جیلی پڑھتے ہیں)
نیز آپکی والدہ ماجدہ ولادت سے مایوس ہو
چکی تھیں کیوں کہ اس وقت ان کی عمر ساٹھ
سال کو پہنچ چکی تھی (اسوقت آپ کی پیدائش
بھی کرامت ہے- اور پیدائش کے وقت آپ
کی شکل اتنی ہیبت ناک اور نورانی تھی کہ کوئی
شخص آپ کو دیکھ نہ سکتا تھا۔ اور آپ کو اخلاق
محمدیہ اور حسن یوسفی اور صدق صدیقی اور عدل عمری
اور حلم عثمانی وقوت وشجاعت حیدری عطا
کی گئی تھی

آيتاً مهيباً لا يطيق أحد أن يرى وجهه وينظر إليه لبهجته وهيبته، وأعطيت له الأخلاق المحمدية، والحسن اليوسفي
والصدق الصديقي، والعدل العمري، والحلم العثماني، والعلم والشجاعة والقوة الحيدرية رضي
الله تعالى عنه:

المنقبة الثالثة

في شهادة المشايخ على علو مرتبته على سائر الأولياء
ذكر الإمام الأورع الأزهد محمد بن سعيد بن
أحمد بن سعيد بن زريع الزنجاني في
كتابه المسمى (بروضة النواظر ونزهة الخواطر)
في مناقب الشيخ عبد القادر في الباب السادس

(۳) تیسری منقبت مشائخ کی شہادت کے بیان میں
کہ آپکا مرتبہ تمام اولیاء سے بلند ہے

امام محمد بن سعید بن احمد سعید بن زریع زنجانی اروضۃ
النواظر ونزھۃ الخواطر کے چھٹے باب غوث اعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب میں (ان بزرگوں
کا ذکر کرتے ہوئے جنہوں نے آپکے قطبیت میں
مرتبہ سنیہ کی بشارت دی ہے) فرماتے ہیں
ترجمہ :- تمام مشائخ نے اپنے اپنے زمانہ میں آپکے

فِي ذِكْرِ الْمَشَايِخِ الَّذِيْنَ بَشَّرُوْا فَرْدًا فَرْدًا بِرُتْبَتِهِ
الْعَلِيَّةِ فِي قُطْبِيَّتِهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ،
شَهِدَ بِرُتْبَتِهِ جَمِيْعُ الْمَشَايِخِ، فِي عَصْرِهِ كَانُوْا لِغَيْرِ
تَنَاكُرٍ اَمَّا الَّذِيْنَ تَقَدَّمُوْا فَقَدْ بَشَّرُوْا، بِقُدُوْمِهِ
الْمَيْمُوْنِ الْكَرِيْمِ لِطَائِرٍ كَالْعَالِمِ الْبَصْرِيِّ هُوَ الْحَسَنُ
الَّذِيْ، عَمَّرَ طَرِيْقَ السَّالِكِيْنَ بِسَائِرٍ مِنْ عَصْرِهِ
السَّامِيْ اِلٰى عَصْرِ الشَّرِيْفِ، الْقُطْبُ مُحْيِ الدِّيْنِ
عَبْدِ الْقَادِرِ، مَا مِنْ رَئِيْسٍ كَانَ صَدْرٌ
زَمَانِهِ اِلَّا وَبَشَّرَهُمْ بِعَبْدِ الْقَادِرِ هُوَ صَاحِبُ
الْقَدَمِ الَّذِيْ خَضَعَتْ رِقَابُ الْاَوْلِيَاءِ لَهُ
بِغَيْرِ تَشَاجُرٍ اِذْ قَالَ مَامُوْرًا اعَلٰى كُرْسِيِّهٖ
قَدَمِيْ عَلٰى رَقَبَةِ جَمِيْعِ اَكَابِرِ فَخَضَعَتْ جَمِيْعُ الْاَوْلِيَاءِ
رُؤُوْسَهُمْ لِجَلَالِهٖ بَادِيْهِمْ وَحَاضِرِهِمْ لَمْ يَمْتَنِعْ
اَحَدٌ سِوٰى رَجُلٍ سَهَا، عَنْ حَالِهٖ مِنْ
اِصْفَهَانَ مُكَابِرًا فَقَدْ كَانَ بَيْنَ الْاَوْلِيَاءِ
مُعَظَّمًا، بِالْعِلْمِ وَالْحَالِ الشَّرِيْفِ الْفَاخِرِ لٰكِنَّهٗ
غَلَبَتْ عَلَيْهِ شَقَاوَتُهٗ، سَبَقَتْ كَاِبْلِيْسَ اللَّعِيْنِ
الْكَافِرِ وَذَكَرَ اَيْضًا فِيْ رَوْضَةِ النَّوَاظِرِ فِي
الْبَابِ الْخَامِسِ مِنْ اَبِيْ عَلِيِّ الْحَسَنِ
الْبَصْرِيِّ بْنِ يَسَارٍ اِلٰى ظُهُوْرِ الشَّيْخِ مُحْيِ الدِّيْنِ
عَبْدِ الْقَادِرِ، مَا تَقَيَّدَ شَيْخٌ فِيْ مَجْلِسٍ وَلَا جَلَسَ

مرتبہ کی شہادت دی اور ان میں کوئی منکر نہ تھا۔ جو
آپ سے پہلے تھے انھوں نے آپکی تشریف آوری کی
بشارت دی حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے
اپنے زمانہ سے لے کر حضرت شیخ قطب سید عبدالقادر
محی الدین کے زمانہ تک واضح کر دیا۔ جو بھی رئیس
اولیاء گذرے ہیں سب نے شیخ عبدالقادر رضی
اللہ عنہ کی خبر دی آپ وہ ہیں جن کے قدم
کے آگے ولیوں نے بلاکس انکار کے گردنیں
جھکا دیں۔ جب آپ نے مامور من اللہ ہوکر کرسی پر
بیٹھے ہوئے فرمایا میرا قدم اکابر اولیاء کی گردنوں پر
ہے تو آپکے جلال کے آگے حاضر و غائب تمام اولیا نے
سر جھکا دیے اصفہان کے ایک متکبر شخص نے
انکار کیا جو آپ کے حال سے واقف نہ تھا وہ
اولیاء میں علم اور حال فاخر کی وجہ معظم بھی تھا"
لیکن ابلیس لعین کافر کی طرح اس پر شقاوت
غالب آگئی اور روضۃ النواظر کے پانچویں باب میں
مذکور ہے حضرت حسن بصری سے لیکر حضرت
غوث اعظم رضی اللہ عنہم کے زمانہ تک
جتنے اکابر اولیاء کرام گذرے ہیں سب نے
آپ کی پیدائش اور قطب زماں ہونے کی
خبر دی۔

عَلٰی سَجَّادَتِہٖ اَلَّا وَبَشَّرَ بِظُہُوْرِ الشَّیْخِ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْکِیْلَانِیْ وَ اَخْبَرَ بِاَنَّہٗ قُطْبُ زَمَانِہٖ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ ٭

اَلْمَنْقَبَۃُ الرَّابِعَۃُ

فِیْ ہَلَاکِ مَنْ ذَکَرَ اِسْمَہٗ بِغَیْرِ طَہَارَۃٍ ثُمَّ عُفِیَ عَنْہُ ذُکِرَ فِیْ کِتَابِ کُلْزَارِ (قولہ کلزار ای بستان) الْمَعَانِیْ اَنَّ صِفَۃَ الْجَلَالِیَّۃِ کَانَتْ غَالِبَۃً عَلَیْہِ فِیْ بِدَایَۃِ حَالِہٖ، فَبِسَبَبِ غَلَبَتِہَا مَنْ ذَکَرَ اِسْمَہٗ بِغَیْرِ وُضُوْءٍ یُفَارِقُ رَاْسُہٗ جَسَدَہٗ فَیَمُوْتُ فَرَاٰی جَدَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہٗ اُتْرُکْ ہٰذِہِ الْحَالَۃَ وَسَیَجِیْئُ زَمَانٌ یَذْکُرُوْنَ اِسْمَ اللّٰہِ وَاِسْمِیْ بِغَیْرِ اَدَبٍ وَحُرْمَۃٍ، فَتَرَکَہَا رَحْمَۃً لِلْاُمَّۃِ، وَقَالَ بَعْضُہُمْ لَمَّا اشْتَہَرَتْ ہٰذِہِ الْحَالَۃُ وَلَمْ یُطِقْ اَحَدٌ ذِکْرَ اِسْمِہِ الشَّرِیْفِ بِغَیْرِ وُضُوْءٍ مَخَافَۃً عَلٰی نَفْسِہٖ اَجْمَعَ اَوْلِیَاءُ بَغْدَادَ وَالْتَجَؤُا لِحَضْرَتِہٖ اَنْ یَّعْفُوَ (قولہ یعفو یقال عفوت الشعر اعفوہ او عفیتہ اعفیہ عفیا، ترکتہ حتی یطول و المراد المسامحۃ) عَنِ النَّاسِ مِنْ ہٰذِہِ الشِّدَّۃِ رَحْمَۃً لِّعِبَادِہٖ فَقَالَ اِنِّیْ لَوْ اُحِبُّ ہٰذِہِ الْحَالَۃَ لٰکِنْ نَعْمَا طَبِیْخُ الْحَقِّ

چوتھی منقبت اُس بیان میں کہ پہلے جو کبھی آپ کا نام بغیر طہارت کے لیتا تھا ہلاک ہو جاتا تھا۔ پھر آپنے معاف فرما دیا۔

کتاب گلزار معانی میں لکھا ہے کہ شروع میں آپ پر جلالیت کا بہت غلبہ تھا اس غلبہ کی یہ حالت تھی کہ جو آپ کا نام بغیر وضو کے لیتا اس کا سر بدن سے جدا ہو جاتا اور وہ مر جاتا تو آپ نے اپنے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ فرماتے ہیں کہ اس حالت کو چھوڑ دو کیوں کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جس میں لوگ میرا اور اللہ تعالیٰ کا نام بھی بغیر ادب و حرمت کے ذکر کریں گے تو آپ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی امت پر رحم کھا کر اس حالت کو ترک کر دیا۔ اور بعض فرماتے ہیں کہ جب یہ حالت مشہور ہوئی تھی تو اس وقت آپ کا نام بغیر وضو موت کے خوف سے کوئی نہ لیتا تھا۔ بغداد کے اولیاء کرام نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ لوگوں پر رحم کیجئے اور اس سختی کو معاف فرما دیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا میں تو اس حالت کو پسند نہیں کرتا لیکن حق تعالیٰ نے

جلّ جلاله، أنت عظّمت اسمي فعظّمناك
ومن عزّز عزّز بلا محالة، وذكر المشائخ
إنّ من ذكر اسمه الشريف بغير وضوء
يضيق عليه الرزق، ومن نذر هديّة إلى حضرته
فلا بدّ من الوفاء لئلّا يقع في الجفاء، و
من أهدى ليلة الجمعة حلوا إلى حضرة
روحه وقرأ الفاتحة وقسمه على الفقراء
واستمدّ من حضرته يمدّ بامدادات كثيرة،
ومن قرأ الفاتحة وقسمه على الفقراء واستمدّ
من حضرته يمدّ بامدادات كثيرة. ومن
قرأ الفاتحة لحضرته في بعض الأحيان
على طعامه من ماله فتح له عقد الدارين
ومن ذكر اسمه الشريف على وضوء بالإ
خلاص التام فإنّه يكون مسرورا في ذلك
اليوم ويمحو الله سيّئاته وقال بعضهم
سمعت عن مشائخي أنّ سيّدنا الغوث
الأعظم رضي الله تعالى عنه كان مشتغلا
بقراءة حزب اليماني المسمّى بحزب المرتضوي
وسيف الله، ومن كثرة اشتغاله بقراءته
غلبت عليه صفة الجلالية في بدء حاله و
صارت صفة الجلالية له كالسيف اليماني

مجھے مخاطب کرکے فرمایا تو نے میرے نام کی عزت کی
ہے۔ ہم تیرے نام کی عزت کریں گے جو عزت کرتا
وہ معزز بن جاتا ہے۔ اور مشائخ کرام فرماتے ہیں
جو آپ کا اسم شریف بغیر وضو کے لیتا ہے۔ وہ
تنگدستی و مفلسی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور جو آپ
کے نام کی نذر مانے اُسے ضرور ادا کر دینا چاہیئے تاکہ
کسی مصیبت میں گرفتار نہ ہو جائے جو جمعرات کو
حلوا پکا کر اور فاتحہ پڑھ کر اس کا ثواب آپ کی
روح مبارک کو پہنچائے اور اس کو فقراء میں تقسیم
کر دے اور آپ سے کسی امر میں مدد طلب کرلے
تو آپ اُس کی مدد فرماویں گے اور جو بعض وقت
اپنے مال میں سے کچھ طعام پر ختم شریف پڑھ
کر آپکو ثواب پہنچاتا رہے اسکی دین و دنیوی
شکلیں حل ہونگی۔ جو آپ کا نام مبارک اخلاص
نام کے ساتھ باوضو لے وہ تمام دن خوش و خرم
رہیگا۔ اور اللہ تعالی اس کے گناہ مٹا دے گا۔
بعض مشائخ سے منقول ہے۔ کہ غوث اعظم
حزب الیمانی (یعنی حزب مرتضوی و سیف اللہ) کا ورد
کیا کرتے تھے اور اس کی کثرت ورد کی وجہ سے
آپ پر ابتدائی حالت میں جلالیت کا غلبہ ایسا
تھا جیسی منکروں کی گردن مارنے والی تلوار اور

أعناق المنكرين، والسهم الصائب أكباد المعاندين، فمن ذلك من ذكر اسمه الشريف بغير وضوء من المنكرين الجاحدين، فإنه يفارق رأسه جسده بسيف قدرة رب العالمين، فرأى النبي صلى الله عليه وسلم في المكاشفة فقال له: أنت صرت سيفا لا تحتاج إلى قراءته، فترك قراءتها مدة بأمره صلى الله عليه وسلم، ويؤيد هذا الكلام ما حكي أن رجلا من أهل الولاية استشفع البيران ليعفي الناس عن هذه الحطمة العظيمة والورطة الجسيمة، فأمره بالمراقبة، فرأى في أثنائها سيفا معلقا تحت العرش، والذباب يقعن عليه و الذبان بالكسر كغربان جمع كثرة للذباب المعروف يطيرن أنفسهن بالسيف ويقعن نصفين فحين ما شاهد تلك هذه الحالة أمره الشيخ بفتح عينيه وقال له: إذا جاءت الذباب السيف لا يريدون إلا قطع رؤوسهن، فالمحبون المخلصون يذكرون اسمي بالأدب والحرمة في كل حال، يتشبثون بذيل العفو والمغفرة في جميع الأحوال، والمنكرون المخالفون لعدم رعاية الأدب يقعون في الهلاك والا

دشمنوں کے جگر کو پہنچنے والا تیر اسی لئے منکرین جاحدین میں سے جس نے بھی آپ کا نام مبارک بغیر وضوء لیا اُس کی گردن سیف اللہ سے ماری گئی پس مکاشفہ میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت ہوئی تو انہوں نے فرمایا تم تو خود ہی سیف بن چکے ہو اب اسکے پڑھنے کی ضرورت نہیں اس پر کچھ عرصہ آپنے ورد ترک کر دیا پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشارہ سے ورد شروع کر دیا اس بات کی تائید اس حکایت سے بھی ہوتی ہے کہ ایک بزرگ نے آپکی خدمت میں عرض کیا آپ لوگوں کو اس مصیبت عظیمہ ورطہ جسیمہ سے نجات دلائیں تو آپنے فرمایا مراقبہ کرو اس نے مراقبہ میں عرش کے نیچے ایک تلوار لٹکی ہوئی دیکھی جس پر مکھیاں اپنے آپ کو گراتی ہیں اور دو ٹکڑے ہو جاتی ہیں۔ تو آپنے اُسے آنکھ کھولنے کا حکم دیا اور فرمایا مکھیاں اس تلوار سے جنگ کرتی ہیں اور اس سے انہیں یہی فائدہ حاصل ہوتا ہے یہی حال میرے دشمنوں کا ہے اور میرے احباء مخلصین میرا نام ہر حال میں ادب و احترام سے لیتے ہیں اور تمام احوال میں عفو اور مغفرت کا دامن مضبوطی سے پکڑتے ہیں۔ اور مخالفین منکرین بوجہ بے ادبی ہلاکت میں پڑ جاتے ہیں تو آپ فرماتے

مُتَّصِلًا، أوْ قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَا سَيْفِي مَشْهُورٌ وَقَوْسِي مُوتُورٌ، وَسِهَامِي صَائِبَةٌ، وَفَرَسِي مَسْرُوجٌ، أَنَا نَارُ اللّٰهِ المُوقَدَةُ، وَبَعْدَ اسْتِشْفَاعِ جَمِيعِ أَهْلِ بَغْدَادَ رُفِعَتْ تِلْكَ الحَالَةُ عَنْ أَهْلِ العِنَادِ،

میں میری تلوار مشہور ہے۔ اور میری کمان چڑھی ہوئی ہے اور میرا تیر نشانہ پر لگا ہوا ہے اور میرا گھوڑا زین سے کسا ہوا ہے اور میں اللہ کی بھڑکتی ہوئی آگ ہوں تمام اہل بغداد کے سفارش کرنے پر آپ نے اس حالت جلالی کو اہل عناد سے اٹھالیا۔

اَلْمَنْقَبَةُ الْخَامِسَةُ

(۵) پانچویں منقبت ایک مسلمان اور عیسائی کے جھگڑے پر مردہ کو زندہ کرنا

فِي إِحْيَائِهِ صَاحِبَ قَبْرٍ فِي مُجَادَلَةِ العِيسَوِيِّ مَعَ المُسْلِمِ، ذُكِرَ فِي كِتَابِ أَسْرَارِ الطَّالِبِينَ، أَنَّ الغَوْثَ الأَعْظَمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ مَرَّ يَوْمًا فِي مَحَلَّةٍ، فَرَأَى مُسْلِمًا وَنَصْرَانِيًّا يَتَجَادَلَانِ، فَسَأَلَ عَنْ مُجَادَلَتِهِمَا، فَقَالَ المُسْلِمُ يَقُولُ هٰذَا العِيسَوِيُّ أَنَّ نَبِيَّنَا أَفْضَلُ مِنْ نَبِيِّكُمْ، وَأَنَا أَقُولُ بَلْ نَبِيُّنَا أَفْضَلُ فَقَالَ الغَوْثُ لِلنَّصْرَانِيِّ بِأَيِّ دَلِيلٍ تُثْبِتُ فَضِيلَةَ نَبِيِّكُمْ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ العِيسَوِيُّ، إِنَّ نَبِيَّنَا كَانَ يُحْيِي المَوْتَى، فَقَالَ الغَوْثُ إِنِّي لَسْتُ بِنَبِيٍّ بَلْ مِنْ أَتْبَاعِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَحْيَيْتُ مَيِّتًا أَتُؤْمِنُ

اسرار الطالبین میں لکھا ہے کہ ایک روز غوث اعظم ایک محلہ سے گزرے تو دیکھا کہ ایک مسلمان اور ایک عیسائی آپس میں جھگڑ رہے تھے آپ نے جھگڑنے کا سبب دریافت فرمایا تو مسلمان بولا کہ یہ عیسائی کہتا ہے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تمہارے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے افضل ہیں اور میں کہتا ہوں نہیں بلکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم افضل ہیں غوث پاک رضی اللہ عنہ نصرانی سے فرمانے لگے تم اپنے نبی عیسیٰ علیہ السلام کو ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کس دلیل سے فضیلت دیتے ہو نصرانی بولا ہمارے نبی علیہ السلام مردوں کو زندہ کردیا کرتے تھے۔ تو آپ نے فرمایا میں نبی نہیں ہوں

مِنْ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ نَعَمْ ، فَقَالَ اَرِنِيْ قَبْرًا دَارِسًا مِمَّا لِتَرىٰ فَضْلَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَاَرَاهُ قَبْرًا عَتِيْقًا ، فَقَالَ لِلْعِيْسَوِيِّ اِنَّ نَبِيَّكُمْ بِاَيِّ كَلَامٍ كَانَ يُخَاطِبُ الْمَيِّتَ حِيْنَ اِحْيَائِهٖ ، فَقَالَ فِيْ جَوَابِهٖ ، كَانَ يُخَاطِبُهٗ بِقَوْلِهٖ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ، فَقَالَ لَهُ الْغَوْثُ ، اِنَّ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ كَانَ مُغَنِّيًا فِي الدُّنْيَا فَاِنْ اُحِبُّ لَكَ ، فَقَالَ نَعَمْ ، فَتَوَجَّهَ اِلَى الْقَبْرِ وَقَالَ قُمْ بِاِذْنِيْ ، فَانْشَقَّ الْقَبْرُ وَقَامَ الْمَيِّتُ حَيًّا مُغَنِّيًا ، فَلَمَّا رَاَى النَّصْرَانِيُّ هٰذِهِ الْكَرَامَةَ وَفَضْلَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ عَلٰى يَدِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَنَّا بِبَرَكَاتِهٖ اَجْمَعِيْنَ ،

بلکہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں اگر میں مردہ زندہ کردوں تو تم مسلمان ہوجاؤ گے اس نے کہا ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا مجھے کوئی بہت پرانی قبر دکھا تاکہ تجھے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا یقین ہوجائے اس آپکو پرانی قبر دکھائی تو آپ نے فرمایا تمہارے نبی کس کلام سے مردہ کو زندہ کرنے وقت خطاب فرماتے تھے۔ اس نے جواب میں عرض کیا "قم باذن اللہ" (خدا کے حکم سے کھڑا ہوجا) غوث پاک نے فرمایا یہ قبر والا دنیا میں گویہ تھا۔ اگر تو چاہے تو یہ گاتا ہوا اٹھے۔ میں یہ بھی کرسکتا ہوں۔ اس نے کہا ہاں یہی چاہتا ہوں تو آپ قبر کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ قم باذنی (میرے حکم سے اٹھ) پس قبر پھٹ گئی اور مردہ زندہ ہوکر گاتا ہوا باہر نکل آیا جب نصرانی نے یہ کرامات اور ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت دیکھی تو غوث پاک کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوا۔ رضی اللہ عنہم

(۵)

اَلْمَنْقَبَةُ السَّادِسَةُ

فِيْ اَخْبَارِ كَوْنِ اِسْمِهِ الشَّرِيْفِ كَالْاِسْمِ الْاَعْظَمِ ذُكِرَ فِيْ رِسَالَةِ حَقِيْقَةِ الْحَقَائِقِ اِنَّ امْرَاَةً غَرِقَ وَلَدُهَا فِي الْبَحْرِ وَجَاءَتْ

(۶) چھٹی منقبت آپ کا نام اسم اعظم کے برابر ہے

رسالہ حقیقۃ الحقائق میں لکھا ہے کہ ایک عورت کا لڑکا دریا میں غرق ہوگیا وہ حضرت غوث الاعظم

إلى الغوث الأعظم وقالت: إن ولدي غرق
في البحر، واعتقادي جازم بأنك تقدر
على رد ولدي إلي حيا، فقال لها رضي
الله عنه: ارجعي إلى بيتك تجدي ولدك،
فراحت ولم تجده، فجاءت ثانيا وتفزعت،
فقال لها الغوث أيضا: ارجعي إلى بيتك
تجدي ولدك في بيتك، فراحت ولم تجده،
فجاءت ثالثة بالبكاء والتضرع فراقب
الغوث وانحنى برأسه ثم رفع رأسه
فقال لها: ارجعي إلى بيتك تجدي ولدك
في البيت، فراحت ووجدت ولدها في
البيت، فقال الغوث الأعظم بطريق
المحبوبية: يا رب لم أخجلتني مرتين
عند تلك المرأة؟ فجاءه الخطاب من
الملك الوهاب: إن كلامك حين قلت
لها كان صدقا، ففي المرة الأولى جمعت
الملائكة أجزاءه المتفرقة، وفي المرة
الثانية أحييته، وفي الثالثة أخرجته من
اليم وأوصلته إلى دارها، فقال الغوث
يا رب خلقت الأكوان بأمر "كن"، ولم يسبق
زمان ولا آن، ووقت المبعث تجمع أجزاء

کی خدمت میں آکر عرض کرنے لگی کہ میرا لڑکا دریا میں
غرق ہو گیا ہے اور میرا یہ اعتقاد جازم ہے کہ آپ
میرے لڑکے کو زندہ کر کے میری طرف لوٹا سکتے ہیں۔
آپ نے فرمایا گھر لوٹ جا تو اپنے لڑکے کو پائیگی
وہ گھر گئی مگر بچہ نہ پایا دوسری دفعہ آکر زاری کی تو
آپ نے اسی طرح پھر فرمایا گھر لوٹ جا تو اپنے
لڑکے کو پائے گی۔ وہ گھر گئی لیکن بچہ نہ پایا پھر
تیسری دفعہ روتی زاری کرتی ہوئی آئی تو غوث پاک
نے مراقبہ کیا اور اپنے سر مبارک کو ہلایا پھر سر
اٹھا کر فرمایا گھر جا تو اپنے بیٹے کو گھر پائے گی۔ وہ
گھر آئی تو بیٹا گھر موجود تھا۔ غوث اعظم نے محبوبیت
کی حالت میں آکر عرض کیا اے میرے پروردگار تو
نے مجھے اس عورت کے آگے دو دفعہ کیوں شرمندہ
کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خطاب ہوا کہ تیری
کلام سچی تھی مگر پہلی مرتبہ ملائکہ نے اس کے اجزاء
متفرقہ اکٹھے کئے اور دوسری مرتبہ میں نے اس کو
زندہ کر دیا اور تیسری مرتبہ میں نے اسے دریا سے
نکال کر گھر پہنچا دیا۔ عرض کیا اے پروردگار تو نے
دنیا کو کلمہ کن سے پیدا کیا اور اس میں دیر نہیں لگی
قیامت کے دن بیشمار اجسام کی اجزاء کو ایک لمحہ
میں جمع کر کے زندہ کرنے کے بعد اٹھا کر دیگا اور یہ

هُمُ الْمُتَفَرِّقَةَ الَّتِيْ لَا نِهَايَةَ لَهَا وَتَحْشُرُهُمْ
فِيْ طَرْفَةِ عَيْنٍ . وَجَمْعُ أَجْزَاءِ جَسَدٍ وَاحِدٍ وَ
إِحْيَاؤُهُ وَبَعْثُهُ إِلَى دَارِهَا شَيْءٌ جُزْئِيٌّ مَا الْحِكْمَةُ
فِيْ هٰذَا التَّأْخِيْرِ؟ فَجَاءَ الْخِطَابُ مِنَ الرَّبِّ الْقَدِيْرِ
أُطْلُبْ مَا تَطْلُبُ فَقَدْ أَعْطَيْنَاكَ عِوَضًا عَنْ
اِنْكِسَارِ قَلْبِكَ، فَتَضَرَّعَ الْغَوْثُ وَوَضَعَ وَجْهَهُ
عَلَى التُّرَابِ وَقَالَ، يَا رَبِّ أَنَا مَخْلُوْقٌ فَبِقَدْرِ
مَخْلُوْقِيَّتِيْ يَلِيْقُ لِيَ الطَّلَبُ، وَأَنْتَ خَالِقٌ فَبِقَدْرِ
عَظَمَتِكَ خَالِقِيَّتِكَ يَلِيْقُ بِكَ الْعَطَاءُ، فَجَاءَهُ
الْخِطَابُ، كُلُّ مَنْ يَرَاكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَكُوْنُ
وَلِيًّا مُقَرَّبًا، وَإِذَا نَظَرْتَ إِلَى التُّرَابِ يَكُوْنُ
ذَهَبًا، فَقَالَ يَا رَبِّ لَيْسَ لِيْ نَفْعٌ مِنْ هٰذَيْنِ،
أَعْطِنِيْ شَيْئًا أَعْظَمَ مِنْهُمَا وَيَبْقٰى بَعْدِيْ
لِيَنْفَعَ فِي الدَّارَيْنِ، فَجَاءَهُ الْخِطَابُ مِنَ اللّٰهِ
الْعَزِيْزِ الْقَدِيْرِ، قَدْ جَعَلْتُ أَسْمَاءَكَ مِثْلَ أَسْمَائِيْ
فِي الثَّوَابِ وَالتَّأْثِيْرِ، وَمَنْ قَرَأَ اِسْمًا مِنْ
أَسْمَائِكَ فَهُوَ كَمَنْ قَرَأَ اِسْمًا مِنْ أَسْمَائِيْ

ایک جسم کے تمام اجزاء اور زندہ کرنا اور گھر پہنچانا تو
ایک جزوی ہے اس تاخیر میں کیا حکمت ہے۔ رب
قدیر کی طرف سے خطاب ہوا جو مانگنا ہے مانگ
ہم تیری دل شکنی کا بدلہ دیتے ہیں (یہ خطاب سن کر)
غوث پاک زاری کرتے ہوئے سجدہ میں چلے گئے
اور عرض کیا اے پروردگار میں مخلوق ہوں اور
میری طلب بھی مخلوقیت کے موافق ہونی چاہیئے
اور تو خالق ہے اور تیری عطاء بھی تیری عظمت و
خالقیت کے موافق ہونی چاہیئے تو خطاب ہوا جو
بھی تجھے جمعہ کے دن دیکھے گا وہ ولی مقرب ہو
جائے گا۔ اور اگر تو مٹی پر نظر ڈالے گا سونا ہو جائے گی
عرض کیا مجھے ان دونوں باتوں سے کوئی نفع نہیں
مجھے ایسی شیئ عنایت فرما جو ان سے اعلیٰ ہو اور
میرے مرنے کے بعد باقی رہے تاکہ لوگوں کو دنیا و
آخرت میں نفع دے پس آواز آئی میں نے تیرے
ناموں کو اپنے ناموں کے برابر ثواب و تاثیر میں
کر دیا پس جس نے تیرے ناموں سے کوئی نام لیا
گویا اس نے میرا نام لیا۔

اَلْمَنْقَبَةُ السَّابِعَةُ

(فِي تَخْلِيصِ الْأَرْوَاحِ مِنْ قَبْضَةِ مَلَكِ الْمَوْتِ)

رُوِيَ عَنِ السَّيِّدِ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ اَبِي الْعَبَّاسِ اَحْمَدَ الرَّفَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ، تُوُفِّيَ اَحَدُ خُدَّامِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ، وَجَاءَتْ زَوْجَتُهُ اِلَى الْغَوْثِ، فَتَضَرَّعَتْ وَالْتَجَأَتْ اِلَيْهِ وَطَلَبَتْ حَيَاةَ زَوْجِهَا، فَتَوَجَّهَ الْغَوْثُ اِلَى الْمُرَاقَبَةِ، فَرَاٰى فِي عِلْمِ الْبَاطِنِ اَنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَصْعَدُ اِلَى السَّمَاءِ وَمَعَهُ الْاَرْوَاحُ الْمَقْبُوْضَةُ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ، فَقَالَ يَامَلَكَ الْمَوْتِ قِفْ وَاَعْطِنِيْ رُوْحَ خَادِمِيْ فُلَانٍ وَسَمَّاهُ بِاسْمِهٖ، فَقَالَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِنِّيْ اَقْبِضُ الْاَرْوَاحَ بِاَمْرِ الْحَقِّ، وَاُؤَدِّيْهَا اِلَى بَابِ عَظَمَتِهٖ كَيْفَ يُمْكِنُنِيْ اَنْ اُعْطِيَكَ رُوْحَ الَّذِيْ قَبَضْتُهُ بِاَمْرِ رَبِّيْ، فَكَرَّرَ الْغَوْثُ عَلَيْهِ اِعْطَاءَ رُوْحِ خَادِمِهٖ اِلَيْهِ فَامْتَنَعَ مِنْ اِعْطَائِهٖ وَفِيْ يَدِهٖ ظَرْفٌ مَعْنَوِيٌّ كَهَيْئَةِ الزَّنْبِيْلِ فِيْهِ الْاَرْوَاحُ الْمَقْبُوْضَةُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، فَبِقُوَّةِ الْمَحْبُوْبِيَّةِ جَرَّ الزَّنْبِيْلَ

(۷) ساتویں منقبت آپ کا ملک الموت سے ارواح چھڑوانا

شیخ سید ابو العباس احمد رفاعی سے روایت ہے کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا ایک خادم فوت ہوگیا اس کی بیوی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آہ و زاری سے اپنے خاوند کے زندہ ہونے کی التجا کی آپ نے مراقبہ کیا اور علم باطن سے دیکھا کہ ملک الموت علیہ الصلوٰۃ والسلام اس دن کی تمام ارواح مقبوضہ لیکر آسمان کی طرف جارہا ہے تو آپ نے ملک الموت سے کہا ٹھہر جائیں اور مجھے میرے فلاں خادم کی روح واپس کردیں تو ملک الموت نے جواب میں فرمایا میں ارواح کو حکم الٰہی سے قبض کر کے اس کی درگاہ عظمہ میں پیش کرتا ہوں تو یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ میں اس شخص کی روح تجھے دے دوں جسکو میں بحکم پروردگار قبض کرچکا ہوں۔ مگر آپ نے تکرار سے کہا لیکن ملک الموت نہ مانے اور ان کے ایک ہاتھ میں ٹوکری تھی۔ جس میں اس دن کی ارواح مقبوضہ تھیں پس قوت محبوبیت[علہ] سے ٹوکری ان کے ہاتھ سے لے لی۔ تو ارواح متفرق ہوکر اپنے اپنے بدنوں

علہ اس مسئلہ کی وضاحت اعلیٰحضرت عظیم البرکت مجدد مائۃ حاضرہ کی کتاب عرفان شریعت میں ملاحظہ فرمائیں۔

وَاَخَذَهٗ مِنْ يَدِهٖ، فَتَفَرَّقَتِ الْاَرْوَاحُ وَرَجَعَتْ
اِلٰى اَبْدَانِهَا، فَنَاجٰى مَلِكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
رَبَّهٗ وَقَالَ يَارَبِّ اَنْتَ اَعْلَمُ بِمَا جَرٰى بَيْنِيْ
وَبَيْنَ مَحْبُوْبِكَ وَوَلِيِّكَ عَبْدِ الْقَادِرِ فَبِقُوَّةِ
السَّلْطَنَةِ وَالصَّوْلَةِ اَخَذَ مِنِّيْ مَا قَبَضْتُهٗ مِنَ
الْاَرْوَاحِ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ، فَخَاطَبَهُ الْحَقُّ جَلَّ
جَلَالُهٗ، يَامَلِكَ الْمَوْتِ اِنَّ الْغَوْثَ الْاَعْظَمَ
مَحْبُوْبِيْ وَمَطْلُوْبِيْ، لِمَ لَا اَعْطَيْتَهٗ رُوْحَ خَادِمِهٖ
وَقَدْ رَاحَتِ الْاَرْوَاحُ الْكَثِيْرَةُ مِنْ قَبْضَتِكَ
بِسَبَبِ وَاحِدٍ فَتَنَدَّمْ هٰذَا الْوَقْتَ،

میں چلی گئی۔ ملک الموت نے اپنے رب سے مناجات کی اور عرض کیا کہ اے پروردگار تو جانتا ہے جو میرے اور تیرے محبوب عبدالقادر کے درمیان گذری اس نے مجھ سے آج کی تمام مقبوضہ ارواح لے لیں ہیں۔ حق تعالٰے نے ارشاد فرمایا اے ملک الموت بیشک غوث اعظم میرا محبوب و مطلوب ہے تو نے اسے اُس کے خادم کی روح واپس کیوں نہ دے دی اگر ایک روح واپس دے دیتے تو آج) بہت سی ایک روح کے سبب کیوں واپس جاتیں اور کیوں پچھتاتے

اَلْمَنْقَبَةُ الثَّامِنَةُ
(فِيْ جَعْلِهِ الْاُنْثٰى ذَكَرًا)

(۸) آٹھویں منقبت آپ کا لڑکی کو لڑکا بنانا۔

قَالَ الرَّاوِيْ وَهُوَ مُؤَلِّفُ هٰذِهِ الْمَنَاقِبِ بِالْفَارِسِيَّةِ، سَمِعْتُ عَنْ شَيْخِيْ الشَّيْخِ دَاؤُدَ الْقَادِرِيْ رَحِمَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً كَبِيْرَةً اَنَّهٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَقَالَ، هٰذَا الْبَابُ الْعَالِيْ قِبْلَةُ الْحَاجَاتِ وَمَلْجَاُ النَّجَاةِ، فَاَنَا اَلْتَجِئُ اِلَيْهِ وَاَطْلُبُ وَلَدًا ذَكَرًا، فَقَالَ لَهُ الْغَوْثُ،

راوی کہتا ہے یعنے اس رسالہ کا فارسی زبان میں مؤلف میں نے شیخ داؤد قادری [illegible] سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ ایک شخص حضور غوث پاک کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یہ در عالی قبلہ حاجات و ملجاء النجاء ہے بیشک میں اسکی طرف التجا کرتا ہوں اور بیٹے کا طلب کرتا ہوں تو

طَلَبْتُ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يُّعْطِيَكَ مَا تُرِيْدُ فَيُعْطِيْكَ فَلَازَمَ
ذٰلِكَ الرَّجُلُ حُضُوْرَهٗ كُلَّ يَوْمٍ فِيْ مَجْلِسِهٖ فَبِحُكْمِ
الْقَادِرِ الْمُطْلَقِ وَلَدَتْ لَهٗ بِنْتٌ، فَاَخَذَهَا الرَّجُلُ
وَاَدَّاهَا اِلَى الْغَوْثِ، وَقَالَ كَلَامُنَا عَلٰى وَلَدٍ ذَكَرٍ
وَهٰذِهٖ بِنْتٌ، فَقَالَ لَهُ الْغَوْثُ لُفَّهَا وَاَدِّهَا
اِلَى الْبَيْتِ، وَتَرٰى مَا يَظْهَرُ مِنْ وَرَاءِ اَسْتَارِ
الْغَيْبِ - فَلَفَّهَا وَاَخَذَهَا وَاَدَّاهَا اِلَى الْبَيْتِ،
فَاِذَا هِيَ وَلَدٌ ذَكَرٌ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

غوث پاک نے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ سے تیرے
لئے دعا کی ہے وہ تجھے جو تو چاہتا ہے۔ عطا کرے
گا یہ سن کر وہ شخص ہر روز آپ کی مجلس میں حاضر
ہونے لگا قادر مطلق کے حکم سے اس کے ہاں لڑکی پیدا
ہوگئی وہ اس کو آپ کی خدمت میں حاضر کر کے
کہنے لگا آپ نے فرمایا تھا لڑکا ہوگا۔ اور یہ لڑکی ہے تو
غوث پاک نے فرمایا اسکو لپیٹ کر گھر لے جاؤ اور
دیکھ پردہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔ وہ اس کو
لپیٹ کر گھر لے آیا دیکھا تو قدرت الٰہی سے لڑکا تھا

اَلْمَنْقَبَةُ التَّاسِعَةُ

فِيْ تَخْلِيْصِ مُرِيْدِيْهِ مِنْ تَاثِيْرِ نَارِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

قَالَ مِيَانْ عَظْمَةُ اللّٰهِ ابْنُ الْقَاضِيْ عِمَادِ بْنِ
مِيَانْ نِظَامِ مُحَمَّدِ بْنِ شَاهِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ
قُدْوَةِ الْعُلَمَاءِ وَالْعَارِفِيْنَ وَجِيْهِ الْحَقِّ وَ
الدِّيْنِ الْعَلَوِيْ، عَلَيْهِ رَحْمَةُ الْمَلِكِ الْقَوِيِّ
كَانَ فِيْ بَلْدَةِ بُرْهَانْپُوْرِ رَجُلٌ ذُوْمَالٍ مِنَ
الْهُنُوْدِ مِنْ عَبَدَةِ النَّارِ، وَدَارُهٗ مُتَّصِلَةٌ
بِدَارِنَا، وَلَهٗ اِعْتِقَادٌ تَامٌّ فِيْ حَضْرَةِ الْغَوْثِ
الْاَعْظَمِ، وَنَسَبَ نَفْسَهٗ اِلٰى نَفْسِهٖ فِيْ حَضْرَتِهٖ،

(۹) نویں منقبت آپ کا مریدوں کو دنیا و آخرت
کی آگ سے بچانا۔

میاں عظمۃ اللہ بن قاضی عماد بن میاں نظام محمد
بن شاہ بن محمد قدوۃ العلماء والعارفین وجیہ الحق
والدین [illegible] العلوی فرماتے ہیں کہ شہر برہانپور
میں ایک مالدار آتش پرست ہندو رہتا تھا۔
جس کا گھر ہمارے گھر کے متصل تھا۔ مگر حضرت غوث
اعظم رضی اللہ عنہ کا بہت معتقد تھا۔ اور اپنے
آپ کو آپکا مرید بتاتا تھا۔ اور ہر سال قسم قسم
کے کھانے پکا کر علماء فقراء کو کھلاتا اور مشغول

وَكَانَ يَعْمَلُ كُلَّ سَنَةٍ أَنْوَاعًا كَثِيْرَةً مِّنَ الطَّعَامِ وَ
يَدْعُو الْأَفَاضِلَ وَالْأَكَابِرَ وَالْفُقَرَاءَ وَيُطْعِمُهُمْ وَ
يُوْقِدُ الشُّمُوْعَ وَيُزَيِّنُ الْمَجْلِسَ بِأَنْوَاعِ الزِّيْنَةِ
وَالطِّيْبِ، وَكُلُّ ذٰلِكَ فِيْ مَحَبَّةِ الْغَوْثِ اللَّبِيْبِ،
فَلَمَّا تُوُفِّيَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ الْهِنْدِيُّ أَخَذُوْهُ لِلْإِ
حْرَاقِ فِيْ مَكَانِهِمُ الْمَعْهُوْدِ وَجَمَعُوْا حَطَبًا كَثِيْرًا
وَصَبُّوْا عَلَيْهِ سَمْنًا وَافِرًا وَوَضَعُوْهُ فِيْ وَسْطِ
الْأَحْطَابِ وَأَوْقَدُوا النِّيْرَانَ فَمَا أَثَّرَتِ النَّارُ
فِيْهِ وَلَا فِيْ شَعْرَةٍ مِّنْ جَسَدِهِ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ
الْمَنَّانِ، فَلَمَّا شَاهَدُوْا هٰذَا الْحَالَ تَرَكُوْا بَيْنَهُمُ
الْمَقَالَ، وَاتَّفَقُوْا عَلٰى أَنْ يُلْقُوْهُ فِي الْمَاءِ الْجَا
رِيْ لِتَخْلِيْصِ أَنْفُسِهِمْ مِّنَ النَّارِ، وَبَعْدَ إِلْقَائِهِمْ
إِيَّاهُ فِي الْمَاءِ رَأٰى رَجُلٌ مِّنَ الْأَوْلِيَاءِ
فِي الْمَنَامِ أَنَّ الْغَوْثَ الْأَعْظَمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ
الْهِنْدِيَّ الْفُلَانِيَّ أَحَدُ أَوْلَادِ الْمَعْنَوِيِّيْنَ
اِنْتَسَبَ إِلَى الْمُسَمّٰى بِسَعْدِ اللّٰهِ عِنْدَ أَهْلِ اللّٰهِ
فَخُذْهُ وَغَسِّلْهُ وَصَلِّ عَلَيْهِ صَلَاةَ الْجَنَازَةِ وَادْفِ
نْهُ، فَإِنَّ اللّٰهَ وَعَدَنِيْ لَا أُحْرِقُ مُرِيْدِيْكَ
بِالنَّارِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَأَخْتِمُ لَهُمْ
فِي الدُّنْيَا بِحُسْنِ الْخَاتِمَةِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى هٰذِهِ النِّعْمَةِ الدَّائِمَةِ۔

کو روشن کرتا اور مجلس کو طرح طرح کی زینتوں اور خوشبو سے مزین و معطر کرتا یہ سب کچھ آپ کی محبت کی وجہ سے کرتا تھا۔

جب وہ فوت ہوا تو ہندوؤں نے مرگھٹ میں بہت سی لکڑیاں جمع کر کے ان پر گھی ڈالا اور اس کو لکڑیوں میں رکھ کر آگ لگا دی۔ لیکن دیکھو خدا کی قدرت آگ نے اسکا ایک بال تک بھی نہیں جلایا۔ جب ہندوؤں نے یہ دیکھا تو آپس میں طرح طرح کے مشورے کرنے لگے آخر اس بات پر اتفاق ہوا کہ اسے جاری پانی میں پھینک دیا جائے جب اس کو پانی میں ڈالدیا تو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک بزرگ کو خواب میں فرمایا کہ فلاں ہندو میرا روحانی فرزند ہے جس کا نام مردان خدا کے نزدیک سعد اللہ ہے اسے پکڑ کر غسل دو۔ اور اس پر نماز جنازہ پڑھکر دفن کر دو بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ تیرے مریدوں کو میں دنیا و آخرت کی آگ میں نہ جلاونگا اور انکا دنیا میں خاتمہ بالخیر کر دونگا اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔

اَلْمَنْقَبَةُ الْعَاشِرَةُ

(فِی اِسْتِفَاضَةِ شَاہِ النَّقْشْبَنْدِ مِنَ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ فِی الرُّؤْیَا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)

ذَکَرَ الشَّیْخُ الْعَارِفُ بِاللّٰہِ عَبْدُ اللّٰہِ الْبَلْخِی فِی کِتَابِ خَوَارِقِ الْاَحْبَابِ فِی مَعْرِفَۃِ الْاَقْطَابِ فِی الْبَابِ الْخَامِسِ وَالْعِشْرِیْنَ فِی ذِکْرِ قُطْبِ الْعِبَادِ، وَغَوْثِ الْبِلَادِ، خَوَاجَہ بَہَاءِ الْخَلْقِ وَالْحَقِیْقَۃِ وَالدِّیْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ النَّقْشْبَنْدِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ، سَمِعْتُ عَنْ لِسَانِ خَوَاجِکِی مَرْمَسْتَ وَھُوَ سَمِعَ عَنِ الْمَشَایِخِ الْکَامِلِیْنَ الْمُعَمَّرِیْنَ السَّالِکِیْنَ فِیْ بَلْدَۃِ بُخَارٰی وَھُمْ یَحْکُوْنَ اِنَّ الْغَوْثَ الْاَعْظَمَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَقَفَ یَوْمًا مَعَ جَمَاعَۃٍ عَلٰی سَطْحٍ، وَتَوَجَّہَ اِلٰی طَرْفِ بُخَارٰی وَشَمَّ رَائِحَۃَ الْکِرَامِ، وَقَالَ بَعْدُ بَعْدَ وَفَاتِیْ بِمِائَۃٍ وَّ سَبْعَۃٍ وَّ خَمْسِیْنَ عَامًا یُوْلَدُ رَجُلٌ قَلَنْدَرِیٌّ مُحَمَّدِیُّ الْمَشْرَبِ اَلْمُسَمّٰی بَہَاءُ الدِّیْنِ مُحَمَّدِ النَّقْشْبَنْدِیْ، وَ یَفُوْزُ بِنِعْمَۃٍ خَاصَّتِیْ، فَصَارَ کَمَا قَالَ، وَیُرْوٰی اَنَّ شَاہَ النَّقْشْبَنْدِیْ لَمَّا اَخَذَ الْحُمَلَاءَ وَ

(۱۰) دسویں منقبت خواب میں آپ سے شاہ نقشبند علیہ الرحمتہ کا مستفیض ہونا۔

شیخ عارف باللہ عبداللہ بلخی اپنی کتاب خوارق الاحباب فی معرفۃ الاقطاب کے پچیسویں باب میں قطب العباد وغوث البلاد خواجہ بہاؤ الحق والدین محمد بن محمد نقشبندی رضی اللہ عنہ کے حالات میں لکھتے ہیں کہ میں نے خواجگی مرمست سے سُنا اور انہوں نے بخاری کے مشائخ کاملین عمر رسیدہ سالکین سے سُنا ہے کہ وہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی حکایت بیان کرتے تھے کہ ایک دن آپ جماعت کے ساتھ کھڑے تھے۔ کہ بخاری کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور ہوا کو سونگھا اور بعدہٗ فرمایا میری وفات کے ایک سو ستاون [۱۵۷] سال بعد ایک مرد قلندری محمدی مشرب المسمیٰ بہاؤ الدین محمد نقشبندی پیدا ہوگا جو میری خاص نعمت سے بہرہ ور ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ روائیت ہے کہ حضرت شاہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ نے جب اپنے مرشد سید امیر کلاں رحمتہ اللہ علیہ سے تلقین لی تو انہوں نے اسم ذات کے ورد کرنے کا امر فرمایا لیکن آپ کے دل میں اسم اعظم کا نقش نہ جما جس سے آپ کو رنج وغم ہوا اور (اسی گھبراہٹ میں)

تلقين عن شيخه السيد أمير كلال، وأمره
بالاشتغال باسم ذلك الملك المتعال، وما
تمكن في قلبه نقش الاسم الأعظم، وحصل
للشاه منه انقباض أتم، وخرج إلى الصحراء
فرأى الخضر عليه السلام جائيا إليه،
فاستقبله الشيخ وسلم عليه، فقال له الخضر
يا بهاء الدين إن الاسم الأعظم وصلني
من الغوث الأعظم، وأنا أنبهك فتوجه إلى
حضرته لتفوز عاجلا ببركته، ففي الليلة
المستقبلة رأى الشاه في المنام حضرة غوث
الأعظم وقد أشار بأصابع يده اليمنى إلى
صدره، ونقش الاسم الأعظم في باطنه
بسره، لأن الأصابع الخمس تنقش لفظة
الله، ورأى الشاه شيئا يرى فيه الله، فلما
اشتهر هذا الذي في دياره سألوه عنه؟
فقال هذا فيض من الفيوضات، وعناية من
العنايات في الليلة المباركة التي أنعم
علي بها الغوث الأعظم، ومن تلك الليلة
أرى ازديادا حالي عن الحال المقدم،
ووجه شهرة اسمه بالشاه النقشبندي
نقش الغوث الأعظم في قلبه وهو ينقش في

جنگل کی طرف چل نکلے رستہ میں خضر علیہ السلام کو
اپنی طرف آتے دیکھا تو اُن کا استقبال کیا اور سلام
عرض کیا حضرت علیہ السلام فرمانے لگے اے بہاؤالدین
مجھے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے اسم اعظم ملا ہے
اور میں تمہیں بھی تنبیہ کرتا ہوں کہ تو بھی غوث پاک
کی طرف متوجہ ہو تا کہ آپ کی برکت سے تم جلدی
کامیاب ہو جاؤ۔ دوسری رات شاہ نقشبند نے
غوث الانام کو خواب میں دیکھا کہ آپ نے داہنے
ہاتھ کی انگلی سے سینہ کی طرف اشارہ کیا اور
اسم اعظم کے نقش کو دل پر جما دیا کیونکہ ہاتھ کی
پانچوں انگلیاں لفظ اللہ کی شکل پر ہیں اور اس
وقت آپ کو اللہ تعالیٰ کا دیدار ہو گیا۔ جب اس
بات کا لوگوں میں چرچہ ہوا تو انہوں نے آپ سے
پوچھا آپ نے فرمایا یہ اُس مبارک رات کے فیوضات
میں سے ایک فیض اور عنایات میں سے ایک
عنایت ہے جس میں حضور غوث اعظم نے مجھ پر
عنایت فرمائی اس رات میں سے اپنی سابقہ حالت
میں بہت اضافہ دیکھا۔ آپ کا نام شاہ نقشبند
مشہور ہونے کا باعث غوث پاک کا آپ کے دل میں اسم
اعظم کو نقش کرنا ہے۔ خواجہ نقشبند ہمیشہ اپنے
مریدوں کے دلوں میں اسم اعظم کا نقش جمایا کرتے

قُلُوْبِ الطَّالِبِيْنَ مِنْ جَذْبِهٖ، وَسَأَلُوْا مِنْهُ
مَا تَقُوْلُ فِيْ قَوْلِ الْغَوْثِ، قَدَمِيْ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ
كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ؟ فَقَالَ بَهَاءُ الدِّيْنِ عَلٰى عَيْنِيْ
أَوْ عَلٰى بَصِيْرَتِيْ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ

تھے آپ سے غوث پاک کے اس قول قدمی ہٰذہ
علی رقبہ کل ولی اللہ کی نسبت دریافت کیا گیا تو
آپ نے فرمایا (گردن تو در کنار) آپ کا قدم میری
آنکھوں پر ہے۔

اَلْمَنْقَبَةُ الْحَادِيَةُ عَشَرَةَ

فِيْ اِسْتِفَاضَةِ خَوَاجَهْ مُعِيْنِ الْحَقِّ وَالدِّيْنِ
الْجِشْتِيِّ مِنَ الْغَوْثِ الْأَعْظَمِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

ذَكَرَ قُدْوَةُ الْمَشَايِخِ وَقُطْبُ الْإِطْلَاقِ أَمِيْرُ مُحَمَّدِ
الْحُسَيْنِيُّ فِيْ كِتَابِ لَطَائِفِ الْغَرَائِبِ عَنْ
لِسَانِ قُطْبِ الْعَالَمِ نَصِيْرِ الدِّيْنِ مَحْمُوْدٍ نَوَّرَ
مَضْجَعَهُ الْوَدُوْدُ، لَمَّا قَالَ الْغَوْثُ الْأَعْظَمُ
بِأَمْرِ اللّٰهِ قَدَمِيْ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ
اللّٰهِ وَضَعَ جَمِيْعُ الْأَوْلِيَاءِ رِقَابَهُمْ، وَكَانَ
خَوَاجَهْ مُعِيْنُ الْحَقِّ وَالدِّيْنِ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ
مِنَ الشَّبَابِ مُجَاهِدًا مُوْتَامِنًا فِيْ غَارِ جَبَلٍ
مِنْ بَلْدَةِ خُرَاسَانَ، فَبِمُجَرَّدِ اطِّلَاعِهٖ عَلٰى هٰذَا
الْأَمْرِ الْإِلٰهِيِّ بَادَرَ إِلٰى تَقْدِيْمِ انْحِنَاءِ
رَأْسِهٖ عَنْ سَائِرِ الْأَوْلِيَاءِ وَوَضَعَ رَأْسَهُ
عَلَى الْأَرْضِ وَقَالَ بَلْ عَلٰى رَأْسِيْ، وَكَشَفَ

(۱۱) گیارہویں منقبت آپ سے حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مستفیض ہونیکے بیان میں

قدوۃ المشائخ قطب اطلاق حضرت امیر محمد حسینی
اپنی کتاب۔ لطائف الغرائب۔ میں حضرت نصیر الدین
محمود کی زبانی تحریر فرماتے ہیں کہ جب حضرت غوث
الاعظم رضی اللہ عنہ نے بحکم الٰہی۔ قدمی ہٰذہ علی رقبہ
کل ولی اللہ فرمایا تو تمام اولیا کرام نے اپنی گردنیں
جھکا دیں اور اس وقت حضرت خواجہ معین الدین
خراسان کے ایک پہاڑ کی غار میں مجاہدہ کر رہے تھے
آپ نے اس امر الٰہی کی صرف اطلاع ہی پاتے جلدی
سے تمام اولیاء کرام سے پہلے اپنے سر کو اتنا جھکایا
کہ سر زمین پر لگ گیا اور عرض کی بل علی رأسی یعنے
بلکہ آپ کا قدم میرے سر پر ہے اللہ تعالیٰ نے اس
حالت کا غوث پاک پر انکشاف فرما دیا تو آپ
نے ان کی حق بینی اولیاء کرام کے بھرے مجمع میں فرمایا

اللّٰہُ هٰذَا الْحَالَ لِلْغَوْثِ الْاَعْظَمِ فِی الْحَالِ، فَقَالَ
فِیْ حَقِّہٖ فِیْ جَمْعٍ مِّنَ الْاَوْلِیَاءِ، اِنَّ وَلَدَ
غِیَاثِ الدِّیْنِ سَبَقَ فِیْ وَضْعِ رَقَبَتِہٖ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ وَ
اَحْبَابَہٗ فَبِتَوَاضُعِہٖ وَحُسْنِ اَدَبِہٖ صَارَ
مَحْبُوْبًا لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ، وَسَیُعْطٰی زِمَامُ
تَصَرُّفِ الْمُلْکِ فِیْ یَدِہٖ، فَصَارَ کَمَا قَالَ قَالَ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ الْمَلِکُ الْمُتَعَالِ، وَقَالَ مَوْلَانَا
الشَّیْخُ مُحَمَّدٌ جَمَالُ الدِّیْنِ السُّهْرَوَرْدِیُّ
فِیْ سِیَرِ الْعَارِفِیْنَ، اِجْتَمَعَ مُعِیْنُ الْحَقِّ
وَالدِّیْنِ الْجِشْتِیُّ مَعَ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ رَضِیَ
اللّٰہُ عَنْهُمَا فِیْ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ، وَاصْطَحَبَ مَعَ
حَضْرَتِہٖ سَبْعًا وَّخَمْسِیْنَ یَوْمًا مَعَ اللَّیَالِ،
وَاسْتَفَاضَ مِنْ حَضْرَتِہٖ اَنْوَاعَ الْفَیْضِ وَ
جَمْعِیَّةِ الْبَاطِنِ وَالْکَمَالِ وَذَکَرَ السَّیِّدُ اٰدَمُ
النَّقْشَبَنْدِیُّ فِیْ نِکَاتِ الْاَسْرَارِ اِنَّہٗ جَرٰی
فِیْ مَجْلِسِ الشَّیْخِ فَرِیْدِ الدِّیْنِ مُحَمَّدٍ گَنْجِ
شَکَرٍ، ذِکْرُ وَضْعِ قَدَمِ الشَّیْخِ عَلٰی رِقَابِ
الْاَوْلِیَاءِ، فَقَالَ لَوْ کُنْتُ فِیْ ذٰلِکَ الزَّمَانِ
لَوَضَعْتُ قَدَمَہٗ عَلٰی رَقَبَتِیْ، وَبِالْاِفْتِخَارِ
اَقُوْلُ عَلٰی حَدَقَةِ عَیْنِیْ، لِاَنَّ شَیْخِیْ مُعِیْنُ
الْحَقِّ وَالدِّیْنِ مِنَ الَّذِیْنَ وَضَعَ قَدَمَہٗ

غیاث الدین کا لڑکا اولیاء کرام اور اپنے احباب
سے گردن رکھنے میں سبقت لے گیا ہے اور وہ
تواضع اور حسن ادب کی وجہ سے اللہ و رسول کا
محبوب بن گیا ہے۔ اور عنقریب اس کو ہندوستان
کی حکومت کی باگ ڈور دی جائے گی چنانچہ ایسا
ہی ہوا۔ مولانا محمد جمال الدین سہروردی۔ سیر العارفین
میں لکھتے ہیں۔ کہ حضرت معین الدین چشتی رضی اللہ
عنہ اور حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ایک پہاڑ
میں ملاقات ہوئی ہے۔ اور آپ غوث پاک کی
صحبت میں ستاون (٥٧) دن رہے اور آپ کے
فیوضات اور جمعیہ باطن و کمال سے بہرہ ور ہوئے
اور حضرت سید آدم نقشبندی نکات الاسرار
میں لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت فرید الدین
شکر گنج رحمتہ اللہ علیہ کی مجلس میں ولیوں کی گردنوں
پر غوث پاک کے قدم رکھنے کا ذکر ہوا۔ آپ
نے فرمایا اگر میں اس زمانے میں ہوتا تو خود آپ
کا قدم اپنی گردن پر رکھتا اور فخر سے عرض کرتا کہ
آپ کا قدم مبارک میری آنکھ کی پتلی پر بھی ہے
اس لئے کہ میرے شیخ معین الحق والدین ان مشائخ
میں سے ہیں جنہوں نے آپ کا قدم مبارک اپنے
کندھے پر رکھا ہے۔

عَلیٰ رَقَبَتِهٖ، فَمَنْصِبِیْ اَنْ اَقُوْلَ عَلیٰ حَدَقَۃِ عَیْنِیْ

وَقَالَ الشَّیْخُ نُوْرُ اللّٰہِ حَفِیْدُ الْفَقِیْہِ الشَّیْخُ حَسَنُ الْقُطْبِیْ فِی اللَّطَائِفِ الْقَادِرِیَّۃِ، اِنَّ شَیْخُ الْوَاصِلِیْنَ، مُعِیْنُ الْحَقِّ وَالدِّیْنِ الْجِشْتِیْ طَلَبَ الْعِرَاقَ مِنَ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ فَقَالَ لَہٗ الْغَوْثُ اَعْطَیْتُ الْعِرَاقَ لِشِہَابِ الدِّیْنِ عُمَرَ السُّہْرَوَرْدِیْ وَاَعْطَیْتُکَ الْہِنْدَ، رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ،

تو میرا منصب یہی ہے کہ کہوں حضرت غوث پاک کا قدم مبارک میری آنکھ کی پتلی پر ہے۔ شیخ نور اللہ حفید فقیہ شیخ حسن قطبی اللطائف القادریہ تحریر فرماتے ہیں کہ شیخ الواصلین معین الحق والدین چشتی نے غوث اعظم سے عراق مانگا تو آپ نے فرمایا یہ تو میں شہاب الدین عمر سہروردی کو دے چکا ہوں اور تجھے میں ہندوستان عطا کرتا ہوں۔

اَلْمَنْقَبَۃُ الثَّانِیَۃُ عَشْرَۃُ

(فِیْ جَعْلِہٖ الْمَرْدُوْدَ مَقْبُوْلًا)

(۱۲) بارہویں منقبت آپ کے ایک مردود کو مقبول بنانے کے بیان میں۔

ذُکِرَ فِیْ مَلْفُوْظِ الْغِیَاثِیَّۃِ، اِنَّ فِیْ زَمَنِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ سُلِبَ حَالُ رَجُلٍ مِّنَ الْمُقَرَّبِیْنَ، وَوَقَعَ فِی الْسِنَۃِ الْاَصَاغِرِ وَالْاَکَابِرِ ھٰذَا مَرْدُوْدُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَالْتَجَأَ بِثَلٰثَ مِائَۃٍ وَسِتِّیْنَ وَلِیًّا مِّنَ الْاَوْلِیَاءِ الْکَامِلِیْنَ، فَاسْتَشْفَعُوْا لَہٗ کُلُّھُمْ، فَمَا نَفَعَتْ شَفَاعَتُھُمْ فِیْ حَقِّہٖ، وَرَأَوْا اِسْمَہٗ فِی اللَّوْحِ مَکْتُوْبًا مَعَ الْاَشْقِیَاءِ وَاَخْبَرُوْہُ بِاَنَّہٗ لَیْسَ مِنَ السُّعَدَاءِ، ثُمَّ اسْوَدَّ وَجْھُہٗ فَتَوَجَّہَ اِلٰی بَابِ سُلْطَانِ

ملفوظ الغیاثیہ میں لکھا ہے کہ حضور غوث پاک کے زمانہ میں ایک ولی مقرب کی ولایت چھین گئی اور چھوٹے بڑے سب اُسے مردود کہنے لگے اس نے تین سو ساٹھ اولیاء کاملین سے التجا کی اور سب نے اس کی اللہ تعالیٰ کے دربار میں سفارش کی لیکن اُن کی سفارش سے کچھ فائدہ نہ دیا اور انہوں نے اُسکا نام لوح محفوظ میں فہرست اشقیاء میں لکھا دیکھا تو اُسے خبر دی کہ تم کبھی کامیاب نہ ہوں گے پھر اُس کا چہرا سیاہ ہوگیا آخر کار سلطان

الْاَوْلِيَاءِ، فَلَمَّا رَآهُ الْغَوْثُ قَالَ لَهُ تَعَالَ يَا فُلَانُ
فَاِنْ كُنْتَ مَرْدُوْدًا عَنِ اللّٰهِ فَاَنَا اَقْدِرُ اَجْعَلُكَ
مَقْبُوْلًا عِنْدَ اللّٰهِ بِاِذْنِ اللّٰهِ، وَسَأَلَ الْغَوْثُ
مِنَ اللّٰهِ قَبُوْلَهُ فَجَاءَهُ الْخِطَابُ، اَمَا تَعْلَمُ
اَنَّ ثَلٰثَمِائَةٍ وَّ سِتِّيْنَ مِنْ اَوْلِيَائِيْ اِسْتَشْفَعُوْا
لَهُ فَمَا اسْتَجَبْتُ شَفَاعَتَهُمْ؛ لِاَنَّ اسْمَهُ فِي
اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ مَثْبُوْتٌ بِالشَّقَاوَةِ، فَقَالَ
الْغَوْثُ، يَا رَبِّ اَنْتَ قَادِرٌ اَنْ تَجْعَلَ
الْمَرْدُوْدَ مَقْبُوْلًا وَالْمَقْبُوْلَ مَرْدُوْدًا اَلَمْ اَجْرَيْتَ
عَلٰى لِسَانِيْ قَبُوْلَهُ، فَجَاءَهُ الْخِطَابُ، فَوَّضْتُ
اُمُوْرَهُ اِلَيْكَ، اِفْعَلْ مَا تُرِيْدُ، فَمَقْبُوْلُكَ مَقْبُوْلِيْ
وَمَرْدُوْدُكَ مَرْدُوْدِيْ، ثُمَّ اَمَرَهُ الْغَوْثُ بِغَسْلِ
وَجْهِهٖ وَمَحَا اللّٰهُ اسْمَهُ مِنْ زُمْرَةِ الْاَشْقِيَاءِ،
وَاَثْبَتَهُ فِيْ دِيْوَانِ الْاَصْفِيَاءِ، وَجَاءَهُ الْخِطَابُ
مِنَ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ، يَا غَوْثُ الْاَعْظَمُ عَطَيْنَاكَ
عِنْدِيْ اِنِّيْ اَعْطَيْتُكَ تَصَرُّفَ الْعَزْلِ وَ
النَّصْبِ، فَمَقْبُوْلُكَ مَقْبُوْلِيْ وَمَرْدُوْدُكَ
مَرْدُوْدِيْ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْمَقْبُوْلِيْنَ
آمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ،

الاولیاء حضور غوث اعظم کی خدمت میں حاضر ہوا۔
تو آپ نے فرمایا آجاؤ اگر تم مردود ہو گئے ہو تو
میں خدا کے اذن سے مقبول بنا سکتا ہوں پھر
آپ نے اُسکے لئے دعا کی۔ ندا آئی کیا تم نہیں جانتے
تین سو ساٹھ اولیاء کاملین اس کیلئے شفارش
کر چکے ہیں اور میں انکی شفارش منظور نہ کی کیونکہ
لوح محفوظ میں شقی بدبخت لکھا جا چکا ہے غوث
پاک نے عرض کیا الٰہی تم مردود کو مقبول اور مقبول
کو مردود بنانے پر قادر ہو (اگر تمہارا یہی ارادہ ہے
کہ یہ مردود ہی رہے) تو تم نے مجھ سے مقبول
بنانے کی دعا کیوں کرائی ہے۔ ندا آئی اسے میں نے
تیرے سپرد کر دیا۔ جو چاہو بنا دو۔ اور تمہارا مقبول
میرا مقبول ہے۔ اور تمہارا مردود میرا مردود ہے اس
کے بعد آپ نے اُسے منہ دھونے کا حکم فرمایا اور
اللہ تعالیٰ نے اُس کا نام اشقیاء کی فہرست سے مٹا
کر اصفیاء کی فہرست میں لکھ دیا اور اللہ تعالیٰ کی
طرف سے خطاب ہوا اے غوث اعظم میں نے
تمہیں عزل و نصب کے اختیارات دے دئیے
ہیں۔ اور تمہارا مقبول میرا مقبول تمہارا مردود

میرا مردود ہے۔ اے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے مقبولوں میں سے بنا آمین یا رب العالمین

المنقبة الثالثة عشرة

(في ايداع الامام حسن العسكري سجادته عند رجل لايداعها الى الغوث الاعظم رضي الله تعالى عنهما)

ذكر في مخزن القادرية - ان السيد الهمام والغوث الامام سيدي حسن العسكري رضي الله تعالى عنه وضع سجادته عند احد اصحابه امانة لايصالها الى الغوث الاعظم، واوصاه بحفظها واعطائها في آخر عمره الى احد ثقاته ويوصيه هذا ايضاً موصياً الى نحو وسط القرن الخامس حتى يظهر الغوث الاعظم المسمى بالسيد عبد القادر الحسني الجيلاني، وهي له امانة أدها اليه، وبلغوه مني السلام عليه،

المنقبة الرابعة عشرة

(في اعتاقه كل يوم عبيداً وايصالهم الى الله عز وجل)

ذكر في بعض الكتب، ان الغوث الاعظم كان يشتري كل يوم عبيداً ويعتقهم ويوصلهم الى الله

(۱۳) تیرھویں منقبت امام حسن عسکری کا ایک شخص کے پاس اپنی جائے نماز غوث پاک کی خدمت میں پہنچانے کے لئے رکھنا۔

مخزن القادریہ میں لکھا ہے کہ حضرت سید امام ھمام غوث سیدی حسن عسکری رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی جائے نماز غوث اعظم کی خدمت میں پہنچانے کیلئے اپنے ایک مرید کے پاس رکھا، اور اُس کو وصیت کی کہ یہ بحفاظت رکھنا اور مرتے وقت کسی معتبر آدمی کو دے دینا اور اُسے وصیت کرنا کہ وہ مرتے وقت کسی اور کو دے اسی طرح پانچویں صدی کے وسط تک سلسلہ چلتا رہے۔ حتیٰ کہ غوث اعظم ظاہر ہونگے جنکا نام سید عبد القادر حسنی جیلانی ہوگا یہ اُن کی امانت ہے اُن کو یہ دے کر میرا سلام بھی پہنچا دینا۔

(۱۴) چودھویں منقبت آپ کا ہر روز غلام آزاد کر کے انہیں واصل باللہ کرنا۔

بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ ہر روز بہت سے غلام خریدتے اور انہیں آزاد کر کے واصل باللہ کر دیتے۔

المنقبة الخامسة عشرة

(في جعله السارق قطبًا)

ذكروا ان الغوث الاعظم لما رجع من المدينة المنورة على ساكنها الصلوة والسلام على قدام التجريد الى بغداد اذ دار السلوك وكان احد السارقين واقفا في الطريق منتظرا لمجيء احد من المسافرين ليسلبه ويأخذ امواله فوصل الغوث الى السارق، فقال له الغوث من انت؟ فقال انا من اهل البادية، فكشف له الغوث ان اسمه مكتوب بسواد المعصية، وخطر ببال السارق ان هذا الرجل لعله ذو الهيبة والعظمة ليس يجب ان يكون الغوث الاعظم فكشف له ما خطر بقلب السارق، فقال بلى انا عبد القادر، فوقع السارق في الحال على قدمه المبارك بلا محال وجرى على لسانه يا سيدي عبد القادر شيئا لله فتوقف الغوث بحاله وتوجه الى الله لاصلاح باله، فجاءه الخطاب يا غوث الاعظم دل السارق على طريق الصواب، وارشده الى هداية الاخيار، واجعله قطبا من الاقطاب، فصار السارق قطبا

(۱۵) پندرہویں منقبت آپ کا چور کو قطب بنانا۔

کہتے ہیں کہ جناب غوث اعظم رضی اللہ عنہ جب مدینہ منورہ کی حاضری سے واپس ننگے پاؤں بغداد کی طرف لوٹے تو راستہ میں ایک چور کھڑا ہوا کسی مسافر کا انتظار کر رہا تھا تاکہ یہ اُس سے سامان چھینے۔ آپ اُس کے پاس پہنچے تو فرمایا تو کون ہے اُس نے کہا میں بدوی ہوں آپ کو کشف کے ذریعہ اُسکی بدکرداری کا حال معلوم ہوا اُس کے دل میں بھی خیال گذرا کہ عجب نہیں کہ یہ ہیبت و عظمت شخص غوث اعظم ہی ہو۔ آپ کو اُس کے اِس خیال کا بھی مکاشفہ کے ذریعہ علم ہوگیا۔ اور فرمایا میں عبد القادر ہوں۔ چور فوراً آپ کے قدموں پر گر پڑا اور اُس کی زبان پر یا سیدی عبد القادر شیئاً للہ جاری ہوگیا آپ کو اُس کی حالت پر رحم آیا اور اُس کی اصلاح کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے۔ ندا آئی اے غوث اعظم چور کو سیدھا راستہ دکھادو اور ہدایت کی طرف رہنمائی فرما کر اسے قطب بنادو چنانچہ آپ کی ایک نظر مبارک سے وہ قطب بن گیا

بِسِرِّهٖ بِلَا ارْتِيَابٍ، رَضِيَ عَنْهُ اللهُ الْوَهَّابُ،

اَلْمَنْقَبَةُ السَّادِسَةُ عَشَرَةَ

(فِيْ نَجَاةِ فَاسِقٍ بِجَوَابِهٖ بِعَبْدِ الْقَادِرِ فِيْ سُؤَالِ مُنْكَرٍ وَّنَكِيْرٍ لَّهٗ)

يُرْوٰى اَنَّهٗ كَانَ فِيْ زَمَنِ الْغَوْثِ رَجُلٌ فَاسِقٌ مُصِرٌّ عَلَى الذُّنُوْبِ وَلٰكِنْ تَمَكَّنَتْ مَحَبَّةُ الْغَوْثِ فِيْ قَلْبِهِ الْمَحْجُوْبِ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ دَفَنُوْهُ، فَجَاءَهٗ مُنْكَرٌ وَّنَكِيْرٌ وَسَاَلَاهُ مَا رَبُّكَ وَمَنْ نَّبِيُّكَ وَمَا دِيْنُكَ؟ فَاَجَابَهُمَا فِيْ كُلِّ سُؤَالٍ بِعَبْدِ الْقَادِرِ، فَجَاءَهُمَا الْخِطَابُ مِنَ الرَّبِّ الْقَدِيْرِ يَا مُنْكَرُ وَنَكِيْرُ اِنْ كَانَ هٰذَا الْعَبْدُ مِنَ الْفَاسِقِيْنَ لٰكِنَّهٗ فِيْ مَحَبَّةِ مَحْبُوْبِيَ السَّيِّدِ عَبْدِ الْقَادِرِ مِنَ الصَّادِقِيْنَ، فَلِاَجْلِهٖ غَفَرْتُ لَهٗ وَوَسَّعْتُ قَبْرَهٗ بِمَحَبَّتِهٖ وَحُسْنِ اعْتِقَادِهٖ فِيْهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

(۱۶) سولھویں منقبت منکر نکیر کے سوال کے جواب میں ایک فاسق کا عبدالقادر کہہ کر نجات پانا

روایت ہے کہ حضرت غوث پاک کے زمانہ میں ایک فاسق فسق و فجور میں سرمست رہتا تھا۔ لیکن اُس کو آپ سے خاص محبت تھی۔ جب وہ فوت ہوگیا اور اس کو دفن کردیا تو منکر نکیر آکر اُس سے سوال کرنے لگے کہ تیرا رب کون ہے۔ اور تیرا نبی کون ہے تیرا دین کیا ہے۔ اُس نے تمام سوالوں کے جواب میں کہا عبدالقادر۔ اُدھر رب قدیر کی طرف سے ندا آئی اے منکر نکیر اگرچہ یہ بندہ گنہگار ہے۔ مگر میرے محبوب سید عبدالقادر کی سچی محبت اپنے دل میں رکھتا ہے۔ اس لئے میں نے اِسے بخش کر اس کی قبر کو فراخ کر دیا ہے۔

اَلْمَنْقَبَةُ السَّابِعَةُ عَشَرَةَ

(فِيْ لُبْسِهِ اللِّبَاسَ الْفَاخِرَ وَاِعْطَائِهٖ لِلْمُحْتَاجِ)

ذَكَرُوْا اَنَّ الْغَوْثَ الْاَعْظَمَ كَانَ يَلْبَسُ لِبَاسًا

(۱۷) سترہویں منقبت آپ کا عمدہ لباس پہن کر محتاجوں کو عطا کر دینا۔

کہتے ہیں کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا لباس نہائت نفیس ہوتا تھا جس کا ایک ذرع دس

نفیسًا فاخرًا ذراعه بعشرة دنانیر، ولفّ مرّةً عمامةً بسبعین ألف دینار فرأی محتاجًا فأعطاها له، رضی الله تعالی عنه

دینار کا ہوتا تھا۔ایک دفعہ آپ نے ستر ہزار دینار کی قیمت کا عمامہ باندھا اُسی حال ایک فقیر کو دیکھا تو اُسے دے دیا۔

المنقبة الثامنة عشرة

(فی نعله المرصّع)

(۱۸) اٹھارہویں منقبت آپکی جڑاؤ جوتی کے بیانمیں

قالوا كان نعله الشریف باللعل والزمرد واليواقيت ومسامیره أسفلها كانت فضة رضی الله تعالی عنه

کہتے ہیں کہ آپ کا جوڑا مبارک لعل وزمرد اور یاقوت سے جڑا ہوتا تھا اور اس کے نیچے چاندی کی میخیں لگی ہوتی تھیں۔

المنقبة التاسعة عشرة

(فی نزول الطعام له من السماء لیتناوله)

(۱۹) انیسویں منقبت آپ کے کھانے کیلئے آسمان سے طعام اُترا۔

ذكروا ان الغوث الاعظم كان مرّةً مرتاضًا اربعین یومًا وخطر فی قلبه ان لا یاكل من هذه الماكولات ولا یشرب من هذه المشروبات الا الماء وقت الافطار حتی ینزل الله له شیئًا من السماء فیفطر علیه فقبل تمام الاربعین بیومین انشق سقف الحجرة ودخل رجل وبیده الیمنی اناء من ذهب وسلسلة من ذهب ایضًا، وبیده الیسری اناء من فضة وسلسلة من فضة ایضًا مملوان بالفواکه

ذکر کرتے ہیں کہ حضور غوث اعظم نے ایک مرتبہ چالیس دن کا چلہ کاٹا اور ارادہ کیا کہ روزہ افطار کرنے کے وقت پانی کے سوا دنیا کے کھانے پینے کی چیزوں میں سے کوئی چیز استعمال نہ کریں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے کھانا اتارے تو اُس سے روزہ افطار کریں گے۔چلہ پورا ہونے سے دو دن قبل آپ کے حجرے کی چھت پھٹی اس سے ایک آدمی اندر داخل ہوا جس کے داہنے ہاتھ میں ایک سونے کا برتن تھا جسکی زنجیر

فوضعهما قدام الغوث فقال له ما هذان
فاجابه اتيت بهما من العالم العلوى لتاكل منهما فقال الغوث ابعدهما عنى لان جدى صلى الله عليه وسلم حرم الاكل فى اناء الذهب و الفضة فبعد هذا الكلام توجه الرجل الاتى بالاوانين وركض الى الصحراء وفى وقت الافطار نزل من السماء ملك وبيده طبق مملوء من الطعام وقال يا غوث الاعظم هذا ضيافة الرحمن لحضرتكم فاخذه الغوث واكل منه مع جماعته و اصحابه وشكر الله شكرا كثيرا رضى الله تعالى عنه

بھی سونے کی تھی اور بائیں ہاتھ میں چاندی کی زنجیر والا چاندی کا برتن تھا یہ دونوں برتن پھلوں سے بھرے ہوئے تھے۔ اُس نے غوث اعظم کے سامنے دونوں برتن رکھے آپ نے فرمایا یہ برتن کیسے ہیں اُس نے کہا یہ برتن عالم بالا سے لایا ہوں تاکہ آپ اس میں سے کچھ کھالیں آپ نے فرمایا ان کو اٹھا کیونکہ میرے نانا جان صلے اللہ علیہ وسلم نے چاندی سونے کے برتنوں میں کھانا حرام فرمایا ہے۔ وہ شخص یہ کلام سنتے ہی بھاگ گیا۔ روزہ افطار کرنے کے وقت آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا جسکے ہاتھ میں کھانے کا بھرا ہوا ایک طباق تھا۔ اُس نے کہا اے غوث اعظم اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آپ کی ضیافت ہے۔ آپ نے اُس کو پکڑا اور اپنے درویشوں سمیت اس میں سے کھانا کھایا اور اللہ تعالیٰ کا بہت بہت شکر کیا۔

المنقبة العشرون

(فى مدح الخضر عليه السلام حضرة الغوث الاعظم رضى الله تعالى عنهما)

قال فى حقه ما كان ولى فى مقام المعشوقية تحت السماء مثل الغوث الاعظم ولا يكون،

(۲۰) بیسویں منقبت حضرت خضر رضی اللہ عنہ نے غوث اعظم کی مدح کی۔

حضرت خضر علیہ السلام نے آپ کے حق میں فرمایا کہ غوث اعظم کو محبوبیت کا جو مقام حاصل ہے دنیا میں نہ کسی کو حاصل ہوا اور نہ ہوگا۔ شیخ البومدین

قَالَ الشَّیْخُ اَبُوْ مَدْیَنِ الْمَغْرِبِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، لَقِیْتُ الْخِضْرَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَسَأَلْتُہٗ عَنْ مَشَایِخِ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فِیْ عَصْرِنَا وَسَأَلْتُہٗ عَنِ الْفَرْدِ الْاَفْخَمِ وَالْغَوْثِ الْاَعْظَمِ فَقَالَ هُوَ اِمَامُ الصِّدِّیْقِیْنَ وَحُجَّۃُ الْعَارِفِیْنَ وَرُوْحُ الْمَعْرِفَۃِ وَشَانُہٗ عَظِیْمٌ بَیْنَ الْاَوْلِیَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ

اَلْمَنْقَبَۃُ الْحَادِیَۃُ وَالْعِشْرُوْنَ

(فِیْ اِیْصَالِ الطَّالِبِیْنَ اِلَی اللّٰہِ بَعْدَ وَفَاتِہٖ جَھْرًۃً)

ذَکَرُوْا اَنَّہٗ کَانَ فِیْ مِصْرَ رَجُلٌ تَاجِرٌ رَاسِخُ الْاِعْتِقَادِ وَخَالِصُ الْاِخْلَاصِ فِیْ حَقِّ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَجَزَمَ فِیْ قَلْبِہٖ سُلُوْکَہٗ فِیْ سِلْسِلَۃِ الشَّرِیْفَۃِ بِلَا وَاسِطَۃٍ، فَبِسَبَبِ الْمَوَانِعِ لَمْ تَتَیَسَّرْ لَہٗ نِیَّۃٌ اِلٰی اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً، ثُمَّ سَافَرَ وَوَصَلَ اِلٰی بَغْدَادَ، فَسَمِعَ اِنْتِقَالَ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ اِلَی الْعُقْبٰی، فَاَرَادَ اَنْ یُّھْلِکَ نَفْسَہٗ، لِعَدَمِ حُصُوْلِ مُرَادِہٖ وَجَاءَ اِلٰی زِیَارَۃِ قَبْرِہٖ وَاَدّٰی اٰدَابَ الزِّیَارَۃِ فَظَھَرَ الْغَوْثُ الْاَعْظَمُ مِنْ مَرْقَدِہٖ وَاَخَذَ

رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کی اور اُن سے اپنے زمانہ کے تمام شرق غرب کے مشائخ کے بارے میں سوال کیا اور فرد افخم اور غوث اعظم کے بارے میں بھی سوال کیا تو انہوں نے کہا وہ صدیقوں کے پیشوا عارفوں کی حجت اور معرفت کی روح ہیں اور تمام اولیاء میں آپ کا مرتبہ بلند ہے۔

(۲۱) اکیسویں منقبت بعد از وفات طالبین کو کھلے طور پر واصل باللہ کرنے کے بیان میں۔

کہتے ہیں کہ ایک شہر میں غوث اعظم کا مخلص معتقد ایک تاجر رہتا تھا۔ جو صرف معتقد ہی نہ تھا۔ بلکہ اُس نے اپنے دل میں آپ کے سلسلہ میں بغیر کسی واسطہ کے داخل ہونیکا (یعنی مرید بننےکا) عزم بھی کر رکھا تھا۔ دنیا کے کاروبار کے سبب آپ کی خدمت میں چالیس سال تک حاضر نہ ہو سکا۔ آخر آپ کی زیارت کیلئے سفر طے کرکے بغداد پہنچا تو سنا کہ آپ کا وصال ہو چکا ہے۔ اپنی مراد کے بر نہ آنے پر اُس نے اپنے آپ کو ہلاک کرنے کا ارادہ کر لیا (لیکن یہ خیال بھی آیا کہ پہلے آپ کی قبر انوار کی زیارت کر لوں) چنانچہ

بَيَدِهٖ وَاَعْطَاهُ الْاِنَابَةَ وَانْتَسَبَ بِسِلْسِلَتِهٖ وَتَشَرَّفَ هُوَ مَعَ ثَلٰثَ مِائَةِ رَجُلٍ بِشَرَفِ الْاِرْشَادِ وَوَصَلُوْا اِلَى الْخَالِقِ الْعِبَادِ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَقَالُوْا الْمِثْلَ هٰذِهِ الْاِرَادَةِ الصَّحِيْحَةِ الصَّادِقَةِ فَاَرِنِى الْاِرَادَةَ لِتَلْحَقَ السَّعَادَةَ،

زیارت قبر کیلئے آیا اور آداب زیارت بجالایا۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قبر انوار سے نکلے اور اُسکا ہاتھ پکڑ کر اسے توجہ دی اور اپنے سلسلہ میں داخل فرمالیا۔ اور وہ اور تین صد آدمی دوسرے آپ کے ارشاد کے شرف سے مشرف ہو کر واصل باللہ ہو گئے۔ ایسی ہی سچی ارادت کے بارہ میں کہتے ہیں (مجھے ارادت دکھا کر سعادت حاصل کر)

اَلْمَنْقَبَةُ الثَّانِيَةُ وَالْعِشْرُوْنَ

(۲۲) بائیسویں منقبت زیارت کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کرنے کے بیان میں

رَدُّ مُصَافَحَتِهٖ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ زِيَارَتِهٖ) ذَكَرُوْا اَنَّ الْغَوْثَ الْاَعْظَمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ جَاءَ مَرَّةً اِلَى الْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ وَاسْتَقْبَلَ مَرْقَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا قَائِمًا وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى صَدْرِهٖ مُنَاجِيًا بِهٰذَيْنِ الْبَيْتَيْنِ، ذُنُوْبِىْ كَمَوْجِ الْبَحْرِ بَلْ هِىَ اَكْثَرُ كَمِثْلِ الْجِبَالِ الشُّمِّ بَلْ هِىَ اَكْبَرُ وَلٰكِنَّهَا عِنْدَ الْكَرِيْمِ اِذَا عَفَا جَنَاحٌ مِّنَ الْبَعُوْضِ بَلْ هِىَ اَصْغَرُ وَجَاءَ مَرَّةً وَجَاءَ مَرَّةً الخ، تروى هٰذه الصناعن سيدى احمد الرفاعى، اُخْرٰى وَقَرَأَ بِقُرْبِ الْحُجْرَةِ الشَّرِيْفَةِ هٰذَيْنِ الْبَيْتَيْنِ فِىْ حَالَةِ الْبُعْدِ

کہتے ہیں کہ ایک دفعہ غوث اعظم مدینہ منورہ آئے اور چالیس روز تک ہاتھ باندھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی طرف منہ کر کھڑے۔ یہ دو بیت پڑھتے رہے۔

ترجمہ:۔ میرے گناہ سمندر کی موجوں کی مانند ہیں بلکہ اُن سے زیادہ ہیں بلند پہاڑوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بڑے ہیں۔ لیکن جب کریم بخشنے لگے تو یہ مچھر کے پر کی مانند ہیں بلکہ اس سے بھی چھوٹے ہیں۔ دوسری مرتبہ تشریف لائے تو حجرہ مبارک کے قریب جاکر یہ دو بیت پڑھے۔ ترجمہ:۔ حالت بعد میں اپنی روح کو آپکی

رُوحِي كُنْتُ أُرْسِلُهَا، تُقَبِّلُ الْأَرْضَ عَنِّي وَهِيَ نَائِبَتِي، وَهٰذِهِ نَوْبَةُ الْأَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ فَامْدُدْ يَمِيْنَكَ كَيْ تَحْظٰى بِهَا شَفَتِي،

فَظَهَرَتْ يَدُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَافَحَهَا وَقَبَّلَهَا وَوَضَعَهَا عَلٰى رَأْسِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

خدمت میں بھیجتا تھا۔ جو میری طرف سے زمین بوسی کرتی تھی۔ اور اب میں خود حاضر ہوا ہوں سو اپنا داہنا ہاتھ بڑھایئے۔ تاکہ میرے ہونٹوں کو اُن کے چومنے کا فخر حاصل ہو۔ اُسی وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دست اقدس نمودار ہوا آپ نے مصافحہ کیا اور چوم کر سر پر رکھ لیا۔

اَلْمَنْقَبَةُ الثَّالِثَةُ وَالْعِشْرُوْنَ

(فِيْ تَسْلِيْمِ الْأَسْمَاكِ عَلَيْهِ وَتَقْبِيْلِهَا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَصَلَاتِهٖ عَلَى الْمَاءِ وَاقْتِدَاءِ رِجَالِ الْغَيْبِ بِهٖ فِي الصَّلٰوةِ)

(۲۳) تیسویں منقبت آپ پر مچھلیوں کے سلام کرنے اور آپ کے ہاتھ پاؤں کو چومنے اور آپ کے پانی پر رجال الغیب کو نماز پڑھانے کے بیان میں۔

قَالَ الشَّيْخُ سَهْلُ[1] بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّسْتَرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ مُكَاشَفَاتِهٖ، رَأَيْتُ أَنَّ أَهَالِيَ بَغْدَادَ لَمْ يَرَوْا يَوْمًا سَيِّدَنَا الْغَوْثَ الْأَعْظَمَ، فَتَفَحَّصُوْا عَنْهُ فَرَأَوْهُ عَلٰى مَاءِ الدِّجْلَةِ وَرَأَوْا الْأَسْمَاكَ تَجِيْءُ إِلَيْهِ فَوْجًا فَوْجًا وَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَتُقَبِّلُ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ، فَوَقَفْتُ أُشَاهِدُ تِلْكَ الْحَالَةَ إِلٰى أَنْ قَرُبَ الظُّهْرُ، وَرَأَيْتُ سَجَّادَةً خَضْرَاءَ مُرَصَّعَةً بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ مَكْتُوْبٌ عَلَيْهَا سَطْرَانِ، الْأَوَّلُ

شیخ سہل بن عبد اللہ تستری اپنے مکاشفات میں لکھتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ اہل بغداد نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو ایک دن اپنی جگہ پر موجود نہ پایا تلاش میں نکلے تو دیکھا کہ آپ دریائے دجلہ کے پانی پر بیٹھے ہیں اور مچھلیاں آپ کی طرف فوج در فوج آکر سلام عرض کرتی ہیں اور ہاتھ پاؤں کو چومتی ہیں ظہر کے وقت تک میں اسی حالت کا مشاہدہ کرتا رہا پھر ایک سبز رنگ کی جائے نماز سونے چاندی سے مرصع دیکھی جس پر

[1] شیخ سہل تستری رحمۃ اللہ علیہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے پہلے گذرے ہیں اور یہ انہوں نے اپنا کشف لکھا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اولیاء کرام کی نظریں دور دور تک کے حالات بھی دیکھ لیتے ہیں چنانچہ یہ واقعہ ایسے ہی ہوکر رہا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ غوث پاک کی شان بہت بلند ہے کہ آپکو پہلے اولیاء

(اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ) وَ
الثَّانِیْ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ (قولہ والثانی سلامٌ علیکم الیٰ
التلاوۃ "ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" الّا ان یکون المقصود
ایرادہ من بیت النبوۃ، ثم ہذہ الحکایۃ قبل زمن
الغوث الاعظم التقدم سہل التستری علیہ وانما
ہو اخبار سیجیئ کما بینہ الجنید فی عبارتہ الآتیۃ)
اَہْلَ الْبَیْتِ اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَمُدَّتْ عَلَی الدِّجْلَۃِ
فِی الْہَوَاءِ، وَرَأَیْتُ الْغَوْثَ الْاَعْظَمَ جَالِسًا عَلٰی
تِلْکَ السَّجَّادَۃِ، وَجَاءَ رِجَالٌ فِی الْمَہَابَۃِ کَالْاُ
سُدِ، وَفِیْ مُقَدَّمِہِمْ رَجُلٌ اَشَدُّ مِنْہُمْ ہَیْبَۃً
وَوَقَارًا، وَوَقَفُوْا قُبَالَ السَّجَّادَۃِ بِالْاَدَبِ وَ
التَّوَاضُعِ کَاَنَّہُمْ اُلْجِمُوْا بِلِجَامِ الْقُدْرَۃِ، وَقَامَ
الْغَوْثُ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَصَلّٰی بِہِمْ اِمَامًا، وَاقْتَدُوْا بِہٖ
مَعَ سَائِرِ الْاَوْلِیَاءِ مِنْ اَہْلِ بَغْدَادَ، وَکُلَّمَا کَبَّرَ
الْغَوْثُ تَکْبِیْرَ انْتِقَالَاتِ الصَّلٰوۃِ کَبَّرَ مَعَہٗ حَمَلَۃُ
الْعَرْشِ، وَاِذَا سَبَّحَ سَبَّحَ مَعَہٗ مَلَائِکَۃُ السَّمَاءِ
وَاِذَا مَجَّدَ خَرَجَ مِنْ فَمِہٖ نُوْرٌ اَخْضَرُ اِلَی الْعُلٰی وَ
بَعْدَ الصَّلٰوۃِ رَفَعَ یَدَیْہِ بِالدُّعَاءِ وَقَالَ، اَللّٰہُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ جَدِّیْ نَبِیِّکَ وَخِیْرَتِکَ مِنْ
خَلْقِکَ اَنْ لَّا تَقْبِضَ رُوْحَ مُرِیْدٍ وَمُرِیْدَۃٍ لِّیْ

دو سطریں لکھی تھیں پہلی میں (اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا
خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ) لکھا تھا اور دوسری
میں (سَلَامٌ عَلَیْکُمْ اَہْلَ الْبَیْتِ اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ) لکھا
ہوا تھا۔ یہ دجلہ پر ہوا میں بچھائی ہوئی تھی۔ اور میں
نے اس جائے نماز پر غوث اعظم کو بیٹھے دیکھا اور
چند مرد شیر کی طرح باہیبت آئے اور اُن کے آگے ایک
ایسا شخص تھا جو ہیبت و وقار میں سب سے آگے
بڑھا ہوا تھا۔ یہ تمام جائے نماز کے سامنے ادب و تواضع
کیساتھ ایسے کھڑے ہوئے گویا انکے منہ میں قدرت
کی طرف سے لگام ہے غوث پاک کھڑے ہوئے
اور اُن کو نماز پڑھائی اور انہوں نے اور بغداد کے
تمام اولیا کرام نے آپکے پیچھے نماز پڑھی۔ اور جب
آپ تکبیر انتقالات کہتے تو فرشتے حاملان عرش بھی
آپ کے ساتھ تکبیر کہتے اور تسبیح کہتے تو آسمانوں کے
فرشتے بھی آپ کے ساتھ ملکر تسبیح کہتے اور جب آپ
خدا کی تمجید بیان کرتے تو آپ کے منہ سے سبز
نور کی شعاعیں نکل کر عالم بالا کو چڑھتی تھی نماز کے
بعد دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور کہا اے اللہ بیشک
میں اپنے نانا جان جو تیرے نبی اور تمام مخلوق سے بہتر
ہیں ان کے طفیل تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے مرید

ترجمہ لہ خبردار اللہ تعالیٰ کے ولیوں کو کوئی خوف نہیں اور نہ غمگین ہونگے۔ ۲ہ سلامتی ہو تم پر اے اہل بیت بیشک وہ حمد کیا گیا بزرگی والا ہے۔

إلّا على التوبة، والملائكة يؤمّنون على دعائه و
الحاضرون أيضًا يؤمّنون، فجاء النداء من عالم
الغيب، البشرى فإني هذا مستجيبٌ لك، رضي
الله تعالى عنه

المنقبة الرابعة والعشرون

(روى مكاشفة الشيخ الجنيد البغدادي عن قول
الغوث، قدمي هذه على رقبة كل ولي الله فوضع
رقبته له، رضي الله تعالى عنهما)

نقل الشيخ موسى التهتوي السهروردي في كتاب
المكاشفات الجنيدية، تجلى الله على سيد الطائفة
الخلوتية الجنيد البغدادي يوم الجمعة في
أثناء الخطبة واستغرق في بحر المكاشفة و
الشهود، وقال قدمه على رقبتي بغير جحود
وحتى رأسه ونزل مرقاة من مراقي المنبر،
وبعد إفاقته وإتمام الخطبة والصلوة سألوه
منه عن كيفية ما قال في أثناء الخطبة؟ فقال
كشف لي من عالم الغيب إنه سيظهر في و
سط القرن الخامس رجل من ولد سيد
المرسلين صلى الله عليه وسلم يكون قطبا
للعالم وملقبا بمحي الدين ومسمى بالسيد

مرد و عورت کی روح توبہ پر قبض کرنا فرشتوں اور
حاضرین نے آمین کہی اتنے میں عالم غیب سے ندا
آئی کہ تجھے بشارت ہو میں نے تیری دعا کو قبول کر
لیا ہے۔

(۲۴) چوبیسویں منقبت شیخ جنید بغدادی نے غوث اعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول قدمی ہذہ الخ کشف سے
معلوم کر کے گردن جھکا دی۔

شیخ موسیٰ تہتوی سہروردی نے مکاشفات جنیدیہ
میں لکھا ہے۔ کہ حضرت سید الطائفہ خلوتیہ جنید بغدادی
ایک دن جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ
نے تجلی ڈالی جس سے آپ بحر شہود و مکاشفہ میں
مستغرق ہو گئے اور فرمایا اسکا قدم میری گردن
پر بغیر کسی انکار کے ہے حتیٰ کہ میرے سر پر ہے
اور منبر کی ایک سیڑھی اتر آئے۔ باہوش ہونے،
اور تمام خطبہ اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد
لوگوں نے آپ سے اُن کلمات کی نسبت دریافت
کیا جو آپ نے خطبہ کے وقت کہے تھے۔ آپ نے
فرمایا مجھے عالم غیب سے معلوم ہوا کہ پانچویں
صدی کے وسط میں سید المرسلین صلے اللہ علیہ
وسلم کی اولاد میں سے ایک شخص قطب عالم ہوگا۔

عَبْدُ الْقَادِرِ، وَهُوَ الْغَوْثُ الْاَعْظَمُ، وَمَوْلِدُهٗ مِنْ
كِيْلَانَ، وَيَكُوْنُ مَامُوْرًا بِاَنْ يَقُوْلَ، قَدَمِیْ
هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیٍّ وَّ وَلِيَّةٍ لِلّٰهِ مِنَ الْاَ
وَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ، سِوَى الصَّحَابَةِ وَالْاَئِمَّةِ
مِنْ ذُرِّيَّةِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ، وَخَطَرَ لِیْ اَنِّیْ
لَسْتُ مِنْ عَصْرِهٖ كَيْفَ اَضَعُ لَهٗ رَقَبَتِیْ بِقَوْلِهٖ
فَجَاءَنِیَ الْخِطَابُ مِنَ اللّٰهِ بِالْعِتَابِ لِاَیِّ شَیْءٍ
ثَقُلَ عَلَيْكَ هٰذَا الْاَمْرُ فَاِنَّهٗ مَحْبُوْبِیْ وَمِنْ
ذُرِّيَّةِ حَبِيْبِیْ وَشَانُهٗ بَيْنَ الْاَقْطَابِ وَالْاَوْلِيَاءِ
كَشَاْنِ رَسُوْلِیْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ، وَخَضَعَ جَمِيْعُ الْاَوْلِيَاءِ بِاَرْوَاحِهِمْ
وَاَجْسَادِهِمْ حِيْنَ قَوْلِهٖ، قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ
كُلِّ وَلِیٍّ وَّ وَلِيَّةٍ لِلّٰهِ لِوَضْعِ رِقَابِهِمْ وَانْقِيَادِهِمْ
اِلَيْهِ فَلِهٰذَا قُلْتُ قَدَمُهٗ عَلٰی رَقَبَتِیْ، فَمَرْتَبَتُهٗ
فَوْقَ مَرَاتِبِ الْاَوْلِيَاءِ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی
عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ

جس کا لقب محی الدین اور نام سید عبد القادر ہے
اور وہ غوث اعظم ہوگا اور اس کی جائے ولادت
شہر گیلان ہے اُسکو یہ قدمی ہذہ الخ ترجمہ میرا
یہ قدم اللہ کے ہر ولی اور ولیہ اولین و آخرین کے
کندھے پر میرا قدم ہے۔ کہنے کا حکم ہوگا۔
یعنی صحابہ کرام اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد
میں سے آئمہ کرام کے علاوہ ہر ولی ولیہ کی گردن
پر میرا یہ قدم ہے تو میرے دل میں یہ خیال آیا کہ جب
میں اُس کا ہم زمان نہیں ہوں تو اسکے قدم کے آگے
اپنی گردن کیوں رکھو۔ تو اللہ تعالیٰ کیطرف سے عتاب
آیا کہ کس شئی نے تجھ پر یہ امر بھاری بنا دیا ہے۔ وہ
تو میرا محبوب ہے اور میرے حبیب کی اولاد میں سے
ہے۔ اور اُسکی شان اولیاء و اقطاب میں سے ایسی
ہے جیسے سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی انبیاء کے درمیان ہے۔ حضرت جنید رحمتہ اللہ
تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جب غوث اعظم نے یہ کلمہ
فرمایا تو تمام اولیاء گردنیں رکھتے اور فرمانبرداری
کے لئے حاضر ہوئے تو اس لئے میں نے بھی کہا کہ اس کا قدم میری گردن بلکہ میرے سر پر ہے۔ اس
لئے حضرت جنید رحمتہ اللہ کا مرتبہ تمام اولیاء سے بڑھکر ہے۔

المنقبة الخامسة والعشرون

في اخذ سلطان المشائخ نظام الدين والاولياء الخلافة القادرية من السيد عمر من ذرية الغوث المستمر وكون السلسلة القادرية افضل السلاسل عند الله تعالى

ذكر في اسرار السالكين من ملفوظات الشيخ جنيد حفيد الشيخ فريد الدين المشهور بگنج شكر في المجلس الرابع عشر ان سلطان المشائخ نظام الدين والاولياء لما توجه الى مكة المكرمة زادها الله شرفا وتعظيما وصل الى بغداد وكان السيد عمر في ذلك الوقت على سجادة جده الغوث وبعث خادما الى الشيخ نظام الدين والاولياء ليدعوه فجاءه الخادم وقال بعد السلام ان شيخي السيد عمر يدعوك فقال للخادم شيخك بم يعرفني؟ قال من اليوم الذي ركبت فيه من الهند فاجاب الشيخ دعوته وجاء اليه واخذ الخلافة ولبس الخرقة على يديه و ذكر ايضا في ذلك الكتاب في المجلس الرابع بلا ارتياب عن الشيخ الملقب بشيخ الاسلام

(۲۵) پچیسویں منقبت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء کا غوث پاک کی اولاد میں سے سید عمر سے خلافت قادریہ لینے اور سلسلہ قادریہ کے تمام سلاسل سے افضل ہونے کے بیان میں۔

حضرت شیخ فریدالدین شکر گنج علیہ الرحمۃ کی اولاد میں سے شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظ اسرار السالکین کی چودھویں مجلس میں لکھا ہے کہ سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء جب مکہ مکرمہ کی طرف متوجہ ہوئے اور سفر طے کر کے بغداد پہنچے تو اُس وقت سید عمر رضی اللہ عنہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی گدی پر جلوہ افروز تھے۔ انہوں نے نے آپ کو بلانے کیلئے ایک خادم بھیجا۔ اس نے علیک سلیک کے بعد کہا میرے شیخ آپ کو بلاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا آپ کے شیخ مجھے کس طرح جانتے ہیں اُس نے کہا وہ آپ کو اُس دن سے جانتے ہیں جس دن آپ ہندوستان سے روانہ ہوئے ہیں پس آپ اُن کے ارشاد کو قبول کر کے خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے خلافت لی اور ان کے دست اقدس سے خرقہ پہنا۔ اسی کتاب کی چوتھی منزل میں حضرت شیخ الاسلام سے

بَیْنَ الْاَنَامِ قَالَ لَمَّا اَخَذْتُ الْعَھْدَ عَنِ الشَّیْخِ
عِلْمِ الْمِلَّۃِ وَالدِّیْنِ قَالَ لِیْ مِنْ اَیِّ طَرِیْقٍ اُعْطِیْکَ
الْعَھْدَ، قُلْتُ مِنْ اَفْضَلِ الطُّرُقِ الَّتِیْ، قَالَ اَفْضَلُ
الطُّرُقِ الَّتِیْ الطَّرِیْقَۃُ الْقَادِرِیَّۃُ ثُمَّ اَعْطَانِیْ
الْعَھْدَ عَلٰی طَرِیْقَۃِ الْغَوْثِ الْحَسَنِیِّ الطَّائِفِیَّۃِ،
رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ،

اَلْمَنْقَبَۃُ السَّادِسَۃُ وَالْعِشْرُوْنَ

(فِیْ نَجَاۃِ نِصْفِ الْاُمَّۃِ بِشَفَاعَتِہٖ)

قَالَ فِیْ مَنَازِلِ الْاَوْلِیَاءِ فِیْ فَضَائِلِ الْاَصْفِیَاءِ
اِنَّ خَاتَمَ الْاَنْبِیَاءِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ سَیِّدَنَا
عُمَرَ وَعَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بِرَوَاحِھِمَا اِلٰی
طَاؤُسِ الْیَمَنِ اَیْ اُوَیْسِ نِ الْقَرَنِیِّ وَبِاَخْذِ
ھِمَا مَعَھُمَا قَمِیْصَہُ الْمُبَارَکَ اِلَیْہِ وَاِبْلَاغِھِمَا السَّلَامَ
عَلَیْہِ وَسُؤَالِھِمَا مِنْہُ الدُّعَاءَ لِاُمَّتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَبَعْدَ انْتِقَالِہٖ صَلَّی عَلَیْہِ اِلٰہُہٗ وَ
عَلٰی اٰلِہٖ، تَوَجَّہَ الْاِمَامَانِ الْمُعَظَّمَانِ، وَاَخَذَا
مَعَھُمَا قَمِیْصَ سَیِّدِ وَلَدِ عَدْنَانَ، وَلَقِیَاہُ فِیْ
وَادِی الْاَرَاکِ، وَوَجَدَاہُ سَاجِدًا وَمُتَضَرِّعًا
لِخَالِقِ الْاَفْلَاکِ، فَرَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ السَّجْدَۃِ
وَسَلَّمَا عَلَیْہِ، فَرَدَّ عَلَیْھِمَا السَّلَامَ وَصَافَحَ اَیْدِیَھُمَا

منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں۔ جب میں اپنے شیخ
کے ہاتھ پر بیعت کرنے لگا تو آپ نے فرمایا کس سلسلہ
میں بیعت کی جائے میں نے عرض کیا اس سلسلہ میں
جو سب سے افضل ہے فرمایا سب سے افضل سلسلہ
قادریہ ہے۔ پھر آپ نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ
عنہ کے سلسلہ میں مجھ سے بیعت لی اور مجھے ٹوپی پہنادی

(۲۶) چھبیسویں منقبت آپکی شفاعت سے نصف امت کے نجات پانے کے بیان میں۔

منازل الاولیاء فی فضائل الاصفیاء میں لکھا ہے کہ
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عمر فاروق
اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حضرت اویس قرنی
رضی اللہ عنہ کے پاس جانے کی وصیت فرمائی تھی
اور فرمایا کہ اویس قرنی کو میرا سلام کہنا اور میری
یہ قمیص انہیں دے دینا۔ اور میری اُمت کیلئے ان
سے دُعا کرانا چنانچہ محبوب کبریا کے وصال کے بعد دونوں
حضرات آپ کی قمیص مبارک لیکر اویس قرنی رضی
اللہ عنہ کے پاس گئے اور ایک وادی میں آپ سے
ملاقات کی در آنحالیکہ آپ سربسجود بارگاہ الٰہی میں
خشوع خضوع سے زاری کر رہے تھے۔ جب
آپ نے سجدہ سے سر اُٹھایا تو ان دونوں حضرات
نے اسلام کہا آپ نے ان حضرات سے مصافحہ

بِيَدَيْهِ وَاَخَذَ بِالْاَدَبِ التَّامِّ مِنْ اَيْدِيْهِمَا قَمِيْصَ
خَيْرِ الْاَنَامِ وَوَضَعَهُ اَوَّلًا عَلٰى رَاْسِهٖ، ثُمَّ لَبِسَهُ
اِمْتِثَالًا لِاَمْرِهٖ، وَبَلَّغَاهُ سَلَامَهٗ عَلَيْهِ وَسَاَلَا مِنْهُ
الدُّعَاءَ لِاُمَّتِهٖ، فَسَجَدَ لِلّٰهِ وَطَلَبَ الْغُفْرَانَ لِاُ
مَّتِهٖ مِنَ اللّٰهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَقَالَ لَهُمَا،
دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يَّغْفِرَ لِجَمِيْعِ الْاُمَّةِ، فَجَاءَ الْخِطَابُ
مِنْ كَاشِفِ الْغُمَّةِ، اَنِ ارْفَعْ رَاْسَكَ فَقَدْ غَفَرْتُ
لِنِصْفِ الْاُمَّةِ بِشَفَاعَتِكَ، وَاَغْفِرُ لِنِصْفِهَا
الْاٰخَرِ بِشَفَاعَةِ مَحْبُوْبِيْ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ،
وَسَيَجِيْءُ مِنْ بَعْدِكَ، فَقُلْتُ يَا رَبِّ مَحْبُوْبُكَ
الْاَعْظَمُ مَنْ هُوَ وَاَيْنَ هُوَ حَتّٰى اَرَاهُ؟
فَجَاءَ الْخِطَابُ مِنَ الْمَلِكِ الْقَدِيْرِ، هُوَ مُسْتَقِرٌّ
فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ، هُوَ فِيْ مَقَامِ
(دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى) وَ
هُوَ مَحْبُوْبِيْ وَمَحْبُوْبُ حَبِيْبِيْ وَحُجَّتُنَا عَلٰى اَهْلِ
الْاَرْضِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ، وَقَدَمَاهُ عَلٰى
رِقَابِ الْاَقْطَابِ وَالْاَوْلِيَاءِ الْاَوَّلِيْنَ وَ
الْاٰخِرِيْنَ سِوَى الصَّحَابَةِ وَالْاَئِمَّةِ الْمَعْصُوْمِيْنَ
وَمَنْ يَّقْبَلْهُ يَكُنْ مِّنَ الْخَائِبِ، رِضْوَانُ اللّٰهِ
تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ، فَقَالَ اُوَيْسٌ، وَاَنَا اَيْضًا
قَبِلْتُهٗ وَنَحْنُوْتُ رَاْسِيْ لَهٗ وَصَدَّقْتُ بِوِلَايَتِهٖ

کرتے ہوئے سلام کا جواب دیا اور ان سے سید عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کو باکمال ادب لیا اور پہلے
سر پر رکھی پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم
کی فرمانبرداری کرتے ہوئے پہن لیا۔ انہوں نے
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سلام کہا اور آپ کی
اُمت کیلئے دعا مانگنے کا سوال کیا حضرت اویس قرنی
سجدہ میں گر پڑے اور اُمت محمدیہ کی مغفرت کے
لئے دعا مانگی پھر سر اُٹھایا اور اُن سے کہا کہ میں نے
تو آپ کی تمام اُمت کیلئے مغفرت کی دعا مانگی
تھی لیکن ندا آئی کہ اپنا سر اٹھائے میں نے تیری
شفاعت سے نصف اُمت کو بخش دیا اور دوسری
نصف کو اپنے محبوب غوث اعظم کی شفاعت سے
بخشوں گا جو تیرے بعد پیدا ہوگا میں نے عرض
کی اے پروردگار تیرا وہ محبوب کون ہے اور کہاں ہے
تاکہ میں اُس کی زیارت کروں خطاب ہوا وہ
مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ اور دَنٰى فَتَدَلّٰى
فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى کے مقام پر ہے وہ
میرا محبوب ہے اور میرے محبوب کا بھی محبوب ہے
وہ قیامت تک اہل زمین کے لئے حجت ہوگا اور
سوائے صحابہ کرام اور آئمہ عظام کے تمام اولین
و آخرین کے اولیاء کی گردنوں پر اُس کے قدم مبارک

وَشُكْرُهُ اللهَ تَعَالٰی۔

ہو نگے اور جو اُسے قبول کرے گا اُسکو میں دوست رکھوں گا۔ رضی اللہ تعالی علیہم اجمعین۔ اویس قرنی فرمانے لگے میں نے بھی اُسے قبول کیا اور اُس کے قدم کے آگے اپنی گردن جھکائی اور اُس کی ولایت کی تصدیق کی اور اللہ تعالی کا شکر کیا۔

اَلْمَنْقَبَةُ السَّابِعَةُ وَالْعِشْرُوْنَ

فِيْ اِظْهَارِ الشَّيْخِ اَحْمَدَ الْفَارُوْقِيِّ التِّرْمِذِيِّ السَّرْهِنْدِيِّ لِكَمَالِ رُتْبَةِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ فِيْ مَكْتُوْبَاتِهٖ، اِنَّ الطَّرِيْقَ الْمُوْصِلَ اِلَى اللهِ طَرِيْقَانِ، اَحَدُهُمَا طَرِيْقُ النُّبُوَّةِ، وَالْوَاصِلُوْنَ مِنْ هٰذَا الطَّرِيْقِ هُمُ الْاَنْبِيَاءُ بِالْاَصَالَةِ، وَقَدْ خُتِمُوْا بِخَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔ وَالثَّانِيْ طَرِيْقُ الْوِلَايَةِ، وَالْوَاصِلُوْنَ مِنْ هٰذَا الطَّرِيْقِ هُمُ الْوَاصِلُوْنَ بِالْوَاسِطَةِ، وَهُمُ الْاَقْطَابُ وَالْاَوْتَادُ وَالْاَبْدَالُ وَالنُّجَبَاءُ وَعَامَّةُ الْاَوْلِيَاءِ، وَالْوَاسِطَةُ فِيْ هٰذَا الطَّرِيْقِ سَيِّدُنَا عَلِيٌّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهٗ، وَتَعَلَّقَ هٰذَا الْمَنْصَبُ الْعَالِيْ بِحَضْرَتِهٖ، وَكَانَ قَدَمَا النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ عَلٰى فَرْقِهٖ عَلِيِّ الْمُبَارَكِ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهٗ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنَانِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى

(۲۷) ستائیسویں منقبت آپ کے کمال کو احمد فاروقی ترمذی سرہندی کے ظاہر کرنے کے بیان میں۔

شیخ موصوف کے مکتوبات میں ہے اللہ تعالی کو پہنچنے کے دو طریقے ہیں ایک طریقہ نبوت ہے اور اس طریقہ سے انبیاء علیہم السلام بغیر کسی وسیلہ کے اللہ تعالی کو پہنچ جاتے ہیں اور یہ خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر ختم ہو چکا ہے۔ اور دوسرا طریقہ ولایت ہے۔ اور اس طریقہ پر چلنے والے اللہ تعالی کو بالواسطہ پہنچتے ہیں اور یہ اقطاب اوتاد ابدال نجباء اور عامۃ الاولیاء ہیں اور اس طریقہ میں واسطہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ منصب عالی آپ کی ذات گرامی سے تعلق رکھتا ہے۔ اس مقام میں قدم نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم حضرت علی کرم وجہہ الرحیم کے سر انور پر ہیں۔ اور حضرت فاطمہ الزہراء اور امام حسن و حسین رضی اللہ عنہم بھی اس

عنهما وعنهما مشركون معه في هذا المقام، و
أظن أن سيدنا عليًا قبل نشأة عنصريته
كان ملاذًا من هذا المقام كما كان ملاذًا ما بعد
نشأة عنصريته، ومن وصل إليه الفيض فإ
نما يصل بواسطتهم إليه، لأنه مبدأ ومنتهى
نقطة هذا الطريق ومركز دائرة هذا المقام
تعلقت بهم ولما تم دور سيدنا علي فوض
هذا المنصب العالي إلى الحسنين، وبعدهما إلى
الأئمة الاثني عشر على الترتيب، وفي عصر
كل واحد منهم تصل الفيوضات إلى عصره بوا
سطته، وكان ملجأ لهم وملاذًا، ولما جاءت
نوبة سلطان الأولياء وبرهان الأصفياء،
وغوث الأرض والسماء وغوث الكل محيي
الدين أبي محمد السيد عبد القادر الگيلاني
رضي الله عنه، وأفاض علينا بركاته وفيوضه
فوض هذا المنصب العالي إلى حضرته، و
لم يتيسر لأحد بعد حضرات المذكورين
سواه، فوصول الفيض الإلهي للأقطاب
والنجباء والأولياء بواسطته في عصره
وفي غير عصره أبدًا، وإلى هذا أشار بقوله
أفلت شموس الأولين وشمسنا

مقام میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہیں
میرے خیال میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے پیدا
ہونے سے پہلے بھی یہ مقام حاصل تھا۔ جیسا کہ بعد
میں حاصل ہوا اور جس شخص کو یہ فیض پہنچتا ہے۔ انہی
کی وساطت سے پہنچتا ہے کیونکہ اس طریقہ کا مبدأ و
منتہی اور اس مقام کے دائرے کا مرکز ان کے ساتھ
متعلق ہے۔ اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا
وصال ہوا تو یہ منصب حسنین کریمین کے حوالہ کر دیا
انکے بعد ترتیب وار اماموں کو یہ منصب ملتا رہا
آئمہ کرام میں سے ہر ایک کے زمانہ میں لوگوں کو
اُن کی وساطت سے فیوض پہنچتے رہے اور یہ
اُن کے لئے ملجا و ماوٰی بنے رہے۔ اور جب سلطان
الاولیاء برہان الاصفیاء غوث الارض و السماء غوث
الکل محی الدین ابی محمد سیدنا عبد القادر گیلانی رضی
اللہ عنہ کی باری آئی (رحمہ اللہ تعالیٰ انکی فیوض برکات
سے ہمیں بھی مالا مال کرے) تو یہ منصب عالی آپکے
حوالہ کر دیا اور ان حضرات مذکورین کے علاوہ کسی
اور کو یہ منصب عالی نہیں ملا اور اقطاب نجباء اولیاء
کو غوث اعظم کے زمانہ میں بھی آپ کی وساطت
فیض الٰہی پہنچتا رہا اور ہمیشہ آپ ہی کی وساطت
یہ فیض پہنچتا رہے گا اور آپ نے اس کی طرف اشارہ

أَبَدًا عَلَى فَلَكِ الْعُلَى لَا تَغْرُبُ

وَالشُّمُوسُ جَمْعُ شَمْسٍ، وَالْمُرَادُ مِنَ الشَّمْسِ شَمْسُ فُيُوضَاتِ الْهِدَايَةِ وَالْإِرْشَادِ، وَمِنَ الْأُفُولِ انْعِدَامُ الْفُيُوضَاتِ الْمَذْكُورَةِ، وَتَعَلَّقَ بِهٖ مَا كَانَ مُتَعَلِّقًا بِالْأَوَّلِينَ، وَهُوَ وَاسِطَتُهٗ تَوَ ايصَالِ الْفَيْضِ الْإِلٰهِيِّ إِلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ، وَمَادَامَ إِيصَالُ الْفَيْضِ عَلَيْنَا، فَبِتَوَسُّطِهٖ يَصِلُ إِلَيْنَا

بھی فرمایا ہے۔ ترجمہ شعر: ہم سے پہلے لوگوں کے آفتاب غروب ہوگئے۔ اور ہمارا آفتاب ہمیشہ بلندی کے آسمانوں پر رہیگا اور غروب نہ ہوگا۔ شموس شمس کی جمع جسکا معنی آفتاب اور اسجگہ شمس سے مراد ہدایت وارشاد کے فیوضات کا آفتاب مراد ہے اور افول سے فیوضات مذکورہ کا منقطع ہوجانا مراد ہے۔ نیز آپ کے ساتھ بھی اس شئی نے تعلق پکڑا جو پہلوں کے ساتھ یعنے وہ اولیاء کرام کو فیض پہنچانے کا واسطہ ہے (خدا کرے) فیوض کی بارشیں ہوتی رہیں اور ان کے توسل ہم تک پہنچتی رہیں۔

اَلْمَنْقَبَةُ الثَّامِنَةُ وَالْعِشْرُونَ

(فِي مَدْحِ الْأُسْتَاذِ حَاتِمِ بْنِ أَحْمَدَ الْأَهْدَلِ لِلْغَوْثِ الْأَرْوَاحِ وَالنُّفُوسِ)

قَالَ: كَانَ الْأُسْتَاذُ حَاتِمُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْدَلِ يُعَظِّمُ الْغَوْثَ الْأَعْظَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جِدًّا وَيُكَبِّرُ شَانَهٗ وَيُطْرِيْ ذِكْرَهٗ وَيَمْدَحُ صِفَتَهٗ بِأَوْصَافٍ عَظِيمَةٍ لَمْ أَرَ أَحَدًا سَبَقَهٗ فِي وَصْفِ حَضْرَتِهٖ بِتِلْكَ الْأَوْصَافِ، وَذَكَرَ الْأُسْتَاذُ حَاتِمُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْدَلِ الْمَذْكُورُ فِي بَعْضِ مُصَنَّفَاتِهٖ فِي وَصْفِهٖ فَقَالَ: حَضْرَةُ الْغَوْثِ الْأَعْظَمِ قُطْبُ الْأَقْطَابِ وَتَاجُ الْأَحْبَابِ شَيْخُ الثَّقَلَيْنِ وَ

(۲۸) اٹھائیسویں منقبت حاتم بن احمد کا آپکی تعریف کرنا

راوی کہتا ہے کہ استاد حاتم بن احمد اہدل غوث اعظم کی بہت ہی تعظیم کرتے اور آپ کی شان کو خوب بیان کرتے اور آپ کے ذکر کو مزین کرتے اور آپ کی اتنے بڑے بڑے اوصاف سے تعریف لکھی کہ اس معاملہ میں ان سے کوئی بھی سبقت نہ لے سکا۔ یہ اپنی بعض تصانیف میں آپ کے اوصاف کو یوں ذکر کرتے ہیں۔ حضرت غوث اعظم قطبوں کے قطب محبوبوں کے تاج جن وانس کے شیخ خودفرزدوں کی جائے پناہ اسرار الہام و اعظم

وَكَشَفُ الْمُوْرِ اقْبَيْنَ صَاحِبُ السِّرِّ الْاَتَمِّ الْاَعْظَمِ الْبَادِيَةِ صِدِّيْقِيَّةٌ فِيْ دَهْرِ الدُّهُوْرِ بِدَقَائِقِ "كُنْتُ نَبِيًّا وَّ آدَمُ بَيْنَ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ" حَامِلُ سِرِّ النِّكَاحِ الْاَوَّلِيِّ الْاَزَلِيِّ الظَّاهِرِ بِسِرِّ الْاِجْتِمَاعِ وَالْجَمْعِيَّةِ سَفَطُ (السفط بالتحريك: ما يخبأ فيه الطيب، والجمع اسفاط كسبب واسباب) الْاِعْتِدَالِ الْعَلِيِّ، وَهُوَ الْمُتَصَرِّفُ فِي التَّكْوِيْنِ بِالْاِذْنِ الْمُطْلَقِ، وَالْمُعْتَرِفُ فِي الْاَكْوَانِ بِمَا لِلْحَقِّ وَالْخَلْقِ، مَوْلَانَا وَسَيِّدُنَا شَيْخُ الشُّيُوْخِ عَلَى الْاِطْلَاقِ السَّيِّدُ عَبْدُ الْقَادِرِ ابْنُ السَّيِّدِ اَبِيْ صَالِحٍ بَهْجَةُ النُّفُوْسِ وَالْاٰفَاقِ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ،

بادیہ سے واقف زمانوں میں سے ایک وقت کُنْتُ نَبِیًّا[1] وَّ آدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ کے دقائق کی تصدیق کرنے والے حامل سر نکاح ازلی اوّلی اجتماع اور جمعیت کے مظہر اعتدال علی کے مخزن کائنات عالم میں کھلا تصرف کرنیوالے حق تعالیٰ اور مخلوق کے حقوق کا اعتراف کرنیوالے ہمارے آقا و مولیٰ شیخ الشیوخ علی الاطلاق۔ سید عبدالقادر بن سید ابی صالح بہجۃ النفوس والافاق رضی اللہ عنہ

اَلْمَنْقَبَةُ التَّاسِعَةُ وَالْعِشْرُوْنَ

(فِيْ مَدْحِ الشَّيْخِ اَحْمَدَ الْگَنْجِ بَخْشِ وَالشَّيْخِ اَحْمَدَ الْگَنْجِ كَبِيْرِ الْكَهْنُوِيِّ حَضْرَةَ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ رِسَالَتَيْهِمَا فِيْ بَيَانِ خَوَارِقِ الْغَوْثِيَّةِ)

قَالَا: مَنَاقِبُهُ الْجَلِيْلَةُ لَا يَسَعُهَا اَوْرَاقُ الرَّيَاحِيْنِ وَلَا يَحْوِيْهَا فُسْحَاتُ الْبَسَاتِيْنِ، وَمَرَاتِبُهُ الْعَلِيَّةُ

(۲۹) انتیسویں منقبت حضرت شیخ احمد گنج بخش اور شیخ احمد گنج گیر کھنوی نے اپنے رسالوں میں خوارق غوثیہ کے بیان میں آپکی مدح بیان کی۔

یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ آپکے مناقب جلیلہ درختوں کے پتوں سے بھی زیادہ ہیں اور آپکے مراتب عالیہ کو دلاور عارفین بھی شمار نہیں کر سکتے

---

[1] کنت نبیًا کا ترجمہ میں اسوقت بھی نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام آب و گل میں تھے یعنی آدم علیہ السلام کا ڈھانچہ مبارک بھی اس وقت ابھی تیار نہ ہوا تھا۔ مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت اسوقت بھی تھی اور یہ بات مسلم ہے کہ نبی صرف روح نہیں ہوتا بلکہ نبی روح مع الجسد ہوتا ہے۔ اور اس وقت بشریت کا نام ونشان بھی نہ تھا اور نبوت وجود کو چاہتی ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور کا وجود تھا۔ اسی طرح سے آپ اسوقت بھی نبی تھے

لَا يَكَادُ يَحْصُرُهَا صَنَادِيْدُ الْعَارِفِيْنَ، اَوْ تُحِيْطُ
بِهَا أَلْسِنَةُ الْوَاصِلِيْنَ، لَوْ بَرَتْهَا (قوله بريتها كتبتها وزنا ومعنى) أَلْسِنَةُ الْأَقْلَامِ لَقَعِرَتْ،
وَلَوْ نَمَّقَتْهَا أَنَامِلُ الْأَنَامِ لَأَعْيَتْ، لٰكِنْ تَشَرَّفْنَا بِذِكْرِ شَيْءٍ مِنْ جُزُوْرِهَا (الجزور جمع جوز ضد المدام) وَقَطْرَةٍ مِنْ بُحُوْرِهَا، وَقَدْ جَاءَ
عَنْ شَيْخِنَا الْكَبِيْرِ أَبِي مَدْيَنَ شُعَيْبِ الدَّكَّالِي
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ، لَقِيْتُ الْخِضْرَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ مَشَايِخِ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
فِي عَصْرِنَا، وَسَأَلْتُهُ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ
فَقَالَ هُوَ إِمَامُ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالْحُجَّةُ عَلَى الْعَارِفِيْنَ،
وَهُوَ رُوْحُ الْمَعْرِفَةِ، وَشَانُهُ عَظِيْمٌ بَيْنَ الْاَوْلِيَاءِ
رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ

اَلْمَنْقَبَةُ الثَّلَاثُوْنَ

فِيْ وَضْعِ جَمِيْعِ الْاَوْلِيَاءِ رِقَابَهُمْ لَهُ بِقَوْلِهِ قَدَمِيْ
هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيٍّ وَوَلِيَّةِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ
فِيْ اَصْفَهَانَ يُقَالُ لَهُ الشَّيْخُ الصَّنْعَانِيُّ
ذَكَرُوْا اَنَّ الْغَوْثَ لَمَّا قَالَ قَدَمِيْ هٰذِهٖ الخ

آپ کے مدائح اُن کے احاطہ کرنے سے قاصر ہیں اور اگر قلمیں اُن کو لکھیں تو وہ ٹوٹ جائیں گی اور اگر انگلیوں سے شمار کریں تو وہ تھک جائیں گی مگر آپ کے اوصاف ختم نہ ہونگے (یہ غایت درجہ کی عنایت ہے) کہ آپ نے اپنے مناقب کے پہاڑوں میں سے کچھ معمولی سے اور سمندروں میں سے ایک قطرہ ذکر فرما کر ہمیں اس سے مشرف فرمایا شیخ ابومدین شعیب دکالی فرماتے ہیں کہ میری ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے ہوئی تو میں نے اپنے زمانے کے تمام مشائخ کے متعلق دریافت کیا اور حضور غوث پاک کے متعلق بھی پوچھا تو حضرت خضر فرمانے لگے وہ صدیقوں کے پیشوا عارفوں کے رہنما اور معرفت کی جان ہیں اور اولیاء کرام میں اُن کی بہت بڑی شان ہے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

(۳۰) تیسویں منقبت آپ کے قدمی هذه الخ کہنے پر سوائے شیخ صنعان اصفہانی کے تمام اولیاء کا گردنیں جھکا دینا۔

کہتے ہیں کہ جب غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اللہ کے حکم سے فرمایا کہ میرا یہ قدم تمام اولیاء کی گردنوں پر

فَبِأَمْرٍ مِّنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَضَعَ جَمِيْعُ الْاَوْلِيَاءِ
الْحَاضِرِيْنَ وَالْغَائِبِيْنَ رِقَابَهُمْ تَعْظِيْمًا لِجَلَالِهٖ
وَانْقِيَادًا لِكَمَالِهٖ، اِلَّا ذٰلِكَ الرَّجُلُ الشَّيْخُ فِيْ
اَصْفَهَانَ، فَكَشَفَ لِلْغَوْثِ عَدَمُ انْقِيَادِهٖ،
فَقَالَ فِيْ حَقِّهٖ: فَعَلٰى رَقَبَتِكَ رَاعِي الْخَنَازِيْرِ
فَبَعْدَ مُدَّةٍ نَوٰى ذٰلِكَ الشَّيْخُ زِيَارَةَ بَيْتِ اللّٰهِ
مَعَ الْمُرِيْدِيْنَ الْكَامِلِيْنَ الشَّيْخِ مَحْمُوْدِ الْمَغْرِبِيْ
وَالشَّيْخِ مُحَمَّدٍ فَرِيْدِ الدِّيْنِ الْعَطَّارِ، فَوَقَعَ مُرُوْرُهُمْ
عَلٰى بَلْدَةٍ مِّنْ بِلَادِ الْكُفَّارِ، فَوَقَعَ نَظَرُ
الشَّيْخِ عَلٰى بِنْتٍ بَدِيْعَةِ الْحُسْنِ وَالْجَمَالِ، لَيْسَ
لَهَا شَبِيْهٌ وَلَا مِثَالٌ، قَائِمَةٌ عَلَى الْقَصْرِ تَنْظُرُ
الْاَطْرَافَ، وَعَيْنُهَا تَصِيْدُ الْاَشْرَافَ، فَبِمُجَرَّدِ
رُؤْيَتِهٖ اِيَّاهَا وَقَعَ الشَّيْخُ مُغْشِيًّا عَلَيْهِ، وَ
رَامَ الْعَقْلُ مِنْ يَدَيْهِ، وَتَمَشَّاهُ شِدَّةُ حُسْنِهَا
وَجَمَالِهَا لَمْ يُطِقْ اَنْ يَّبْرَحَ مِنْ مَّكَانِهٖ، فَلَمَّا
رَاَتِ الْبِنْتُ مَحَبَّتَهٗ تَمَكَّنَتْ فِيْ قَلْبِهَا مَوَدَّتُهٗ،
وَلَمْ تَبْرَحْ هِيَ اَيْضًا مِنْ مَّكَانِهَا، وَانْقَطَعَتْ
عَنْ اَكْلِهَا وَمَنَامِهَا، فَعَلِمَ وَالِدُهَا بِحَالِهَا،
وَتَفَكَّرَ كَيْفَ يَكُوْنُ بَالُهَا، وَاضْطَرَبَ اِضْطِرَابًا
شَدِيْدًا، وَلَمْ يَرَ غَيْرَ الْاِزْدِوَاجِ (قوله الازدواج،
اي الاجتماع بالزواج) رَاْيًا سَدِيْدًا، وَاَخْبَرَ

ہے تو سوائے شیخ صنعان اصفہانی کے تمام اولیاء
کرام نے اپنی اپنی گردنوں کو آپکی تعظیم اور فرمانبرداری
کرتے ہو جھکا لیا آپ کو شیخ صنعان کی عدم فرمانبرداری
کا کشف سے علم ہوگیا تو آپ نے اس کے بارے
میں فرمایا میرا قدم خنزیروں کے چرانے والے کی گردن
پر بھی ہے۔ کچھ مدت کے بعد شیخ صنعان بیت اللہ
شریف کی زیارت کیلئے اپنے کامل مریدین کے ہمراہ
نکلے شیخ محمود مغربی اور شیخ محمد فرید الدین عطار
بھی ان مریدین میں سے ہیں۔ چلتے چلتے ان کا کفار
کے شہروں میں سے ایک شہر پر گذر ہوا تو شیخ صنعان
کی اچانک ایک ایسی لڑکی پر نظر پڑھ گئی جسکی حسن و جمال
میں کوئی مثال نہ ملتی تھی وہ اپنے محل پر کھڑی اطراف
و جوانب کا نظارہ دیکھ رہی تھی۔ اُس کی آنکھیں
جھانکنے والوں کو صرف ایک نظر سے شکار بنالیتی
تھیں۔ شیخ یہ دیکھتے ہی بیہوش ہو گئے اور عقل کا
کا جنازہ نکل گیا اور اُس کے حسن و جمال کو دیکھ یہ
جگہ چھوڑ کر آگے چلنے کی طاقت نہ رہی یہ دیکھ کر لڑکی
بھی اپنا دل دے بیٹھی اور اُس نے بھی اپنی جگہ نہ
چھوڑی اور کھانا پینا بھول گئی اُس کے والد کو خبر
ہوئی تو فکر ہوا کہ اب اس کا کیا حال ہوگا اور سخت
گھبرایا اور سوائے شیخ سے نکاح کر دینے کے اور

الشيخين بما في باله، فاختار الشيخ طريق ضلاله
فأخبره أبوها أن قاعدة ازدواجهم حين إعطاء
بنتهم إلى أحد أن يجعلوه راعي الخنازير
ويأتي لهم كل يوم بالخنوص (الخنوص بكسر
المعجمة وفتح النون المشددة، ولد الخنزير) ليأ
كلوا اللحم على شعارهم إلى حين الازدواج،
ثم يوقدون السراج ويجعلون بأحدى
يديه لحم الخنزير مع الشراب، وبيده
الأخرى ذيل العروس بلا حجاب، ففرح
الشيخ بهذا الخبر، ودخل في خدمته بلا حذر،
ووضع الخنوص على رقبته في كل صباح حين
إتيانه به إليهم فبعد انقضاء المدة جعلوا
بأحدى يدي الشيخ لحم الخنزير مع القدح،
وبيده الأخرى ذيل حبيبته بالفرح، فلما
أراد الشيخ أن يشرب الشراب، ويأكل
لحم الخنزير بلا اجتناب، نادى الشيخ
فريد الدين يا سلطان يا سيد عبد القادر
يروح الشيخ من أيدينا، الإمداد الإمداد
يا محي الدين، فبسماعه النداء و
قعت الرعدة في جسده، وسقط القدح
واللحم من يده، وتنبه من نوع الغفلة،

کچھ نہ سوجھی پھر اپنے ارادہ سے اُن کو مطلع کیا تو شیخ
نے گمراہی کا راستہ اختیار کر لیا لڑکی کے والد نے بتایا
ہمارے نکاح کرنے کا یہ دستور ہے کہ لڑکی دینے سے
(چند دن پہلے) وہ ہمارے خنازیر چراتا ہے اور روزانہ
لڑکی والوں کو ایک خنزیر کا بچہ لا کر دیتا ہے تاکہ وہ
اپنے دستور کے مطابق نکاح تک کھائیں پھر بوقت
نکاح چراغ روشن کرتے ہیں اور مرد کے ایک ہاتھ
میں خنزیر کا گوشت اور شراب رکھتے ہیں اور دوسرے
ہاتھ میں دلہن کا پلہ بغیر کسی پردہ کے پکڑا دیا جاتا
ہے یہ خبر سن کر شیخ بہت خوش ہوئے اور اس خدمت
کو بغیر کسی پرہیز کے پورا کر دیا اور ہر روز صبح خنزیر کا
بچہ اپنی گردن پر اٹھا کر لاتا اور انہیں دیتا مدت پوری
ہونے کے بعد انہوں نے اس کے ہاتھ میں خنزیر کا
گوشت اور شراب رکھی اور دوسرے ہاتھ میں اس
کی حبیبہ کا خوشی سے پلہ پکڑایا جب شیخ نے بغیر پرہیز
کے شراب پینے اور خنزیر کا گوشت کھانے کا ارادہ
کیا تو شیخ فرید الدین عطار نے دربار غوثیہ میں فریاد کی
کہ اے اولیاء کے بادشاہ اے محی الدین اے سید عبد القادر
ہمارے شیخ ہمارے ہاتھوں سے جا رہے ہیں للہ امداد
کرنا یہ سنتے ہی اُن کے جسم میں لرزہ پیدا ہوا جس سے
گوشت اور پیالہ ہاتھ سے گر گیا اور غفلت کی پٹی کھ

وَتَوَجَّهَ إِلَى الصَّحْرَاءِ بِلَا مُهْلَةٍ، فَسَأَلَهُ الشَّيْخُ فَرِيْدُ الدِّيْنِ إِلَى أَيْنَ الْمَفَرُّ، فَأَجَابَهُ إِلَى مَنْ سَهْمُهُ أَبُوْ لِلْإِعْتِذَارِ مِنْ سُوْءِ أَدَبِيْ، وَلِلْاِسْتِغْفَارِ عِنْدَ مُنْقَلَبِيْ، فَلَمَّا وَصَلَ إِلَى بَغْدَادَ سَوَّدَ وَجْهَهُ بِالسَّوَادِ، وَشَدَّ يَدَيْهِ بِالشِّدَّةِ، وَوَقَفَ مَعَ الْخَدَمِ فِي السُّدَّةِ (السدة بالضم، العتبة) فَتَضَرَّعَ بِالْقَلْبِ قِبَالَةَ الْغَوْثِ الْأَعْظَمِ، فَعَطَفَ الْغَوْثُ عَلَيْهِ، وَعَفَا عَمَّا تَقَدَّمَ، وَأَمَرَ بِغَسْلِ وَجْهِهِ، وَفَكَّ الْوِثَاقِ مِنْ يَدَيْهِ، وَتَوَجَّهَ الْغَوْثُ إِلَى اللّٰهِ الْكَرِيْمِ أَنْ يَعْفُوَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ الْعَظِيْمِ فَجَاءَهُ الْخِطَابُ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ، بِإِسَاءَةِ الْأَدَبِ فِي حَقِّكَ صَارَ مَرْدُوْدًا فَتَضَرَّعَ الْغَوْثُ فِي حَقِّهِ تَضَرُّعًا مَعْدُوْدًا، حَتَّى جَاءَهُ النِّدَاءُ مِنَ الْفَرْدِ الصَّمَدِ لَا أَقْبَلُ فِي حَقِّهِ شَفَاعَةً مِنْ أَحَدٍ، فَحِيْنَئِذٍ كَفَّ يَدَهُ عَنْ تَصَرُّفِ أُمُوْرِ الْكَوْنِيَّةِ وَمَرَاسِمِ الْغَوْثِيَّةِ، وَقَالَ، إِلٰهِيْ إِذَا مَا قَبِلْتَ فِي حَقِّهِ شَفَاعَتِيْ وَشَفَاعَةَ الْأَوْلِيَاءِ كَيْفَ يَكُوْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَالُ الْمُرِيْدِ؟ وَلِهٰذَا الْخَطَرِ الْعَظِيْمِ مَنَعْتُ نَفْسِيْ عَنْ مِثْلِ هٰذَا الْأَمْرِ الْجَسِيْمِ، وَفَوَّضْتُ أُمُوْرَ عِبَادِكَ إِلَيْكَ وَأَنْتَ الْعَلِيْمُ الْقَادِرُ وَالْأُمُوْرُ لَدَيْكَ، فَجَاءَهُ الْخِطَابُ مِنَ

سے کھل گئی فوراً جنگل کیطرف متوجہ ہوئے۔ شیخ فرید الدین نے پوچھا آپ کہاں تشریف لئے جاتے ہیں جواب دیا اُس ہستی کی طرف جس کا تیر بے ادب منکروں کو لگنے والا ہے (اس سے) اپنی گستاخی کی معافی مانگنے کیلئے (جا رہا ہوں) جب یہ بغداد پہنچے تو چہرہ پر سیاہی مل لی اور دونوں ہاتھوں کو بیڑیوں سے مضبوط باندھ لیا اور خادموں کے ساتھ غوث پاک کے دروازہ کی چوکھٹ پر کھڑے ہو گئے اور آپکے سامنے رونے لگے۔ آپ کو اُسکی حالت پر رحم آیا اور اُسکا قصور معاف کر دیا اور چہرہ دھونے اور ہاتھ کھولنے کا حکم فرمایا اور بارگاہ الٰہی میں اس کے گناہ معاف کرنے کی دعا کی اللہ جل شانہٗ کی طرف سے خطاب ہوا یہ تیری شان میں گستاخی کرنے کی وجہ سے مردود ہو چکا ہے۔ حضور غوث پاک نے اس کے حق میں زاری کرتے ہوئے دعا کی یہاں تک کہ بارگاہ الٰہی سے نداء آئی میں اس کے حق میں کسی کی بھی سفارش قبول نہیں کروں گا۔ یہ سُنتے ہی آپ دنیاوی تصرفات اور مراسم غوثیہ سے دست بردار ہو گئے اور عرض کیا الٰہی جب تو نے اس کے حق میں میری اور دوسرے ولیوں کی شفاعت قبول نہیں کی تو میرے مریدوں کا قیامت میں کیا

الملك المالك، قبلت توبته وعفوت عنه لأجلك وأعطيتك عهدا أن لا أخرج أحدا من مريديك من الدنيا بغير توبة من العصيان، ولا أقبض أرواحهم إلا على الإيمان، وسمع الحمد من الملكوت للحي الذي لا يموت الحمد لله حمدا متوافرا، والشكر له شكرا متكاثرا

وذكر في بعض الرسائل، إن الغوث الأعظم لما صار مأمورا أن يقول، قدمي هذه الخ وضع جميع الأولياء رقابهم سوى الشيخ الصنعاني، وقال أنا أيضا من المحبوبين لا يقتضي لي أن أضع رقبتي بقوله، وكشف للغوث عدم انقياده، فقال فعلى رقبته راعي الخنازير، ثم قصد ذلك الشيخ زيارة مكة المعظمة مع أربعمائة من المريدين، فبتقدير القادر المطلق وقع نظر الشيخ على امرأة نصرانية، فتعشق ولم يبق له قرار، ووقع في شدة واضطراب، وكانت تلك المرأة بائعة الخمور وأطاعها الشيخ بالفرح والسرور، حتى أمرته يوما برعي الخنازير، وقالت أيها الشيخ الكبير نعم على رقبتك الخنوص يأمن في المشي من الدهس، فوفى كما أمرته

حال ہوگا اس عظیم آفت کی وجہ سے میں ان امور سے دست بردار ہوتا ہوں اور تیرے بندوں کے کام تیرے سپرد کرتا ہوں اور تو جاننے والا قادر ہے اور تجھے تمام اختیار ہیں۔ خالق و مالک کی طرف سے خطاب ہوا میں نے اس کی توبہ قبول کی اور تیرے لئے اس کو معاف کر دیا اور یہ بھی وعدہ کرتا ہوں کہ تیرے مریدوں کو توبہ کے بغیر نہ ماروں گا۔ اور ان کا خاتمہ بالخیر ہوگا۔ پھر عالم ملکوت سے حیّ لایموت کی حمد و ثناء سنی بہت بہت حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور اس کا ہزارہا بار شکر ہے اور بعض رسائل میں یوں ذکر ہے کہ جب غوث اعظم کو قدمی ہذہ الخ کہنے کا امر ہوا۔ تو شیخ صنعاں کے علاوہ تمام اولیاء کرام نے اپنی گردنیں جھکا لیں اور اس نے کہا میں بھی تو محبوب ہوں میری شان سے بعید ہے کہ اپنی گردن کو اس کے قول پر جھکا دوں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو یہ کشف سے معلوم ہوگیا تو آپ نے فرمایا اے خنازیر کے چرانے والے تیری گردن پر بھی میرا قدم ہے پھر شیخ صنعان نے مکہ معظمہ کی زیارت کا مع چار سو مریدین کے قصد کیا (تو راستہ میں) قادر مطلق کی تقدیر سے شیخ کی ایک نصرانیہ لڑکی پر نظر پڑ گئی۔ اس سے

عَجِيبَةً، وَتَفَرَّقَتِ الْمُرِيدُونَ عَنْهُ حِينَ رَأَوْا هٰذِهِ الْحَالَةَ الْعَجِيبَةَ، إِلَّا الْمُرِيدَانِ الصَّادِقَانِ الْكَامِلَانِ وَهُمَا الشَّيْخُ مُحَمَّدٌ فَرِيدُ الدِّينِ وَالشَّيْخُ مَحْمُودُ الْمَغْرِبِيُّ وَقَالَا يَلْزَمُ إِطْفَاءُ نَارِ هٰذَا الْبَلَاءِ مِنْ مَكَانِ اشْتِعَالِهَا وَكَانَا يَعْرِفَانِ أَنَّ هٰذِهِ الْبَلِيَّةَ الْعَظِيمَةَ بِعَدَمِ الْعِبَادَةِ لِقَوْلِ الْغَوْثِ الْأَعْظَمِ، فَبَقِيَ الشَّيْخُ مَحْمُودٌ عِنْدَ شَيْخِهِ وَتَوَجَّهَ الشَّيْخُ فَرِيدُ الدِّينِ إِلَى بَغْدَادَ، فَلَمَّا وَصَلَ إِلَى التَّكِيَّةِ الْعَلِيَّةِ وَفَحَصَ عَنْ مَحَلِّ خِدْمَةٍ لِيَخْدِمَ، فَلَمْ يَرَ مَحَلًّا خَالِيًا عَنِ الْمَأْمُورِينَ، فَاخْتَارَ أَنْ يَحْمِلَ سَلَّةَ الْأَقْذَارِ وَرَمْيَ مَا فِيهَا إِلَى الصَّحْرَاءِ، وَلَمْ تَقَعْ لَهُ تِلْكَ الْخِدْمَةُ مِنَ الْمَأْمُورِينَ فَتَرَبَّصَ حَتَّى وَقَعَتْ تِلْكَ الْخِدْمَةُ بِيَدِهِ، وَبَعْدَ أَيَّامٍ شَكَا الْخَدَمَةُ الْمَذْكُورُونَ إِلَى الْغَوْثِ الْأَعْظَمِ بِأَنْ سَرَقَ أَحَدٌ وَمِنْ خِدْمَتِنَا، فَقَالَ أَفِيكُمْ رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ جَدِيدًا؟ قَالُوا بَلَى وَأَخَذَ خِدْمَتَنَا، فَقَالَ هُوَ يَكُونُ فِي هٰذِهِ الْخِدْمَةِ، فَقَامَ الْغَوْثُ إِلَى الطَّهَارَةِ فَرَأَى شَابًّا حَامِلًا فَوْقَ رَأْسِهِ سَلَّةَ الْأَقْذَارِ وَالْمَطَرُ نَازِلٌ وَالنَّجَاسَةُ تَقْطُرُ عَلَيْهِ فَقَالَ الْغَوْثُ مَنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ خَادِمُ الشَّيْخِ الصَّنْعَانِيِّ، فَتَرَفَّقَ الْغَوْثُ بِحَالِ الشَّابِّ فَقَالَ اُطْلُبْ، فَقَالَ أَنْتَ أَعْلَمُ، فَقَالَ الْغَوْثُ اُطْلُبْ مَقَامًا عَالِيًا، فَقَالَ الشَّابُّ

وہ یکدفعہ ہی عاشق ہوگیا کہاں اب سکون ایسا بلکہ وہ سخت پریشانی میں مبتلا ہوگیا اور وہ عورت شراب بیچا کرتی تھی شیخ اُس کی اطاعت میں بہت خوشی سے مشغول ہوگیا۔ حتی کہ ایک دن اُس نے خنازیر چرانے کا حکم دیا اور کہا اے شیخ کبیر خنزیر کے بچہ کو اپنی گردن پر رکھ لو تاکہ چلنے میں پامال ہونے سے بچ جائے تو اس نے اس حکم کی بھی فوراً تعمیل کی مریدین حضرات اس حالت عجیبہ کو دیکھ کر بد اعتقاد ہو کر چھوڑ گئے۔ مگر اس کے دو کامل مرید صادق الاعتقاد شیخ محمد فرید الدین اور شیخ محمود مغربی جادہ اعتقاد سے نہ ہلے۔ بلکہ انہوں نے کہا۔ اس مصیبت کی بڑھتی ہوئی آگ کو اس کے اٹھنے کی جگہ سے بجھانا ضروری ہے۔ اور یہ دونوں حضرات جانتے تھے کہ یہ مصیبت عظمیٰ حضرت غوث اعظم کی نافرمانی کا ثمرہ ہے۔ شیخ محمود اپنے شیخ کی خدمت میں ہی رہے اور شیخ فرید الدین بغداد کی طرف روانہ ہوئے۔ جب بغداد میں حضور غوث پاک کی سرائے میں پہنچے تو خدمت کا کوئی محل تلاش کیا۔ مگر خالی کوئی نہ پایا۔ تو شیخ فرید نے آپ کے پاخانہ کا ٹوکرا اٹھا کر جنگل میں پھینکنا ہی

لَيْسَ عِنْدِي مُقَامٌ أَعْلَىٰ مِنَ الْعَفْوِ عَنْ شَيْخِي فَقَالَ الْغَوْثُ عَفَوْتُ عَنْ شَيْخِكَ لِأَجْلِكَ، فَحِيْنَمَا قَالَ الْغَوْثُ هٰذَا الْكَلَامَ تَنَبَّهَ الشَّيْخُ الصَّنْعَانِيُّ مِنْ نَوْمَةِ الْغَفْلَةِ، وَسَلَا عَنْ مَحَبَّةِ النَّصْرَانِيَّةِ، وَرَجَعَ حَالَاتُهُ الْأَوَّلِيَّةُ، وَفَارَقَ مَعْشُوْقَتَهُ النَّصْرَانِيَّةَ وَتَعَشَّقَتْ هِيَ بِالشَّيْخِ، وَتَعَلَّقَ قَلْبُهَا بِهٖ، وَاخْتَارَتْ مُوَافَقَتَهٗ، فَقَالَ لَهَا الشَّيْخُ لَا مُنَاسَبَةَ بَيْنَنَا أَنْتِ كَافِرَةٌ وَأَنَا مُسْلِمٌ، فَبِمُجَرَّدِ هٰذَا الْكَلَامِ أَسْلَمَتْ مَعَ جَمِيْعِ أَتْبَاعِهَا، وَاخْتَارَتْ خِدْمَةَ الشَّيْخِ، رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالَىٰ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ،

غنیمت جانا اس کے بارے میں خادموں میں سے کسی خاص کی ڈیوٹی نہ تھی اس لئے کچھ عرصہ بعد یہ خدمت مستقل آپ کے حوالہ ہوگئی کچھ دن بعد پھر پہلے خادموں نے حضور غوث پاک کی خدمت میں شکایت کی کہ ہم آپکی خدمت سے محروم ہوگئے ہیں آپنے فرمایا کیا تم میں کوئی غریب درویش نیا آگیا ہے اُنہوں نے کہا "جی ہاں" اُس نے ہم سے یہ خدمت لے لی ہے۔ فرمایا وہ اس خدمت پر رہے؛ پھر آپ وضوء کیلئے اُٹھے دیکھا کہ ایک نوجوان اپنے سر پر ٹوکرا اٹھائے لے جا رہا ہے۔ اور بارش ہو رہی تھی جسکی وجہ سے پلیدی کے قطرے اُس پر ٹپک رہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا تو کون ہے؛ عرض کی میں شیخ صنعان کا مُرید ہوں آپ کو نوجوان کی حالت پر رحم آیا۔ فرمایا مانگ جو مانگتا ہے۔ عرض کی آپ میری خواہش جانتے ہی ہیں۔ آپ نے فرمایا مجھ سے کوئی تو اعلیٰ مقام مانگ عرض کی میرے نزدیک اس کے سوا کوئی اعلیٰ مقام نہیں کہ آپ میرے شیخ کا قصور معاف کردیں فرمایا تمہاری خاطر میں نے تمہارے میں نے تمہارے شیخ کا قصور معاف کردیا آپکے اس ارشاد کے ساتھ ہی شیخ صنعان کی آنکھ سے پردہ اُٹھ گیا تو شیخ کے دل سے نصرانیہ کی محبت کا جنازہ نکل گیا اور سابقہ حالات حاصل ہوگئے اور معشوقہ نصرانی سے فوراً جدا ہوگیا مگر وہ اس پر فریفتہ ہوگئی تھی اور اپنا دل دے بیٹھی تھی اس لئے اُس نے آپ کی موافقت چاہی مگر شیخ نے کہا تم کافر ہو اور میں مسلمان ہوں اس واسطے میں تمہیں اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتا یہ سُنتے ہی وہ اور اس کے متعلقین سب مسلمان ہوگئے اور آپ کی خدمت میں رہنے لگے رضی اللہ عنہم اجمعین"

المنقبة الحادية والثلاثون

في نيل رجل من الابدال عزل عن منصبه وعفي بتلطيخ جبهته بتراب عتبته رضي الله عنه

ذكروا انه كان رجل من الابدال مأمورا بخدمة، فصدر منه خطأ فعزلوه عن مأموريته وعن مقامه، فالتجأ بباب الغوث واحتمى به ولطخ جبهته بتراب مدرسته الشريفة بغير تلفظه بكلمة التوبة، فهتف به هاتف من الغيب يا فلان لطخت جبهتك بتراب باب محبوبي الكبير عبد القادر عفوت عن خطيئتك، واعطيتك مقاما اعلى من مقامك السابق، رح الى حضرته واشكر الله على هذه العطية العظمى في حضوره، فاذا ذلك الرجل المذكور الى المدرسة لما امر فرآه جالسا مع جماعة من الفضلاء والمشايخ، فشكر الله في حضوره على ما حصل له ببركته من المقام الشامخ، رضي الله عنه.

(۳۱) اکتیسویں منقبت ایک ابدال کا منصب سے معزول ہونیکے بعد آپ کے آستانہ کی چوکھٹ کی خاک مبارک سے ماتھا خاک آلودہ کرنے سے قصور معاف ہوگیا۔

کہتے ہیں ایک ابدال اپنے فرض منصبی کو انجام دے رہا تھا۔ تو اس سے کوئی خطا سرزد ہوگئی جس کی وجہ وہ اپنے منصب سے معزول ہوگیا اور اس کو اس مقام سے اتار دیا گیا وہ غوث پاک کی طرف ملتجی ہوا اور امداد کے لئے عرض کیا اور اپنی پیشانی مدرسہ کی خاک پر رکھ کر رونے لگا ابھی زبان سے توبہ کا کلمہ نہ نکالنے پایا تھا کہ ہاتف غیبی نے پکارا اے فلاں چونکہ تو نے میرے محبوب سید عبد القادر کے دروازہ کی خاک پر پیشانی رکھ دی ہے اس لئے جا میں نے تجھے معاف کر دیا اور تجھے پہلے سے بھی بلند مقام عطا کیا ہمارے محبوب کی خدمت میں جا کر اس نعمت عظمیٰ کے بدلے میرا شکریہ ادا کر۔ وہ شخص حکم کے مطابق مدرسہ میں آیا۔ دیکھا کہ آپ فضلاء اور مشائخ کی جماعت میں تشریف فرما ہیں اس نے آپ کے حضور میں آپ کی برکت سے جو اعلیٰ مقام ملا تھا اس پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

المنقبة الثانية والثلاثون

في عفو سلطان الجن عن رجل قتل ابنه بحية بسماعه
انه من مريدي الشيخ عبد القادر رضي الله عنه

ذكروا ان عالما فاضلا من فضلاء بغداد راح بعد اداء
صلوة الجمعة مع تلامذته الى المقبرة لزيارة الاموات
وقرأة الفاتحة لهم، فرأى في الطريق حية سوداء
فقتلها بعصا في يده، فغشيه عجاج مستطيلا،
فغاب عن النظر، فتحيرت تلامذته وبعد ساعة
رأوه آتيا، فاستقبلوه ورأوه لابسا لباس
الوشيا، فسألوه عن حاله وعن لباسه؟
فقال، لما غشيني العجاج خطفوني واخذوني
الى الجزيرة وغمسوني في قعر البحر واخذوني عند
سلطان الجن، فرأيته قائما على سريره وبيده
سيف مسلول وقدامه شاب ميت مقتول
قد شج رأسه والدم يقطر على جسده، فسأل
عنه، فقال من هذا؟ قالوا هذا قاتل هذا
الشاب، فنظر الي مغضبا، فقال يا استاذ
البلد لم قتلت هذا الشاب بلا موجب؟
فانكرت فقلت حاش لله انا ما قتلته،
وهؤلاء يفترون علي، فقالوا للسلطان،

(۳۲) بتیسویں منقبت آپ کا مرید ہونیکی بناپر جنوں کے بادشاہ نے اپنے بیٹے کے قاتل کو معاف کردیا۔

کہتے ہیں بغداد کے علماء میں سے ایک عالم فاضل نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد بمعہ تلامذہ قبرستان کی طرف فاتحہ خانی کیلئے نکلے راستہ میں ایک سیاہ سانپ دیکھا تو اُسے اپنے عصاء سے مار ڈالا۔

تھوڑی دیر کے بعد اُسے ایک لمبے گرد و غبار نے ڈھانپ لیا تو اچانک نظروں سے غائب ہوگیا یہ دیکھ کر شاگرد حیران ہوگئے کچھ دیر بعد دیکھا کہ اُستاد صاحب ایک عمدہ لباس پہنے آرہے ہیں آگے بڑھکر استقبال کیا۔ اور احوال اور لباس کے متعلق دریافت کیا اُستاد صاحب فرمانے لگے جب مجھ پر غبار چھایا تو جن مجھے پکڑ کر ایک جزیرہ میں لے گئے۔ پھر دریا میں مجھے غوطہ دے کر اپنے بادشاہ کے پاس لے گئے میں نے دیکھا کہ وہ ایک ننگی تلوار ہاتھ میں لئے تخت پر کھڑا ہے اور اُسکے سامنے ایک نوجوان مقتول پڑا ہے جسکا سر زخمی ہے اور جسم پر خون بہہ رہا ہے میرے متعلق سوال کیا کہ یہ کون ہے۔ جنوں نے کہا یہی قاتل ہے۔ اُس نے میری طرف غصہ کی حالت میں دیکھا اور کہا اے شہر کے اُستاد تونے اس نوجوان

علامة قتله عصاه التي بيده ملطخة بدمه،
فرأى الدم بالعصا، فسأل عنه فقلت قتلت
حية بهذه العصا فهذا دمها، فقال يا أجهل
الناس تلك الحية ولدي هذا فسكت و
تحيرت، ثم التفت إلى القاضي وقال، قد
أقر هذا الرجل بالقتل فاحكم بقتله، فحكم
القاضي بقتلي، وأعطى المفتي الفتوى على
حكم القاضي، وأخذ السيف المسلول بيده
وأراد أن يضربني، فالتجأت في قلبي و
استمددت من شيخي وأستاذي حضرة الغوث
فظهر في الفور رجل نوراني فقال، لا تقتل
هذا الرجل فإنه من مريدي الغوث سلطان
الأولياء الشيخ السيد عبد القادر الكيلاني
رضي الله عنه، فإن عاتبك بسببه فما جوابك
لحضرته؟ فبمجرد سماع اسمه الشريف رمى
السيف من يده؟ وقال، يا أستاذ البلد
لتأدبي بحضرة الغوث عفوت عنك من
قتل ولدي، فكن إماما وصل صلاة الجنازة
عليه، وادع له بالمغفرة، ثم خلع علي خلعة
الافتخار وأرسلني مع الذين خطفوني
إلى هذا المكان ثم غابوا عن نظري رضي

کو ناحق کیوں قتل کر دیا ہے۔ میں نے انکار کیا اور کہا
خدا کی قسم میں نے اِسے قتل نہیں کیا آپ کے خادموں
نے مجھ پر افترا باندھا ہے۔ انہوں نے بادشاہ سے
عرض کی کہ اس کے ہاتھ کا خون سے لتھڑا ہوا عصا اس
بات کی دلیل ہے کہ اس نے ہی قتل کیا ہے۔ دیکھا تو عصا
کو واقعی خون لگا ہوا تھا۔ مجھ سے اس خون کے متعلق
پوچھا تو میں نے کہا اس سے تو میں نے ایک سانپ
کو مارا ہے اور یہ اسکا خون ہے بادشاہ کہنے لگا اے
جاہل وہ سانپ یہی میرا بیٹا ہے۔ یہ سنتے ہی ہکا بکا
رہ گیا پھر قاضی کیطرف متوجہ ہوا اور کہا یہ شخص اپنے
قاتل ہونیکا اقراری ہے تم اسکے قتل کا حکم دے دو
قاضی نے میرے قتل کا حکم دے دیا بادشاہ تلوار کھینچ
کر مجھ پر وار کرنے لگا۔ تو میں اپنے دل سے اپنے شیخ
اُستاد حضرت غوث اعظم کی طرف ملتجی ہوا اور مدد
طلب کی فوراً ایک نورانی مرد نمودار ہوا اور بادشاہ
سے کہنے لگا اس شخص کو قتل نہ کیجیو یہ تو سلطان الاولیاء
شیخ عبدالقادر گیلانی کا مُرید ہے اگر وہ اس کے سبب
تم پر عتاب فرمائیں گے تو تم کیا جواب دو گے آپکا نام
سُنتے ہی اس نے تلوار ہاتھ سے ڈالدی اور مجھے کہا
اے شہری استاد میں نے حضرت غوث اعظم کے
ادب و تعظیم کی خاطر تجھے اپنے بیٹے کا قصاص معاف

الله تعالیٰ عن سیدی عبد القادر رضی

کیا اب تم ہی اس مقتول کا جنازہ پڑھاؤ اور اس کیلئے مغفرت کی دعا مانگو۔ پھر اس نے مجھے یہ خلعت پہنا کر ان جنوں کے ساتھ رخصت کر دیا جو مجھے وہاں لے کر گئے تھے وہ اس مکان میں چھوڑ کر میری نظر سے غائب ہو گئے۔ رضی اللہ عن سیدی الغوث الاعظم

المنقبة الثالثة والثلاثون

(في شفاء الناس من الطاعون بتناول كلأ مدرسته وشرب مائها)

ذكروا انه وقع الطاعون في عهد الغوث ببغداد، وصار يموت كل يوم ازيد من الف الف من الرجال والنساء، فشكوا الى حضرته، فقال رضي الله عنه يستحق الكلأ الذي حول مدرستنا ويؤكل يشفي الله به الناس المرضى ويرفع الطاعون، فعملوا بما قاله رضي الله عنه فسلمت المرضى ورفع الله عنهم الطاعون فمن كثرة ازدحام المرضى قال رضي الله عنه، من شرب من ماء مدرستنا قطرة يشفيه الله، فشرب الناس من ماء مدرسته المباركة، فوجدوا الشفاء كاملا، فما وقع في عهده الطاعون في بغداد ثانيا رضي الله تعالى عنه،

(۳۳) تینتیسویں منقبت لوگوں کا آپ کے مدرسہ کا گھاس کھانے اور پانی پینے سے طاعون کی بیماری سے نجات حاصل کرنا۔

کہتے ہیں حضور غوث صمدانی کے زمانہ میں ایک مرتبہ بغداد میں طاعون کی بیماری اس کثرت سے واقع ہوئی کہ ہر روز ہزار سے بھی زیادہ مرد و عورت کا جنازہ نکلتا لوگوں نے اس کی آپ کے آگے شکایت کی آپ نے فرمایا ہمارے مدرسہ کی گھاس کوٹ کر مریضوں کو کھلایا جاوے اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے شفا دے گا۔ اور طاعون کی بیماری بھی جاتی رہے گی انہوں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی تو مریض شفا پا گئے اور طاعون بھی جاتا رہا مریضوں کی کثرت کی وجہ سے آپ نے فرمایا جو ہمارے مدرسہ کا ایک قطرہ پانی بھی پی لے گا۔ اللہ تعالیٰ اسکو بھی شفا بخشے گا۔ تو لوگوں نے آپ کے مدرسہ کا پانی مبارک پی کر شفاء کاملہ عاجلہ پائی، اور دوبارہ آپ کے زمانہ میں

طاعون بغداد میں نہیں آئی رضی اللہ عنہ

اَلْمَنْقَبَۃُ الرَّابِعَۃُ وَالثَّلَاثُوْنَ

(فِیْ قَوْلِہٖ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ، ھٰذَا الْوُجُوْدُ وُجُوْدُ جَدِّیْ
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا وُجُوْدُ عَبْدِ الْقَادِرِ)

ذَکَرُوْا اَنَّ حَضْرَۃَ الْغَوْثِ تَوَجَّہَ یَوْمًا اِلَی الْبَیْتِ وَ
تَبِعَہٗ وَلَدُہُ الشَّیْخُ عَبْدُ الْجَبَّارِ وَقَبْلَ الدُّخُوْلِ
اِلَی الْبَیْتِ لَمْ یَرَ الْغَوْثَ، فَدَخَلَ الْبَیْتَ وَقَالَ
لِوَالِدَتِہٖ، کُنْتُ مَعَ الْغَوْثِ اِلَی الْبَابِ وَلَمْ اَرَہٗ
دَخَلَ الْبَیْتَ، فَقَالَتْ وَالِدَتُہٗ مُنْذُ خَمْسَۃَ عَشَرَ یَوْمًا
مَا دَخَلَ فِی الْبَیْتِ، فَلَمَّا سَمِعَ ھٰذَا الْکَلَامَ تَوَجَّہَ
اِلَی الْحُجْرَۃِ الْمُطَہَّرَۃِ الَّتِیْ یَشْتَغِلُ فِیْھَا الْغَوْثُ
فِی اللَّیَالِیْ بِالْعِبَادَۃِ، فَرَاٰی بَابَ الْحُجْرَۃِ مُغْلَقًا
مِنَ الدَّاخِلِ، فَعَلِمَ اَنَّ حَضْرَۃَ الْغَوْثِ فِیْھَا،
فَوَقَفَ قَائِمًا مُتَأَدِّبًا وَاضِعًا اِحْدٰی یَدَیْہِ
عَلَی الْاُخْرٰی عِنْدَ بَابِ الْحُجْرَۃِ اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ،
فَلَمَّا تَجَاوَزَ نِصْفُ اللَّیْلِ فَتَحَ الْغَوْثُ بَابَ الْحُجْرَۃِ
فَقَالَ لِوَلَدِہِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، اَنْتَ کُلَّ وَقْتٍ
تُلَاحِظُ فِیْ نَفْسِکَ اَنَّ عَدَمَ رَوَاحِیْ اِلَی الْبَیْتِ
کَانَ اَحْسَنَ فَاِنْ کَانَ الْاَمْرُ کَالَا خَلَتْ تَعَطَّلَتْ

(۳۴) چونتیسویں منقبت آپ کا یہ قول کہ یہ میرا وجود نہیں بلکہ میرے نانا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے

کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت غوث پاک گھر تشریف لے گئے آپ کے بیٹے شیخ عبد الجبار بھی آپ کے پیچھے ہو لئے مگر گھر داخل ہونے سے پہلے ہی آپ نظروں سے غائب ہو گئے صاحبزادے گھر جاکر والدہ سے عرض کرنے لگے ہیں والد صاحب کے ساتھ دروازے تک آیا ہوں لیکن مجھے گھر میں نظر نہیں آتے والدہ ماجدہ فرمانے لگی وہ تو پندرہ یوم سے گھر نہیں آئے جب یہ بات سنی تو یہ حضور کے اس حجرہ کی طرف آئے جس میں آپ رات کے وقت عبادت الہی میں مشغول ہوا کرتے تھے۔ دیکھا کہ دروازہ اندر سے بند ہے۔ تو جان گئے کہ آپ اس میں ہی ہیں۔ اور دست بستہ مؤدبانہ حجرہ مبارک کے دروازہ کے قریب نصف رات تک کھڑے رہے۔ جب رات نصف سے زیادہ گذر گئی تو حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھولا اور فرمایا بیٹا عبد الجبار تجھے ہر وقت یہی خیال رہتا ہے۔ کہ میرا گھر جانا اچھا

صُوْرَۃُ التَّوَالُدِ وَالتَّنَاسُلِ، لٰکِنْ فِی الْحَقِیْقَۃِ
اُرْجِعُ اِلَی الْحُجْرَۃِ، وَفِیْ نَظْرِ الْخَلَائِقِ اِنَّہُمْ
یُبْرُوْنِیْ اَرْوَحُ اِلَی الْبَیْتِ کَمَا رَأَیْتَ، فَسَرَّ الشَّیْخُ
عَبْدُ الْجَبَّارِ بِھٰذَا الْکَلَامِ، فَسَأَلَہُ الشَّیْخُ عَبْدُ
الْجَبَّارِ اَنَّ النَّبِیَّ الْمُخْتَارَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کَانَ اِذَا قَضٰی حَاجَتَہٗ تَبْتَلِعُ الْاَرْضُ مَا بَرَزَ مِنْہُ
وَیَفُوْحُ عِرْقُہٗ کَالْعِطْرِ، وَلَا یَقَعُ عَلَیْہِ الذُّبَابُ
فَھٰذِہٖ مِنْ خَاصَّۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ،
وَالْاٰنَ نَرٰی ھٰذِہِ الْخَاصَّۃَ مِنْ حَضْرَتِکُمْ، فَقَالَ
لَہُ الْغَوْثُ اِنَّ عَبْدَ الْقَادِرِ صَارَ فَانِیًا وَبَاقِیًا فِیْ
ذَاتِ جَدِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ الْغَوْثُ
تَاللّٰہِ ھٰذَا وُجُوْدُ جَدِّیْ لَا وُجُوْدُ عَبْدِ الْقَادِرِ
فَسَأَلَہُ أَیْضًا، کَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُظَلِّلُہُ
السَّحَابُ وَلَا مَانِعَ مِنْ تَظْلِیْلِ حَضْرَتِکُمْ،
فَقَالَ الْغَوْثُ تَرَکْتُہٗ عَمْدًا لِأَنْ لَا یَظُنُّوْا اِنِّیْ
نَبِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ،

نہیں اگر ایسا ہی کیا جائے تو توالد و تناسل کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ میں کہ میں آتا فی الحقیقت حجرے کیطرف ہوں لیکن لوگوں کی نظر میں مجھے گھر جاتا دیکھتی ہیں جیسا تو نے بھی دیکھ لیا ہے۔ شیخ عبد الجبار یہ بات سن کر خوش ہوئے۔ پھر پوچھا کہ نبی مختار صلے اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کیلئے بیٹھتے تو فضلات مبارکہ کو زمین نگل جاتی تھی اور آپ کا پسینہ مبارک عطر کی طرح خوشبودار تھا۔ اور آپ پر مکھی بھی نہ بیٹھتی تھی۔ یہ تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ذات بابرکات کے ساتھ خاص تھیں لیکن ہم اب آپ میں بھی یہ باتیں دیکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا عبد القادر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات میں فنا ہو گیا ہے اور بقا بالنبی صلے اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ حاصل ہو چکا ہے۔ پھر فرمایا خدا کی قسم یہ حضور کا ہی وجود ہے۔ عبد القادر کا وجود نہیں اسی طرح پھر سوال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بادل سایہ کئے رہتے تھے۔ تو آپ پر سایہ کرنے میں کوئی مانع تو نہیں ہے (یعنی آپ پر سایہ کیوں نہیں) فرمایا میں نے خود چھوڑا ہوا ہے تاکہ لوگ نبی گمان نہ کرنے لگ جائیں،

المنقبة الخامسة والثلاثون

(في علمه وعبادته واولاده رضي الله عنه)

ذكروا ان الغوث الاعظم رضي الله عنه سلطان المحبوبين كان له ستمائة وخمسون تلميذا فطناء فكل يوم يعطيهم درسهم ويقرئهم، فمن لم يكن له قلم يعطيه من اقلامه، ومن يجيئ للانتساب والارادة يكتب له بيده السلسلة المباركة فكلما انتقض وضوءه اغتسل بدل الوضوء وذكروا انه رضي الله عنه حصل له ذات ليلة الطلاق في البطن فراح الى بيت الخلاء تلك الليلة اثنين وخميس مرة، وفي كل مرة يغتسل، واذا تعب الخدم من رواحهم الى السوق لاشتراء نفقة الفقراء والدراويش فيروح بنفسه الى السوق ويشتري لوازم البيت لمتابعة جده صلى الله عليه وسلم، فاذا كان في سفر مع الجماعة ونزلوا مكانا يطحن الحنطة بيده ويعجن ويخبز ويقسم عليهم، ويعظم الجائي للزيارة ويتواضع له وفي اكثر الايام يترك اللحم والدسم، و جاء يوما سبعة اولاد صغار بيد كل

(۳۵) پینتیسویں منقبت آپ کے علم وعبادت اور اولاد کے بارے میں:

کہتے ہیں سلطان المحبوبین سیدنا غوث اعظم کے پاس ساڑھے چھ سو ذکی طلباء تعلیم حاصل کرتے تھے جن کو آپ درس دیتے پڑھاتے جن کے پاس قلم نہ ہوتی اُسے اپنی قلم عنایت فرما دیتے اور جو آپ کے پاس نسبت باطنی حاصل کرنے کے لئے آتا اُس کو اپنے دست اقدس سے سلسلہ مبارکہ لکھ دیتے اور جب آپ کا وضو ٹوٹتا تو غسل کرتے کہتے ہیں کہ ایک رات آپ کو دست لگ گئے تو آپ اُس رات باون مرتبہ بیت الخلاء گئے اور ہر مرتبہ غسل کیا۔ اور جب آپ کے خادم فقیروں اور درویشوں کیلئے کھانے پینے کی چیزیں بازار سے لاتے تھک جاتے تو سنت نبوی کے مطابق خود بازار سے گھر کی ضروری چیزیں خرید لاتے اور جب کبھی جماعت کے ساتھ سفر پر جاتے تو جس جگہ ٹھہرتے خود اپنے ہاتھوں سے آٹا پیستے اور گوندکر روٹیاں پکاتے اور پھر تقسیم فرماتے اور جو آپکی زیارت کیلئے آتا اُس کی تعظیم و توقیر کرتے اور تواضع کے ساتھ پیش آتے اکثر ایام گوشت، و چربی کو ترک کر دیتے ایک روز سات چھوٹے چھوٹے بچے آپ کے پاس آئے

وَاحِدٍ نِصْفَ دِرْهَمٍ، وَأَعْطَى كُلُّ وَاحِدٍ فَرْدًا
فَرْدًا نِصْفَ دِرْهَمِهٖ فِيْ يَدِهِ الْمُبَارَكَةِ، وَطَلَبَ
كُلُّ وَاحِدٍ فَرْدًا فَرْدًا لِيَشْتَرِيَ لَهٗ مِنَ السُّوْقِ
مَا يَشْتَهِيْهِ، فَرَاحَ اِلَى السُّوْقِ وَاشْتَرٰى مَا
يَشْتَهُوْنَ وَأَتٰى بِهٖ اِلَيْهِمْ، وَكَانَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ
يَظْهَرُ مِنْ وُجُوْدِهِ الشَّرِيْفِ كَرَامَاتٌ مُتَعَدِّدَةٌ
يُخْفِيْهَا وَلَا يُظْهِرُهَا وَيَقُوْلُ مَنْ يُظْهِرُ خَوَارِقَ
الْعَادَاتِ وَالْكَرَامَاتِ اِلَّا لِأَمْرٍ اَوْ بِحِكْمَةٍ وَ
لَمْ يُخْفِهَا فَهُوَ طَالِبُ الدُّنْيَا، وَمَنْ يَكُنْ مُرِيْدِيْ
وَيَأْخُذُ الْخِلَافَةَ مِنْ اَوْلَادِيْ اَوْ مِنْ خُلَفَائِيْ
وَيَصِلُ اِلٰى مَرْتَبَةِ الْكَرَامَةِ وَيُظْهِرُ مَقْصَدَهٗ وَ
اِرَادَتَهٗ يَكُوْنُ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا فِي الدَّارَيْنِ
وَمَرِضَتْ اُمُّ وَلَدِهِ السَّيِّدِ يَحْيٰى فَطَحَنَ الْحِنْطَةَ
وَخَبَزَ بِيَدِهٖ وَاَتٰى بِالْمَاءِ فِي الْكُوْزِ عَلٰى كَتِفِهٖ
وَكَانَ يُصَلِّيْ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ رَكْعَةٍ، وَاَقْرَأُ سُوْرَةَ
الْمُزَّمِّلِ اَوْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ، وَاِذَا قَرَأَ سُوْرَةَ
الْاِخْلَاصِ لَا يَقْرَؤُهَا اَقَلَّ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ، وَ
يَخْتِمُ بَعْدَ كُلِّ تِلَاوَةٍ فِيْ بَقِيَّةٍ خَتْمَةً، وَيَقْرَأُ كُلَّ

جن کے ہر ایک کے ہاتھ میں نصف نصف درھم تھا
سب نے وہ آپ کے ہاتھ مبارک میں دے دیے
اور آپ سے بازار میں جاکر چیزیں خریدنے کی خواہش
کی آپ اُن کے ساتھ بازار میں چلے گئے اور اُن کی
خواہش کے مطابق چیزیں خرید دیں اور آپ کے
وجود شریف سے ہر روز متعدد کرامتیں ظاہر ہوتی
رہتی تھیں آپ اُن کو ظاہر ہونے سے چھپاتے رہتے
تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے جو شخص کرامتوں کو بغیر کسی
حکمت اور امر عظیم کے ظاہر کرتا ہے اور چھپاتا
نہیں وہ دُنیا کا طالب ہے اور جس میرے مرید
نے میری اولاد سے یا میرے خُلفاء سے خرقہ پہنا
اور کرامت کے مرتبہ کو پہنچ کر اپنے مقصد اور
ارادہ (یعنی کرامات) ظاہر کرتا رہا اسکا دنیا اور آخرت
میں چہرہ سیاہ ہوگا۔ ایک دفعہ آپکی بیوی جو سید یحیٰ
کی والدہ ماجدہ تھی بیمار ہوگئی تو خود آٹا پیسا اور روٹی
پکائی اور خود مشکے میں اپنے کندھے پر اٹھا کر پانی لائے
آپ ہر روز ایک ہزار رکعت نفل پڑھا کرتے تھے اور
اور سورہ مزمل یا سورہ رحمٰن پڑھا کرتے تھے اور جب

لَيْلَةٍ الْأَسْمَاءَ الْمُسَمَّاةَ بِالْأَرْبَعِيْنِيَّةِ سِتَّمِائَةٍ
وَسِتِّيْنَ مَرَّةً، وَفِي النَّهَارِ يَقْرَءُ هَاذٰلِكَ الْعَدَدَ
وَيَقْرَأُ الدُّعَاءَ السَّيْفِيَّ بَعْدَ صَلَاةِ الضُّحٰى وَ
بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ التَّهَجُّدِ، وَيَقْرَأُ الصَّلٰوةَ الْكُبْرٰى
وَالْأَسْمَاءَ الْحُسْنٰى وَأَسْمَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَلْفَ مَرَّةٍ، وَسَأَلُوْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
مَا التَّوْحِيْدُ؟ فَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلتَّوْحِيْدُ
تَرْكُ التَّوْحِيْدِ فِي التَّوْحِيْدِ، لَا يَتَلَفَّظُ بِهٖ
بِهٰذَا اللِّسَانِ وَلَا يَتَفَكَّرُ بِهٰذَا الْقَلْبِ وَلَا يَرٰى
بِهٰذِهِ الْعَيْنِ وَلَا يَسْمَعُ بِهٰذِهِ الْأُذُنِ، فَهٰذَا
بُنْيَانُ التَّوْحِيْدِ وَالْبَاقِيْ هَوَسٌ

اَلْمَنْقَبَةُ السَّادِسَةُ وَالثَّلَاثُوْنَ

(فِيْ تَخْلِيْصِ امْرَأَةٍ مِنْ مُرِيْدِيْهِ مِنْ تَلْوِيْثِ فَاسِقٍ فَاجِرٍ)

ذَكَرُوْا إِنَّ امْرَأَةً حَسْنَاءَ صَارَتْ مُرِيْدَةً لِحَضْرَتِهٖ،
وَكَانَ يَعْشَقُهَا رَجُلٌ فَاسِقٌ قَبْلَ انْتِسَابِهَا إِلَى الْحَضْرَةِ
الْغَوْثِيَّةِ، فَرَاحَتْ لِحَاجَةٍ لَهَا إِلٰى غَارِ جَبَلٍ، فَعَلِمَ
ذٰلِكَ الرَّجُلُ الْفَاسِقُ بِرَوَاحِهَا إِلَى الْغَارِ، فَرَاحَ
وَرَاءَهَا وَأَرَادَ أَنْ يُلَوِّثَ ذَيْلَ عِصْمَتِهَا، وَ
لَمْ تَجِدْ لِخَلَاصِهَا مَلْجَأً، فَنَادَتْ بِاسْمِ حَضْرَةِ

سورہ اخلاص پڑھتے تو ایک سو سے کم نہ پڑھتے
ہر فرض نماز کے بعد ایک دفعہ قرآن پاک کا ختم
کرتے ہر رات چھ سو ساٹھ دفعہ اربعین کا ورد کرتے
اور دن میں بھی اتنی بار پڑھتے اور دعا سیفی چاشت
اور عصر اور تہجد کی نمازوں کے بعد پڑھتے اور صلوٰۃ کبریٰ
اسماء حسنیٰ اسماء نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی ہزار ہزار
بار پڑھتے لوگوں نے ایک مرتبہ عرض کیا توحید کیا چیز
ہے۔ آپ نے فرمایا توحید کو توحید میں چھوڑنا ہے۔ اسطرح
کہ نہ اس کے ساتھ اس زبان سے تلفظ کرے نہ
اس دل سے سوچے نہ ان آنکھوں سے دیکھے
اور نہ ان کانوں سے سنے یہ توحید ہے اور باقی ہوس ہے

(۳۶) چھتیسویں منقبت آپ کا ایک مریدنی کو فاسق
کے پنجہ سے نجات دلانا۔

کہتے ہیں ایک خوبصورت عورت نے حضرت سے بیعت کی اس سے
سے پہلے اس پر ایک فاسق عاشق تھا ایک روز وہ عورت اپنے کسی کام
کیلئے پہاڑ کے غار کیطرف گئی۔ تو اسکا عاشق بھی اسکے غار کی
طرف جانے کی خبر سن کر اس کے پیچھے ہو لیا
اور اس کے پاس جا کر عصمت ریزی کرنے لگا۔ عورت
نے اپنی خلاصی کی جب کوئی بھی صورت نہ دیکھی تو حضرت
غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا نام مبارک لیکر اس طرح پکارا

الغوث وقالت الغياث يا غوث الاعظم الغياث يا غوث الثقلين الغياث يا شيخ محي الدين الغياث يا سيدي عبد القادر، ففي ذلك الوقت كان حضرة الغوث متوضئا في المدرسة وكان في رجليه نعلان من الخشب، اي القبقاب، فنزعهما من رجليه ورماهما الى طرف الغار، وقبل وصول الفاسق الى مراده وصل النعلان الى رأسه، وصار يضربان رأسه حتى مات، ثم اخذت المرأة النعلين المباركين وجاءت بهما الى حضرة الغوث واخبرته عن حالها وما جرى لها في حضور جماعة بين يديه، رضي الله تعالى عنه

المنقبة السابعة والثلاثون

رجوع تاجر جماله باحمالها باستغاثته الى حضرته رضي الله تعالى عنه

ذكروا ان تاجرا انتظر خروج القافلة ليخرج معهم الى التجارة، فلما خرجت القافلة حمل على ستة جمال سكرا وخرج معهم، ففي اثناء الطريق غابت الجمال مع احمالها وفحص عليها فلم يرها فتحير وتفكر وكان مريدا للغوث ومعتقدا لحضرته فنادى باعلى صوته يا سيدي عبد القادر، غابت جمالي مع احمالها، فرأى

لگی الغیاث یا غوث اعظم الغیاث یا غوث الثقلین الغیاث یا شیخ محی الدین الغیاث یا سیدی عبد القادر آپ اسوقت مدرسہ میں وضو کر رہے تھے۔ اور پاؤں میں لکڑی کی کھڑاویں تھیں آپ نے انہیں پاؤں سے اتار کر غار کی طرف پھینکا۔ وہ فاسق کے مراد کو پانے سے پہلے پہنچ گئیں۔ اور سر پر پڑنے لگیں حتی کہ وہ مر گیا پھر وہ عورت انہیں اٹھا کر حضور غوث صمدانی کے دربار عالی میں حاضر ہوئی اور حاضرین کے سامنے آپ سے اپنا سارا واقعہ عرض کیا رضی اللہ عنہ

(۳۷) سنتیسویں منقبت آپکو ایک تاجر کے پکارنے سے اسکے مقصود اونٹ مع اسباب مل گئے۔

کہتے ہیں ایک تاجر قافلہ کی روانگی کا انتظار کرتا رہا تاکہ ان کے ہمراہ تجارت کیلئے جائے جب قافلہ روانہ ہوا تو یہ چھ اونٹوں پہ سرخ شکر لاد کر قافلہ کے ہمراہ روانہ ہو گیا راستہ میں (رات کے وقت) اسکے اونٹ گم ہو گئے بہت تلاش کیا مگر نہ ملے سخت گھبرایا چونکہ حضرت غوث پاک کا مرید اور معتقد تھا اسلئے باآواز بلند پکارنے لگا یا سیدی غوث اعظم میرے اونٹ اسباب سمیت غائب ہو گئے ہیں دیکھا کہ پہاڑ پر ایک سفید پوش بزرگ کھڑے اپنی آستین

رجلاً وثياب بيض على جبل يشير بكمه إلى
جانبه كأنه يدعوه إليه، فلما راح إلى طرفه
لم ير ذلك الرجل المشير بكمه، فوجد جماله
مع أحمالها في ذلك المكان رضي الله تعالى عنه

المنقبة الثامنة والثلاثون

(في نيل ولي ولايته المسلوبة بشفاعته رضي الله عنه)

ذكروا ان رجلاً من الأولياء في عهد الغوث رضي
الله عنه سلب ولايته، فراح إلى أكثر الأولياء
ولم تفده فائدة، فقالوا جميعاً شفاعتنا فيك
غير مقبولة، رح إلى الحضرة الغوث والتجئ إليه
تنل رتبتك، فراح إلى حضرته والتجأ إليه
فدعا (قوله فدعا ضمنه معنى توجه فعدا بالى)
الغوث إلى الله في حقه، فجاء النداء من
الغيب، إن أكثر الأولياء دعا له فما استجيبت
دعاؤهم فأنت لا تدع له، فلما سمع هذا النداء
أخذ سجادته وتوجه إلى الصحراء، ففي خطوته
الأولى هتف هاتف الغيب يا غوث الأعظم
هو ومثله ألف رجل عفوت عنهم لأجلك،
وفي خطوته الثانية هتف هاتف الغيب
أيضاً هو ومثله ألف رجل أدخلهم إلى

سے اپنی جانب اشارہ فرما رہا ہے۔ گویا کہ اپنی طرف
بلا رہے ہیں جب اُس طرف گیا۔ تو اُس اشارہ کرنے
والے کو گم پایا اونٹ معہ اسباب اُس کان سے مل گئے

(۳۸) اڑتیسویں منقبت آپکی شفارش سے ایک ولی کو
چھنی ہوئی ولایت مل گئی۔

کہتے ہیں کہ ایک ولی سے آپ کے زمانہ میں ولائیت سلب
کر لی گئی وہ بہت سے اولیاء کرام کے پاس گیا۔
مگر کوئی فائدہ حاصل نہ ہوا سب نے یہی کہا ہماری
دعا تیرے حق میں قبول نہیں ہوئی تو غوث اعظم کے
حضور میں التجا کرنا کہ تو اپنا مرتبہ پالے وہ آپ کے
پاس آکر التجا کرنے لگا۔ تو آپنے اُس کے لئے اللہ
تعالیٰ سے دعا کی ہاتف غیبی سے ندا ہوئی اس کے
لئے بہت سے اولیاء دعا کر بیٹھے ہیں نے کسی کی دعا
بھی قبول نہیں کی آپ بھی اس کے لئے دعا نہ کریں
یہ ندا سنتے ہی اپنا جائے نماز پکڑ کر جنگل کی طرف
چلنے لگے ایک ہی قدم اٹھانے پر ہاتف غیبی نے
پکارا اے محبوب غوث اعظم میں نے تیری خاطر اس
کو اور اس جیسے اور ایک ہزار کو معاف کر دیا اور
دوسرے قدم پر ہاتف غیبی نے اسی طرح فرمایا

إلى رتبتهم، وفي الخطوة الثالثة هتف هاتف الغيب أيضا هو ومثله ثلاثة آلاف رجل عظيم رتبتهم وقد عفوت عنهم، ففرح الغوث و شكر الله تعالى، وقال ذلك الولي المسلوب عنه الولاية رتبته ومقامه ببركته، رضي الله تعالى عنه

المنقبة التاسعة والثلاثون

(في إفطاره في رمضان بيت سبعين رجلا في آن واحد رضي الله عنه)

ذكروا أن في يوم من رمضان دعاه سبعون رجلا فردا فردا بغير علم أحدهم بالآخر للإفطار في بيوتهم لحصول البركة بحضوره، فأجاب كل واحد منهم فحضر في بيوتهم وأفطر معهم في آن واحد، وأفطر أيضا في ذلك اليوم في التكية العلية، وشاع هذا الخبر في بغداد، فخطر في قلب خادم من الخادمين أن حضرة الغوث ما خرج من التكية فكيف يتصور رواحه إلى بيوتهم وأكل طعامهم في آن واحد، فتوجه الغوث إليه وقال هم صادقون في قولهم، و إني أجبت دعوة كل واحد منهم، وحضرت

کہ میں نے اس کو اور اس جیسے دو ہزار کو معاف فرما کر اُن کے مرتبے پر پہنچا دیا اور تیسرے قدم ندا آئی میں نے اسکو اور اس جیسے تین ہزار آدمیوں کو معاف فرما کر اُن کے اُن کو مرتبے عطا کئے یہ سن کر غوث صمدانی خوش ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اُس شخص نے آپ کی برکت سے مسلوب شدہ مقام و مرتبہ پالیا رضی اللہ عنہ

اُنتالیسویں منقبت آپ کا رمضان مبارک میں ایک ہی وقت ستر گھروں میں روزہ افطار کرنا۔

کہتے ہیں رمضان کے ایک دن اتفاقاً ستر آدمیوں نے الگ الگ اپنے اپنے گھر میں حصول برکت کیلئے روزہ افطار کرنے کی آپ کو دعوت دی تو آپ نے دعوت کو قبول کیا اور ہر ایک کے گھر جا کر ایک ہی وقت میں روزہ افطار کیا اور اُسی وقت اپنے ہاں بھی روزہ افطار کیا یہ خبر بغداد میں پھیل گئی آپ کے ایک خادم کے دل میں خیال آیا کہ حضرت تو اُس وقت اپنے گھر سے ہی نہیں نکلے تو یہ اتنے لوگوں کے گھروں میں جا کر ایک ہی وقت میں ہر ایک کے کھانا کھانا کیسے متصور ہو سکتا ہے آپ نے اُس کی طرف دیکھا اور فرمایا وہ اپنی بات میں سچے ہیں اور میں ہر ایک کی دعوت کو قبول کر کے اُن کے گھروں میں گیا ہوں اور آئیں

وأكلت معهم في بيوتهم فردا فردا، رضي الله تعالى عنه

المنقبة الاربعون

رقي نيل كل ولي رتبة الولاية بتجويزه رضي الله عنه، ذكروا ان شاه هاشم رحمه الله كتب في رسالته، إذا أراد الله أن يجعل أحدا من عباده وليا أمر أن يأخذوه بحضوره المصطفى صلى الله عليه وسلم، فحين يحضر بحضرته صلى الله عليه وسلم يأمر صلى الله عليه وسلم فيقول خذوه الى ولدي السيد عبد القادر ليرى لياقته واستحقاقه بمنصب الولاية، فيأخذونه الى حضرته رضي الله عنه فان رآه لائقا لمنصب الولاية يثبت اسمه بالدفتر المحمدي ويختم بخاتمه المبارك ويعرض ذلك على النبي صلى الله عليه وسلم، فبموجب رسالة الغوث يرقم عليها الأمر النبوي من حضرته صلى الله عليه وسلم فتخلع له خلعة الولاية فتعطى بيد الغوث فيوصلها اليه، ففي عالم الغيب والشهادة يكون ذلك الولي مقبولا ومسلما،

سے ہر ایک کے ایک ہی وقت میں کھانا بھی کھایا ہے رضی اللہ عنہ

(۴۰) چالیسویں منقبت آپ کی تجویز سے ہر ایک ولی کو رتبہ ولایت ملنے کے بیان میں

کہتے ہیں شاہ ہاشم علیہ الرحمتہ نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو ولی بنانا چاہتا ہے تو حکم دیتا ہے کہ اسکو میرے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر کرو۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار میں حاضر کیا جاتا ہے تو آپ حکم فرماتے ہیں کہ اس کو میرے پیارے بیٹے سید عبد القادر کے پاس لے جاؤ تاکہ وہ دیکھیں کہ یہ منصب ولایت کے مستحق ہے یا نہیں پھر غوث پاک کے دربار میں حاضر کیا جاتا ہے اگر آپ اس کو منصب ولایت کے لائق دیکھتے ہیں تو اس کا نام دفتر محمدیہ میں لکھ کر مہر لگا دیتے ہیں۔ پھر اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے پیش کیا جاتا ہے اور غوث پاک کی چٹھی کے مطابق امر نبوی صلے اللہ علیہ وسلم لکھا جاتا ہے اور ولایت کی خلعت سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ جو غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے دست اقدس سے عنایت کی جاتی ہے۔ اور

(قوله ومسلما بصيغة اسم المفعول ممدودا) فهذه العهدة متعلقة بحضرة الغوث الى يوم القيامة وليس لأحد من الأولياء الكرام مماثلة ومشاركة مع الغوث في هذا المقام، ففي كل عصر وزمان تستفيض من حضرته الأقطاب والغوث وجميع الأولياء رضي الله عنه،

المنقبة الحادية والاربعون

(في اختياره مذهب الامام أحمد رضي الله عنهما)

ذكروا انه رضي الله عنه خطر في قلبه يوما أن ينتقل من مذهبه الى مذهب آخر، فرأى في ليلته النبي صلى الله عليه وسلم مع جميع الصحابة رضوان الله تعالى عنهم اجمعين، ورأى الامام احمد بن حنبل رضي الله عنه واقفا آخذا بيده لحيته يلتمس من النبي صلى الله عليه وسلم ويقول، يا رسول الله مر ولدك محي الدين السيد عبد القادر ان يحمي هذا الشيخ الضعيف فقال النبي صلى الله عليه وسلم متبسما يا سيد عبد القادر اقبل التماس هذا الشيخ فقبل التماسه، بأمر النبي صلى الله عليه وسلم وصلى صلاة الفجر في مصلى الحنابلة، ولم

وہ شخص اُسے یہیں لیتا ہے اور عالم غیب اور شہادت میں مقبول اور مسلم ہو جاتا ہے اور اس عہدہ پر غوث اعظم قیامت تک فائز رہیں گے اور اس مقام میں آپ کا کوئی ولی مماثل اور شریک نہیں ہر وقت اور زمانہ میں آپ سے غوث قطب اور تمام اولیاء کرام مستفیض ہوتے رہتے ہیں۔

(۴۱) اکتالیسویں منقبت آپ کے امام احمد بن حنبل کے مذہب کو اختیار کرنے کے بیان میں۔

کہتے ہیں ایک دن آپ کے دل میں تبدیل مذہب کا خیال پیدا ہوا تو اُسی رات دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مع جمیع صحابہ کرام تشریف فرما ہیں اور امام احمد بن حنبل اپنی ڈاڑھی پکڑ کر کھڑے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کر رہے ہیں۔

یارسول اللہ اپنے پیارے بیٹے محی الدین سید عبدالقادر کو فرمایئے کہ اس بڈھے کی (یعنی میری) حمایت کرے آپ نے تبسم فرماتے ہوئے کہا اے عبدالقادر اس کی عرض قبول کر تو آپ نے ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے اُن کی التماس قبول کرلی اور صبح کی نماز مصلے حنبلی پر پڑھی اور اس دن امام کے علاوہ دوسرا کوئی مقتدی نہ تھا کہ جماعت کرائی جاسکتی

يكن ذلك اليوم غير الامام في المصلى ليصلي
بهم، فيحضروه ازدحمت الخلائق فلم يبق
مكان خال، قال الراوي - لو لم يحضر حضرة
الغوث ذلك اليوم في مصلى الحنابلة لانقطع
مذهب الحنابلة، وقال في بهجة الاسرار،
زار الغوث يوما قبر الامام أحمد بن
حنبل ومعه جماعة من الاولياء، فرأت
الامام أحمد طلع من القبر وبيده قميص
فأعطاه للغوث وتعانقا، ثم قال الامام أحمد
ياسيدي عبد القادر قد افتقر اليك بعلم
الشريعة وعلم الطريقة وعلم الحلال،
رضوان الله عليهم اجمعين،

المنقبة الثانية والاربعون

(في مكالمة الامام ابي حنيفة معه رضي الله تعالى
عنهما) ذكروا ان ابا حنيفة رضي الله عنه
التقى بالروحانية مع الغوث فقال ياسلطان
ياسيد عبد القادر ما السبب انك اخترت
في الشريعة مذهب الامام احمد بن حنبل
وما اخترت مذهبي؟ وانا ممن استفاض
من جدك الامام جعفر الصادق رضي الله

آپ کے تشریف لانے سے ہی خلقت کا اس قدر ہجوم ہوا کہ تل دھرنے کی جگہ نہ رہی - راوی کہتا - اگر حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ اس دن مصلی حنبلی پر نماز نہ پڑھاتے تو حنبلی مذہب صفحہ ہستی سے مٹ جاتا بہجۃ الاسرار میں لکھا ہے ایک دن حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ امام احمد حنبل کی قبر کی زیارت کو اولیاء کرام کی جماعت کے ساتھ نکلے تو دیکھا کہ امام احمد حنبل ایک قمیص لئے قبر سے نکلے اور غوث اعظم کو دی اور معانقہ لیا پھر فرمایا یا سید عبد القادر علم شریعت و طریقت اور علم حلال جاننے والے ایک آپ ہی ہیں - رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین۔

(۴۲) بیالیسویں منقبت امام اعظم علیہ الرحمتہ سے آپ کا مکالمہ کرنا -

کہتے ہیں امام اعظم رضی اللہ عنہ نے آپ سے روحانی طور پر ملاقات کی اور کہا اے سلطان الاولیاء سید عبد القادر آپ نے شریعت میں امام احمد بن حنبل کا مذہب اختیار کر لیا ہے - اور میرا مذہب اختیار نہیں کیا - حالانکہ میں نے آپ کے جد امجد حضرت امام جعفر صادق کی

ثُمَّ وَ اسْتَفَدْتُ مِنْ حَضْرَتِهِ سَنَتَيْنِ، وَقُلْتُ لَوْلَا السَّنَتَانِ لَهَلَكَ النُّعْمَانُ، فَقَالَ الْغَوْثُ دِسَبَبَيْنِ، اَحَدُهُمَا اَنَّ مَذْهَبَهُ صَارَ ضَعِيْفًا مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ، وَثَانِيْهِمَا هُوَ مِسْكِيْنٌ وَ اَنَا مِسْكِيْنٌ وَجَدِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبَ مِنَ اللّٰهِ الْمَسْكَنَةَ بِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ" رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ

خصوصیں دو سال رہ کر آپ سے فیض حاصل کیا ہے۔ پھر میں ہی نے یہ کلمہ کہا لولا السنتان لہلک النعمان اگر میری عمر کے یہ دو سال جن میں میں نے امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فیض حاصل کیا ہے نہ ہوتے تو نعمان ہلاک ہوجاتا۔ آپ نے فرمایا اسکی دو وجہیں ہیں ایک یہ کہ انکا مذہب ان کے پیروں کی کمی کے باعث ضعیف ہوچکا تھا۔ دوسری یہ کہ امام احمد بن حنبل مسکین ہے۔ اور میں بھی مسکین ہوں اور میرے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اللہ تعالیٰ سے مسکینی طلب کی ہے۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے اللھم احینی الخ اے اللہ مجھے مسکینی کی حالت میں رکھ اور اسی حالت میں مار اور قیامت کے روز مجھے مسکینوں کے ساتھ اٹھا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

اَلْمَنْقَبَةُ الثَّالِثَةُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

(فِيْ صَيْرُوْرَةِ الشَّيْخِ اَحْمَدَ كَنْج بَخْش مِنْ تَلَامِذَةِ الْغَوْثِ، وَاِقْرَارِهٖ مِنْ شَيْخِهٖ عَلٰى ذٰلِكَ)

ذُكِرَ اَنَّ الشَّيْخَ اَحْمَدَ الْمَشْهُوْرَ بِكَنْج بَخْش كَانَ فِيْ خِدْمَةِ شَيْخِهٖ اَبِيْ اِسْحٰقَ الْمَغْرِبِيْ فَخَطَرَ فِيْ قَلْبِهٖ يَوْمًا وَهُوَ يَتَوَضَّأُ اَنَّ طَرِيْقَةَ الْقَادِرِيَّةِ اَكْثَرُ رَغْبَةً مِنْ سَائِرِ الطُّرُقِ، وَلَيْسَ لِغَيْرِهَا شُهْرَةٌ كَشُهْرَتِهَا فَتَمِيْلُ اِلَيْهِ الْخَوَاصُّ وَالْعَوَامُّ

تنتالیسویں منقبت شیخ احمد گنج بخش کا آپکے تلامذہ میں سے ہونے اور اس پر اپنے مرشد سے اقرار کرانے کے بیان میں۔

کہتے ہیں شیخ احمد المشہور گنج بخش اپنے شیخ ابو اسحاق مغربی کی خدمت میں تھے کہ ایک دن آپ کے دل میں وضو کرتے ہوئے خیال آیا طریقہ قادریہ کی طرف تمام طریقوں سے زیادہ لوگوں کی رغبت ہے۔ اس جتنی کسی دوسرے طریقے کی شہرت بھی نہیں ہے اور اس کی طرف خواص و عوام سبھی

فَكُشِفَ لِشَيْخِهِ الشَّيْخِ أَبِي إِسْحَاقَ فَقَالَ: يَا أَحْمَدُ
هَلْ تَعْرِفُ مَرْتَبَةَ الْغَوْثِ، فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ أَسْتَفِيدُ
مِنْ حَضْرَتِكُمْ، فَقَالَ شَيْخُهُ: إِنَّ لِلْغَوْثِ اثْنَتَيْ
عَشْرَةَ صِفَةً لَوْ كَانَتِ الْبِحَارُ مِدَادًا وَالْأَشْجَارُ
أَقْلَامًا وَالْإِنْسُ وَالْجِنُّ وَالْمَلَائِكَةُ كُتَّابًا لَمَا قَدَرُوا
عَلٰى بَيَانِ أَدْنٰى صِفَةٍ مِنْ تِلْكَ الصِّفَاتِ،
فَلَمَّا سَمِعَ مِنْ شَيْخِهِ هٰذَا الْكَلَامَ وَأَخَذَهُ الشَّوْقُ
وَالْهُيَامُ وَلَمْ يَبْقَ لَهُ قَرَارٌ وَوَقَعَ فِي اضْطِرَابِ
الْغَرَامِ فَقَالَ، إِنَّ الْغَوْثَ قَائِدُ أَهْلِ اللّٰهِ غَارَ
عَلٰى أَنْ لَا أَمُوْتَ إِلَّا فِي طَرِيقَتِهِ، ثُمَّ تَوَجَّهَ
إِلَى طَرَفِ بَغْدَادَ، فَوَصَلَ إِلٰى جَبَلٍ مِنْ نَوَاحِي
أَجْمِيْرَ وَكَانَ فِي أَسْفَلِ الْجَبَلِ عَيْنٌ جَارِيَةٌ
فَتَوَضَّأَ وَصَلّٰى فِي ذٰلِكَ الْمَقَامِ فَرَأٰى بَيْنَ
النَّوْمِ وَالْيَقْظَةِ أَنَّ الْغَوْثَ قَدْ جَاءَ وَبِيَدِهِ
تَاجٌ أَحْمَرُ وَعِمَامَةٌ خَضْرَاءُ فَاسْتَقْبَلَ الشَّيْخُ أَحْمَدُ
حَضْرَةَ الْغَوْثِ وَتَشَرَّفَ بِرُؤْيَتِهِ وَوَقَفَ قَائِمًا
بِالْأَدَبِ، فَطَلَبَهُ الْغَوْثُ، فَدَنَا إِلَيْهِ فَوَضَعَ التَّاجَ
الْأَحْمَرَ عَلٰى رَأْسِهِ وَلَفَّ عَلَيْهِ الْعِمَامَةَ الْخَضْرَاءَ
بِيَدِهِ الْمُبَارَكَةِ، فَقَالَ يَا وَلَدِي أَحْمَدُ أَنْتَ مِنْ
رِجَالِ اللّٰهِ وَغَابَ عَنْ نَظَرِهِ، فَاسْتَيْقَظَ الشَّيْخُ
أَحْمَدُ فَوَجَدَ التَّاجَ وَالْعِمَامَةَ عَلٰى رَأْسِهِ،

مائل ہو رہے ہیں آپ کے مرشد شیخ ابو اسحاق مغربی
کو کشف سے معلوم ہو گیا تو انہوں نے فرمایا اے احمد
تو غوث کا مرتبہ پہچانتا ہے عرض کی حضور نہیں لیکن آپ
سے معلوم کرنا چاہتا ہوں شیخ فرمانے لگے کہ غوث میں
بارہ صفتیں ہوتی ہیں۔ اگر سمندر سیاہی اور درخت قلمیں بن جائیں
اور جن اور انسان لکھنے
لگ جائیں تو ان بارہ صفات میں سے ادنیٰ صفت
کے لکھنے پر بھی قادر نہ ہونگے جب یہ بات اپنے
شیخ سے سنی تو از حد شوق پیدا ہو گیا اور بے قرار ہو
گئے اور اضطراب عشق و محبت کا شکار ہو گئے۔ اور
دل ہی میں کہنے لگے غوث مردانِ خدا کا سردار
ہوتا ہے اور اس بات پر کہ غوث پاک کے طریقہ کے
علاوہ کسی دوسرے طریقہ پر مرنے سے غیرت کھائی
پھر اسی حال میں بغداد کی طرف متوجہ ہوئے پھر نواحی
اجمیر (یعنی اجمیر کے قریب) ایک پہاڑ پر پہنچے اس
پہاڑ کے نیچے ایک چشمہ بہہ رہا تھا آپ نے وضو
کر کے اس جگہ نماز ادا کی اور سو گئے ابھی پوری طرح
نیند نہ آئی تھی کہ دیکھا حضور غوث پاک سرخ تاج اور
سبز عمامہ ہاتھ میں لئے تشریف لا رہے ہیں شیخ احمد
نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استقبال
کیا اور زیارت سے مشرف ہوئے اور آپ کے
سامنے ادب سے کھڑے ہو گئے جناب غوث پاک

فَشَكَرَ اللّٰهَ تَعَالیٰ وَرَجَعَ بِهِمَا اِلیٰ شَیْخِهٖ وَرَاٰی
اِزْدِیَادَ حَالِهٖ عَنِ الْاَوَّلِ، فَلَمَّا جَاءَ اِلیٰ خِدْمَةِ
شَیْخِهٖ اَقْبَلَ عَلَیْهِ وَسُرَّ بِهٖ، وَقَالَ یَا اَحْمَدُ اِنَّ هٰذَا
التَّاجَ وَالْعِمَامَةَ بَرَکَةٌ لَّكَ، فَفِی الْاَوَّلِ کُنْتَ
مُسْتَفِیْضًا بِالْوَاسِطَةِ وَالْآنَ صِرْتَ مُسْتَفِیْضًا
بِلَا وَاسِطَةٍ، فَبِنِعْمَةِ الْقَادِرِیَّةِ وَالْفَیْضِ
الْغَوْثِیِّ صِرْتَ مُمْتَازًا وَعَلَا رَاْسُكَ بَیْنَ الْاَوْلِیَاءِ
وَلَبِسَهٗ شَیْخُهٗ تَبَرُّکًا عَلیٰ رَاْسِهٖ وَشَکَرَ اللّٰهَ تَعَالیٰ
وَقَالَ یَا اَحْمَدُ اِنَّ حَضْرَةَ الْغَوْثِ جَعَلَكَ مِنْ
خَاصَّةِ حَضْرَتِهٖ وَاَتَمَّ اَمْرَكَ، وَطَلَبَ الشَّیْخُ
اَحْمَدُ یَوْمًا مِنْ شَیْخِهٖ اَنْ یَّاْذَنَ لَهٗ فِیْ اِتْیَانِهٖ
بِحُزْمَةِ حَطَبٍ مِنَ الْجَبَلِ عَلیٰ رَاْسِهٖ، کَمَا کَانَتْ
عَادَتُهٗ لِطَبْخِ عَیْشِ الْفُقَرَاءِ، فَقَالَ لَهٗ
شَیْخُهٗ، اَلْآنَ مَا بَقِیَتِ الْمُنَاسَبَةُ بَیْنَكَ وَ
بَیْنَ هٰذِهِ الْخِدْمَةِ فَطَلَبَ الشَّیْخُ اَحْمَدُ مِنْ
شَیْخِهِ الرُّخْصَةَ، فَقَالَ شَیْخُهٗ اَنْتَ مُخْتَارٌ،
ثُمَّ رَاحَ اِلَی الْجَبَلِ وَلَمَّ الْحَطَبَ الْیَابِسَ
وَحَزَمَ وَشَدَّ وَاَرَادَ اَنْ یَّحْمِلَ عَلیٰ رَاْسِهٖ
فَطَارَ الْحَطَبُ فِی الْهَوَاءِ وَوَقَفَ، فَکَانَ بَیْنَ
رَاْسِهٖ وَالْحَطَبِ مِقْدَارُ ذِرَاعٍ، فَکُلَّمَا مَشَی
الشَّیْخُ اَحْمَدُ یَمْشِیْ مَعَهُ الْحَطَبُ اِلیٰ اَنْ

نے انہیں مخاطب فرمایا اور قریب ہو کر سرخ
تاج سر پر رکھ کر اپنے دست اقدس سے اوپر عمامہ
باندھ دیا اور فرمایا بیٹا احمد تو مردان خدا میں سے ہے
یہ فرما کر نظر سے غائب ہو گئے شیخ احمد کی آنکھ
کھلی تو تاج اور عمامہ سر پر پایا اس پر اللہ تعالیٰ کا
شکریہ ادا کیا اور پھر اپنے شیخ کی طرف لوٹ
آئے اور اپنی حالت میں ترقی دیکھنے لگے جب
شیخ کی خدمت میں پہنچے تو وہ دیکھ کر خوش ہوئے
اور فرمایا احمد یہ تاج اور عمامہ تمہیں مبارک ہو پہلے
تو بالواسطہ مستفیض ہوتا تھا اب براہ راست فیض
حاصل ہو گیا تو نعمت قادری اور فیض غوثی کی برکت
سے ممتاز ہو گیا اور تمہارا سر (یعنی درجہ) اولیاء میں بلند
ہو گیا۔ پھر آپ کے شیخ نے تبرکاً اس تاج و عمامہ شریف
کو اپنے سر پر رکھا اور اللہ کا شکر ادا کیا اور فرمایا اے
احمد تجھے حضور غوث پاک نے اپنے خاصوں میں
کر لیا ہے۔ اور تیرا کام پورا کر دیا ہے۔ ایک دن
شیخ احمد نے اپنے شیخ سے پہاڑ سے سر پر لکڑیوں
کا گٹھا لانے کی اجازت طلب کی جیسے کہ آپ پہلے
لنگر کے درویشوں کا کھانا پکانے کیلئے لایا کرتے تھے
انہوں نے فرمایا اب یہ خدمت آپکے لائق نہیں ہے
مگر پھر رخصت طلب کی (یعنی اصرار کیا) آپکے شیخ نے

وَصَلَ اِلٰی حَضْرَۃِ شَیْخِہٖ، فَقَالَ شَیْخُہٗ یَا اَحْمَدُ اِذَا
صَارَ الرَّأْسُ قَابِلًا لِاَنْ یَّلْبَسَہُ الْغَوْثُ التَّاجَ
الْاَحْمَرَ وَالْعِمَامَۃَ الْخَضْرَاءَ فَلَا یَا قَدْرَ لِلْحَطَبِ الْمَیِّتِ
اَنْ یَّحْمِلَ عَلٰی ذٰلِکَ الرَّأْسِ، لِاَنَّ الْغَوْثَ مُخَاطَبٌ
مِنَ اللّٰہِ بِتَسْخِیْلِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ، وَقَالَ لَا تَفْعَلْ ھٰذِہِ
الْخِدْمَۃَ، فَقَبِلَ کَلَامَ شَیْخِہٖ، وَقَالَ لَہٗ اَیْضًا اِنَّ
الْغَوْثَ اَتَمَّ اَمْرَکَ وَجَعَلَکَ مِنْ اَجَلِّ رِجَالِ
اللّٰہِ، فَوَصَلَ اِلٰی مَا وَصَلَ رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ
اَجْمَعِیْنَ،

فرمایا تمہیں اختیار ہے (یعنی جیسے چاہے کرو) پھر آپ پہاڑ کیطرف پہنچے اور لکڑیاں اکٹھی کیں اور مضبوط گٹھا باندھا اور سر پر اٹھانے کا ابھی ارادہ ہی کیا تھا کہ گٹھا ہوا میں اُڑنے لگا اور سر کے ایک ہاتھ اوپر ہوا میں ٹھہر گیا۔ جیسے آپ چلتے گئے گٹھا بھی اوپر چلتا گیا حتی کہ اپنے شیخ کی خدمت میں پہنچ گئے شیخ نے فرمایا اے احمد جو سر اس قابل ہو کہ غوث پاک اُس پر سُرخ تاج اور عمامہ رکھیں تو لکڑیوں کی کیا مجال ہے کہ اُس سر پر ٹھہر سکیں کیونکہ (تعظیم) غوث کیلئے شجر و حجر (درخت اور پتھر) کو خود بخود اُٹھ جانے کا خطاب من اللہ ہوتا ہے۔

اور فرمایا آئندہ یہ خدمت نہ کرنا تو آپ نے اپنے شیخ کی کلام کو قبول کر لیا اور شیخ نے یہ بھی فرمایا کہ غوث اعظم نے تمہارا کام اتم کر دیا ہے۔ اور تم کو مردان خدا میں سے کر دیا ہے۔ پھر خدا جانے کیا کیا مراتب حاصل کئے۔

اَلْمَنْقَبَۃُ الرَّابِعَۃُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

(رُوِیَ اَیْضًا لِجَمًّا غَفِیْرًا اِلَی اللّٰہِ بِنَظْرٍ وَاحِدٍ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُ) ذَکَرُوْا اَنَّ الْغَوْثَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اُمِرَ
مِنَ اللّٰہِ یَوْمًا اَنْ یُّوْصِلَ اِلَی اللّٰہِ فِیْہِ سَبْعَمِائَۃِ
رَجُلٍ وَخَمْسَمِائَۃِ امْرَاَۃٍ فَجَمَعَ الرِّجَالَ فِیْ نَاحِیَۃٍ
وَالنِّسَاءَ فِیْ نَاحِیَۃٍ وَنَظَرَ اِلَیْہِمْ بِنَظَرِ الْاِکْسِیْرِ فَصَارَ نُحَاسُ
قُلُوْبِہِمْ اِبْرِیْزًا خَالِصًا، فَوَصَلُوْا اِلَی اللّٰہِ بِنَظْرَۃٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ،

(۴۴) چونتالیسویں منقبت آپکا ایک ہی نظر سے ایک بہت بڑی جماعت کو واصل باللہ کرنا۔

کہتے ہیں ایک روز حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو اللہ کیطرف سے سات سو مرد اور سات سو ہی عورتوں کو واصل باللہ کرنے کا امر ہوا تو آپ نے مردوں کو ایک طرف اور عورتوں کو دوسری طرف جمع کر کے ان پر اپنی کیمیائی نظر ڈالی تو ان کے دلوں کے تانبے خالص سونا بن گئے اور آپ کی نظر کرم سے واصل باللہ ہو گئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

المنقبة الخامسة والاربعون

(في لقائه النبي الكريم صلى الله عليه وسلم على المنبر) قال في جامع العلوم كان الغوث يوما جالسا على المنبر للوعظ فنزل بسرعة الى المرقاة الاخيرة فوقف قائما متواضعا واضعا يديه على يديه ثم بعد ساعة رقى المنبر وجلس في مكانه واشتغل بالوعظ فسأله بعض الحضار عن هذه الكيفية فقال رأيت جدي صلى الله عليه وسلم جاء وجلس على المنبر فنزلت تأدبا في حضرته الى المرقاة الاخيرة فلما قام وراح امرني صلى الله عليه وسلم بجلوسي في مكاني وبوعظ الناس رضي الله تعالى عنه،

المنقبة السادسة والاربعون

(في اعطاءه امرأة اولادا لم تكن لها مكتوبة في اللوح المحفوظ رضي الله تعالى عنه)

قال في منتخب جواهر القلائد جاءت امرأة ذات يوم الى حضرة الغوث والتمست من حضرته الدعاء ليعطيها الله ولدا فراقب وشاهد اللوح المحفوظ فلم ير لها ولدا مكتوبا فيه فسأل

(۴۵) پینتالیسویں منقبت آپ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر ملاقات کرنا۔

جامع العلوم میں لکھا ہے کہ ایک دن حضور غوث پاک منبر پر بیٹھے وعظ فرما رہے تھے کہ جلدی سے نیچے کی سیڑھی پر اتر آئے اور دست بستہ متواضع کھڑے ہو گئے پھر کچھ دیر بعد منبر پر چڑھے اور اپنی جگہ بیٹھ کر وعظ میں مشغول ہو گئے حاضرین میں سے بعض نے اس کیفیت کا سبب پوچھا تو فرمایا میں نے اپنے نانا جان صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو تشریف لاتے دیکھا اور پھر منبر پر جلوہ فرما ہوئے تو میں ادبا نیچے کی سیڑھی پر اتر آیا اور جب تشریف لے جانے لگے تو مجھے اپنی جگہ بیٹھ کر وعظ کرنے کا حکم فرمایا رضی اللہ تعالی عنہ

(۴۶) چھیالیسویں منقبت آپ کا ایک ایسی عورت کو اولاد عطا کرنا جسکے لئے لوح محفوظ پر اولاد مکتوب نہیں ہے۔

منتخب جواہر القلائد میں لکھا ہے کہ ایک روز ایک عورت غوث پاک کے دربار میں آئی اور آپ سے اولاد کے بارے میں دعا کرنے کی گذارش کی آپ نے مراقبہ میں لوح محفوظ کا مشاہدہ کیا مگر اسمیں اس عورت کے لئے کوئی اولاد لکھی ہوئی نہ پائی پھر اللہ

اللہ ان یُعطیہا ولدین، فجاءہ النداء من اللہ، لیس لہا ولد مکتوب فی اللوح وانت تطلب لہا ولدین، فسأل اللہ ان یعطیہا ثلاثۃ اولاد، فجاءہ النداء ایضاً مثلہ، فسأل ان یعطیہا ستۃ اولاد، فجاءہ النداء کالسابق، فسأل ان یعطیہا سبعۃ اولاد، فجاء النداء یکفی یا غوث لا تطلب الزیادۃ، فبہذہ البشارۃ جاءت البشارۃ الیہا باعطاء اللہ لہا سبعۃ اولاد ذکورا، فاعطاہا الغوث مقدارا من التراب، وکانت تلک المرأۃ حینئذ کاملۃ الصدق والاعتقاد فی حضرۃ الغوث، فوضعت ذلک التراب فی فضۃ وعلقتہا فی عنقہا کالتعویذۃ، فاکرمہا اللہ بسبعۃ اولاد ذکورا، وبعد مدۃ فسد اعتقادہا فی حق الغوث وقالت، التراب الذی اعطانیہ الغوث ای فائدۃ تحصل منہ، فبمجرد تفوہہا بہذا الکلام مات اولادہا، فجاءت الی الغوث باکیۃ ولتضرعت، فقالت یا غوث اغثنی، فقال الغوث کان ذالک الزمان زمانہ، ففی ہذا الزمان لیست فیہ فائدۃ، وفی روایۃ قال لہا الغوث ارجعی الی بیتک فبای نیۃ جئت بہا الینا

مثل الاول فسأل ان یعطیہا اربعۃ اولاد فجاء النداء ایضاً مثلہ فسأل ان یعطیہا خمسۃ اولاد [illegible]

تعالیٰ سے دو بیٹوں کی دعا کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی اس کے لئے لوح محفوظ میں ایک بھی بیٹا نہیں لکھا ہوا تو آپ دو بیٹوں کا سوال کرتے ہیں آپ نے تین بیٹوں کا سوال کیا تو پہلے جیسا جواب ملا۔ پھر آپ نے چار بیٹوں کا سوال کیا پھر جواب اُسی طرح ملا۔ پھر پانچ کا سوال کیا مگر جواب وہی ملا۔ پھر چھ کا سوال مگر جواب حسب سابق ہے۔ پھر سات کا سوال کیا ندا آئی اے غوث اتنا ہی کافی ہے زیادہ نہ طلب کرنا اور یہ بھی بشارت ملی کہ اللہ تعالیٰ اس عورت کو سات بیٹے عطاء کرے گا۔ غوث پاک نے اس عورت کو کچھ مٹی عطا فرمائی یہ عورت اس وقت آپ سے کامل صدق و اعتقاد رکھتی تھی۔ اس نے وہ مٹی چاندی میں رکھ کر تعویذ کی طرح گلے میں ڈال لی تو اللہ تعالیٰ نے سات بیٹوں سے اس کو عزت بخشی کچھ عرصہ بعد یہ آپ سے بد اعتقاد ہو گئی اور کہنے لگی غوث کی اس مٹی سے کیا فائدہ حاصل ہوا ابھی اُس نے یہ پوری کلام منہ سے نہ نکالی تھی کہ اس کے سب لڑکے فوت ہو گئے پھر غوث اعظم کی خدمت میں آہ و زاری کرتی ہوئی آئی اور عرض کی اے غوث میری مدد کرو تو آپ نے فرمایا وہ وقت وقت تھا اور اس وقت (یعنی بے اعتقادی کے وقت) اس مٹی

تجد بنيهم، فراحت إلى بيتها فوجدتهم أحياء،
فشكرت الله تعالى اللهم انفعنا ببركاته آمين،
رضي الله تعالى عنه

میں کیا فائدہ ہے۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ آپ نے فرمایا گھر لوٹ جا جس نیت کو تو ہمارے پاس سے لے کر آئی ہے۔ اسی طرح تو اپنے لڑکوں کو زندہ پائے گی۔ چنانچہ وہ گھر پہنچی تو بیٹوں کو زندہ پایا اور اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ یا الٰہی ہم کو بھی آپ کے فیوض برکات سے نفع پہنچا۔ آمین رضی اللہ عنہ

المنقبة السابعة والأربعون

(في كون العفاريت في حبسه رضي الله عنه)

ذكروا أن في زمن سيدنا سليمان عليه السلام كانت الجن والشياطين مسلطة على الخلائق، فتفكر يوما أن الناس في عهده يتضررون من الجن والشياطين بتسليطهم على العباد وإيذائهم، والحال أنهم تحت طاعته فكيف يكون حال الخلائق بعدي، فهتف به هاتف الغيب، إني أختم النبوة في آخر الزمان بحبيبي محمد صلى الله عليه وسلم ويجيء رجل من نسله وسلالته مسمى بالسيد عبد القادر، تكون الجن والشياطين تحت حكمه وطاعته وفي حبسه، ففرح سيدنا سليمان عليه السلام بهذا الكلام وشكر

(۴۷) سنتالیسویں منقبت۔ خبیث جنوں کا آپکی قید میں ہونا۔

کہتے ہیں کہ سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں جن و شیاطین مخلوق پر مسلط تھے (یعنی لوگوں کو تکلیفیں دیتے تھے) تو آپ نے ایک دن سوچا کہ جب میرے زمانہ میں لوگوں کو جنوں شیاطین سے نقصان اور اذیتیں پہنچتی ہیں حالانکہ یہ سب میرے ماتحت ہیں تو میرے بعد مخلوق خدا کا کیا حال ہوگا۔ آپ اسی فکر میں تھے کہ ہاتف غیبی نے آواز دی کہ میں آخر زمانہ میں اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم کردونگا اور آپ کی نسل سے عبدالقادر نامی ایک شخص پیدا ہوگا۔ یہ تمام جن و شیاطین اُس کے حکم و طاعت اور قید میں ہوں گے۔ یہ کلام سُن کر سیدنا سلیمان علیہ السلام خوش ہو گئے۔ اور اللہ

اللّٰہ الملک العلام، فامر بتقییدھم و القائھم فی البحر و قال ینحل فی آخر الزمان قیدھم ویکونون تحت حکم الغوث و امرہ و حضبہ، ویرجفون من مخافتہ فی مسکنھم، فانہ شیخ الانس والجن و الملائکۃ، وھم الآن فی طاعۃ خلفائہ ومریدیہ رضوان اللّٰہ تعالیٰ علیھم اجمعین،

تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور فرمایا کہ ان کو قید کرکے سمندروں میں ڈال دو اور فرمایا ان کی زنجیریں آخیر زمانہ میں کھلیں گے اور یہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے تحت حکم اور آپ کی قید میں ہونگے اور اپنے گھروں میں بیٹھے آپ کے خوف سے کانپتے ہوں گے کیونکہ آپ انسانوں جنوں اور ملائکہ کے شیخ ہوں گے اور وہ اب آپ کے خلفاء اور مریدین کی طاعت میں ہیں رضی اللہ عنہم،

المنقبۃ الثامنۃ والاربعون

(۴۸) اڑتالیسویں منقبت آپ کا اپنے ایک ایسے مرید کو منکر و نکیر کے عذاب سے چھڑانا جو آپ کے نام کے علاوہ اور کچھ نہ جانتا تھا

فی تخلیصہ مریدہ من عذاب الملکین، ای منکر ونکیر وکان ھذا المرید لا یعرف شیئا سوی الغوث رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ، ذکروا انہ کان رجل من مریدیہ یعتقد فی حضرۃ الغوث اعتقادا جازما وصار فانیا وباقیا فی محبتہ، فلما توفی دفنوہ وجاءہ الملکان للسؤال، فسألاہ ما ربک وما نبیک وما دینک، فقال لھما ما اعرف شیئا الا سیدی السید عبد القادر، فتحیر الملکان فقالا، یا رب انت اعلم ان عبدک ھذا یقول کذا، فامرھما اللّٰہ بعذابہ، فارادا ان یعذباہ فظھر حضرۃ الغوث وقال لھما انہ

کہتے ہیں کہ آپ کے مریدوں میں سے ایک شخص آپ کا بہت ہی معتقد تھا اور آپ کی محبت میں فنا ہو کر بقا فی المحبۃ تک پہنچ گیا تھا جب فوت ہو گیا تو لوگوں نے دفن کر دیا پھر اُس کے پاس منکر و نکیر آکر سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب پیغمبر اور مذہب کیا ہے اُس نے جواب دیا میں اپنے شیخ سید عبد القادر کے علاوہ کسی کو نہیں پہچانتا فرشتے حیران ہو گئے اور دربار الٰہی میں عرض کی اسے پروردگار تو جانتا ہے جیسے تیرے فلاں بندے نے جواب دیا ہے اللہ تعالیٰ نے اُسے

إن لم يعرف الله ورسوله ودينه، أي لم يعلم أمر دينه، فإنه يعرفني واقتدى بي، فأنا أعرف كل ما سألتماه عنه، فلا تعجلا لا تعذباه، فسألا الله وقالا يا رب أنت أعلم أن محبوبك ومحبوبك الغوث الأعظم السلطان محي الدين عبد القادر يقول كذا وكذا، فأمرهما بتعذيبه فأرادا أن يعذباه، فأخذ الغوث مطرقتهما من أيديهما وقال لهما لا تقربا إليه فإن كثرة نار العشق في باطني لا تقاس بشيء، وإلا أحرق بها الجنة والنار بأن لا تكون الراحة في الجنة ولا العذاب في النار فجاءهما النداء من الله تعالى عفوت عنه لا تعذباه، وهذا إكرام له رضي الله تعالى عنه۔

عذاب دینے کا حکم فرمایا اور ان دونوں فرشتوں نے جب عذاب دینے کا قصد کیا تو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ ظاہر ہو گئے اور فرشتوں سے کہا یہ اللہ و رسول اور دین کو نہیں پہنچانتا یعنی امور سے ناواقف ہے لیکن یہ مجھے پہچانتا ہے اور اس نے میری اقتداء کی ہے۔ اور جو تم اس سے پوچھتے ہو اس کو میں خوب جانتا ہوں پس تم میری خاطر سے عذاب نہ دو فرشتوں نے پھر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا اے پروردگار تو خوب جانتا ہے کہ تیرے محبوب غوث اعظم سلطان محی الدین عبد القادر ایسے ایسے کہتے ہیں (یعنی اس شخص کو عذاب نہ دو) لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر بھی عذاب کا ہی حکم فرمایا فرشتوں نے عذاب دینے کا ارادہ کیا تو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے انکے ہاتھ سے ہتھوڑے لے لئے اور اُن سے فرمایا کہ اس کے قریب نہ جانا۔ ورنہ میرے باطن میں عشق کی اتنی آگ ہے جو عقل قیاس سے باہر ہے۔ میں اس آگ سے جنت دوزخ دونوں کو جلا دونگا یعنی نہ جنت میں آرام نہ دوزخ میں عذاب) اتنے میں منکر و نکیر کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی کہ اسے میں غوث پاک کی خاطر معاف کر دیا ہے۔ اسکو عذاب نہ دو

المنقبة التاسعة والأربعون

في رتبة مريديه رضي الله عنه

(۴۹) انچاسویں منقبت۔ آپ کے مریدوں کے مرتبہ کے بیان میں۔

سألوه من حضرته عن رتبة مريديه فقال

آپ سے ایک دفعہ لوگوں نے آپ کے مریدوں کے

رضي الله عنه بيضتنا بالف والفرخ لا يقوم،
فالمراد من البيضة من قرب عهده الى الطريقة
العلية، والمراد من الفرخ من سلك وحيي قلبه
بذكر الله، فشبه رضي الله عنه المبتدئين بالبيضة
والمتوسطين بالفرخ، اعني ان احد مريدي
من المبتدئين مقابل بالف مريد للمشائخ، و
المتوسط من مريدي لا قيمة له، فاذا عرفت
رتبة المبتدئين والمتوسطين فرتبة الكاملين
من وراء العقل وفي درر الجواهر نقل الشيخ
ابو الفرج بن الجوزي عن الشيخ علي بن
المسمي (قوله المسمى، لم اقف على ضبطه اه)
لا مريد لشيخ اسعد من مريد الغوث، و
قال الشيخ بقي بن بطو، رأيت اصحاب سيدنا
الغوث كلهم غرا في محفل السعد له، وسأل
واحد من حضرته عن احوال مريديه الفاجر
والمتقي، فقال رضي الله عنه، البار لي والفاجر انا له
وقال الشيخ عدي بن مسافر، اقدر على الباس
الخرقة لمريد المشائخ ولا اقدر على الباسها
لمريد الغوث، فهو بحر لا ساحل له وانا ساقية
صغيرة، وقال السيد جلال البخاري في كتاب
تحفة السير، من اصابه الجوع وقبل

مرتبہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا ہمارا انڈا
ہزار کے برابر ہے تو چوزوں کی تو کسی سے قیمت ہی نہیں
پڑھ سکتی۔ انڈے سے مراد آپ کا وہ مرید ہے جس
نے ابھی طریقت کے رستہ میں پاؤں رکھا ہو
اور چوزے سے مراد وہ جس کو اس رستہ میں چلتے
کچھ عرصہ گذر گیا ہو اور جس کا قلب ذکر اللہ سے زندہ
ہو (یعنی کسی وقت بھی دل ذکر اللہ سے غافل نہیں رہتا)
یعنی آپ نے مبتدئین کو انڈے کے ساتھ اور
متوسطین کو چوزے کے ساتھ تشبیہ دی ہے اور
(فرمایا کہ میرا ایک مرید دوسرے مشائخ کے ہزار مرید
کے مقابل ہے اور میرے متوسط مرید کی تو کوئی قیمت
ہی نہیں ہو سکتی جب تو نے ایسے صاحب آپ کے
مبتدئین اور متوسطین مریدوں کا رتبہ پہچان لیا تو آپ
کے کامل مریدوں کا رتبہ تو عقل سے باہر ہوگا۔

درر الجواہر میں شیخ ابو الفرج بن جوزی نے شیخ علی
بن مبیمی سے نقل کیا کہ حضرت غوث اعظم کے مرید
سے بڑھ کر سعادت مند کسی شیخ کا کوئی مرید نہیں ہے
شیخ بقا بن بطو فرماتے ہیں میں نے آپ کے
مریدوں کو اولیاء کی محفل اس طرح دیکھا کہ ان
کی پیشانیوں سے نور چمکتا تھا۔ ایک شخص نے
آپ سے آپ کے نیکو کار اور بدکار مرید کی نسبت

فِیْ اُذُنِہٖ یَا حَضْرَۃَ الشَّیْخِ قُطْبَ الْعَالَمِ مُحْیِ الْحَقِّ
وَالدِّیْنِ السَّیِّدَ عَبْدَ الْقَادِرِ الْکِیْلَانِیْ فِیْ تَدْ
فَعُ عَنْہُ تِلْکَ الْاِصَابَۃُ وَاِنْ غَلَبَ عَسْکَرُ
الْعَدُوِّ فِیْ بِلَادِ الْاِسْلَامِ اَوْخَافَ اَحَدٌ
مِنْ قَاطِعِ الطَّرِیْقِ، فَیَاخُذُ مِنَ الْاَرْضِ تُرَابًا
اَسْوَدَ وَیَذْکُرُ عَلَیْہِ اسْمَ الْغَوْثِ وَیَنْفُخُ عَلَی
التُّرَابِ وَیَرْمِیْ ذٰلِکَ التُّرَابَ فِیْ اَعْیُنِ
الْاَعْدَاءِ فَیُعْمِیَ اللّٰہُ اَبْصَارَھُمْ وَیَقْھَرُھُمُ اللّٰہُ
وَقَالَ مَنْ تَحَیَّرَ فِیْ اَمْرٍ وَتَوَسَّلَ اِلَی الْغَوْثِ
یُبَدِّلُ اللّٰہُ عُسْرَہٗ بِالْیُسْرِ وَیُخْلِصُ مِنَ الْعَجْزِ وَ
یَنَالُہٗ فَرَحٌ وَسُرُوْرٌ، وَمَنْ لَبِسَ خِرْقَۃَ الْغَوْثِ
فَاِنَّہٗ یَنَالُ النَّجَاۃَ وَالدَّرَجَاتِ فَاِنَّہٗ دَعَا لِمُرِیْدِیْہِ
وَمُحِبِّیْہِ، فَھُوَ قُطْبُ الْعَالَمِ فَدُعَاؤُہٗ مُسْتَجَابٌ
وَذَکَرُوْا اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَوْمًا لِلْغَوْثِ، مَارَاَیْتُ
فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ سَخَاءً مِنْ حَضْرَتِکُمْ، فَاَمَرَ السَّیِّدُ
اَنْ یَّاْتُوْا عَاجِلًا بِمِائَۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ رَجُلًا مِنَ
الْفُسَّاقِ وَالْعُصَاۃِ، فَاَتَوْا بِھِمْ اِلَیْہِ، فَاَمَرَ اَنْ
یَّقِفَ سَبْعُوْنَ مِنْ جَانِبِ الْیَمِیْنِ وَسَبْعُوْنَ
مِنْ جَانِبِ الْیَسَارِ، ثُمَّ نَظَرَ اِلَی الطَّرَفَیْنِ
بِنَظْرَۃِ الرَّحْمَۃِ، فَوَصَلُوْا اِلَی اللّٰہِ فِیْ طَرْفَۃِ
عَیْنٍ بِنَظْرِہٖ وَبَرَکَتِہٖ، ثُمَّ قَالَ لِذٰلِکَ الرَّجُلِ

سوال کیا تو آپ نے فرمایا میرا نیک مرید میرے لئے
ہے اور میں بدکار کیلئے ہوں۔ شیخ عدی بن مسافر
فرماتے ہیں میں اور سب مشائخ کے مریدوں کو خرقہ
خلافت پہنا سکتا ہوں۔ لیکن غوث پاک کے کسی مرید
کو خرقہ نہیں پہنا سکتا کیونکہ آپ کی اور میری مثال سمندر
کے کنارہ اور چھوٹی سی نہر کی ہے۔ سید جلال بخاری
تحفہ السیر میں لکھتے ہیں جس کسی کو جن چمٹ جائے
اُس کے کان میں (یا حضرت الشیخ قطب العالم
محی الحق والدین السید عبدالقادر الگیلانی) کا کلمہ
پھونک دیا جائے تو وہ دفع ہو جائے گا اگر کافروں
کا لشکر ملک اسلام پر چڑھ آئے یا کسی کو راہزنوں
کا خوف ہو تو زمین سے سیاہ مٹی لیکر اُس پر غوث اعظم
رضی اللہ عنہ کا نام مبارک پڑھکر پھونکے اور وہ مٹی اُن
کی طرف پھینک دے جیسا کہ حضرت غوث اعظم رضی
اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص ایسے کرے گا یہ مٹی دشمنوں
کی آنکھوں میں ڈال کر اللہ تعالیٰ اُن کو اندھا کر دے
گا اور ان پر قہر غضب فرمائے گا۔ اور فرمایا جو شخص کسی
مصیبت میں گرفتار ہو کر حضرت غوث اعظم رضی
اللہ عنہ سے توسل کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کی تکلیف
کو آسانی سے بدل دے گا۔ اور وہ عجز سے خلاصی
پائے گا۔ اور اُسے خوشی حاصل ہوگی اور جس شخص نے
حضرت سے خرقہ خلافت پہنا وہ دنیا و آخرت کی

رَأَيْتَ سَخَاءِيْ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ،

مصیبتوں سے نجات پانے کے علاوہ مراتب عالیہ کو بھی پہنچ گیا کیونکہ آپ نے اپنے مریدوں اور عقیدتمندوں کے حق میں خاص طور پر دعا مانگی ہے اور آپ قطب عالم ہیں اور آپ کی دعا دربار الٰہی میں مقبول ہے۔ کہتے ہیں ایک دن ایک شخص نے غوث پاک سے عرض کی کہ آج دن میں نے آپ کی کوئی سخاوت نہیں دیکھی یہ سنتے ہی آپ نے فوراً ایک سو چالیس فاسق و تاجر شخصوں کو حاضر کرنے کا حکم دیا جب وہ آپ کے پاس حاضر کئے گئے تو آپ نے ستر کو دائیں اور ستر کو بائیں جانب کھڑا کیا پھر دونوں طرف نظر رحمت سے دیکھا تو آپ کی کیمیائی نظر سے ایک آنکھ جھپکنے کے لحظہ میں واصل باللہ ہو گئے پھر اس شخص سے فرمایا تو نے میری اس دن کی سخاوت دیکھی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَلْمَنْقَبَةُ الْخَمْسُوْنَ

(۵۰) پچاسویں منقبت آپ کا اللہ تعالیٰ سے ستر بار وعدہ لینا کہ تجھے تیرے مرتبہ سے نہ گرائے گا۔

فِيْ أَخْذِهٖ مِنَ اللّٰهِ سَبْعِيْنَ مَوْثِقَاتٍ لَا يَمْكُرُ بِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ذُكِرَ فِيْ بَهْجَةِ الْأَسْرَارِ، قَالَ الشَّيْخُ نَجِيْبُ الدِّيْنِ عَبْدُ الْقَاهِرِ السُّهْرَوَرْدِيْ كُنْتُ عِنْدَ الشَّيْخِ حَمَّادِ بْنِ مُسْلِمِ نِ الدَّبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَكَانَ الْغَوْثُ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ عِنْدَهٗ، فَتَكَلَّمَ بِكَلَامٍ عَظِيْمٍ، فَقَالَ لَهُ الشَّيْخُ حَمَّادٌ يَا عَبْدَ الْقَادِرِ لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِعَجَبٍ، أَمَا تَخَافُ أَنْ يَمْكُرَ اللّٰهُ بِكَ؟ فَوَضَعَ الْغَوْثُ كَفَّهٗ عَلٰى صَدْرِ الشَّيْخِ حَمَّادٍ وَقَالَ لَهٗ اُنْظُرْ بِعَيْنِ قَلْبِكَ مَا فِيْ كَفِّيْ مَكْتُوْبًا، فَسَمَّا

بہجۃ الاسرار میں مرقوم ہے کہ شیخ نجیب الدین عبدالقاہر سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک روز شیخ حماد بن مسلم الدباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا اور غوث پاک بھی وہاں موجود تھے غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک بہت بڑی کلام کیساتھ تکلم کیا تو شیخ حماد نے کہا اے عبدالقادر تم نے عجیب بات کہی ہے کیا تم ڈرتے نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ مرتبہ سے گرادے گا۔ تو غوث اعظم نے اپنا ہاتھ ان کے سینے پر رکھ کر فرمایا اپنے دل کی آنکھ سے دیکھو میرے ہاتھ پر کیا لکھا ہوا

الشیخ حماد سموۃ ، ثم رفع الغوث کفہ عن صدرہ فقال الشیخ حماد ، قرأت انہ اخذ عن اللہ تعالیٰ سبعین موثقا ان لا یمکر بہ ، ثم قال الشیخ حماد لا باس بعدھا من کان ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم

ہے۔ شیخ حماد نے مراقبہ کرکے دیکھا پھر آپ نے ان کے سینہ سے اپنا ہاتھ اٹھایا تو شیخ حماد فرمانے لگے میں نے ہاتھ پر لکھا پڑا ہے بیشک اس نے اللہ تعالیٰ سے ستر بار پختہ وعدہ لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو تقمہ سے نہیں گرائے گا۔ پھر شیخ حماد نے فرمایا اس کے بعد آپ کو کوئی خوف نہیں۔ اس کے بعد آپ کو کوئی خوف نہیں آپ نے یہ دو مرتبہ فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بہت بڑے فضل والا ہے۔

المنقبۃ الحادیۃ والخمسون

اکاونویں منقبت آپ کے ایسے کلمات جو بظاہر خلاف شرع ہیں۔

(فی تکلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بالکلام العظیم)

ذکر فی بہجۃ الاسرار، تکلم الشیخ صدقۃ البغدادی بکلام انکروا علیہ بطریق الشرع فطولع بہ الخلیفۃ فامر باحضارہ الی باب المتوکل و تعزیرہ، فلما احضر کشفوا رأسہ فصاح خادمہ و اشیاعہ، فشلت ید الذی ھم یضربہ، و القی اللہ سبحانہ الھیبۃ لہ فی قلب المتوکل، فطالع الوزیر بذلک فالقی اللہ سبحانہ الھیبۃ فی قلب الوزیر، فطالع الخلیفۃ بذلک، فالقی اللہ سبحانہ

بہجۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ شیخ صدقہ بغدادی نے چند کلمات کہے جو بظاہر خلاف شرع تھے۔ خلیفہ وقت کو ان کلمات کی اطلاع دی گئی تو اس نے قاضی صاحب کے پاس حاضر کرکے تعزیر لگانے کا حکم فرمایا جب شیخ حاضر کئے گئے تو انہوں نے شیخ کا سر ننگا کیا یہ دیکھ کر شیخ کا ایک مرید چیخ اٹھا اور جس نے تعزیر لگانے کا ارادہ کیا تھا اس کا ہاتھ شل ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے قاضی کے دل میں آپ کی ہیبت ڈال دی وزیر کو اس امر مطلع ہوا تو وزیر کے دل پر

الهيبة له في قلب الخليفة، فأمر بإطلاقهم، ثم دخل الى بلد الغوث فوجد المشايخ والناس جلوسا ينتظرون خروج الغوث ليتكلم عليهم، فجاء وجلس بين المشايخ فلما صعد الغوث الكرسي لم يتكلم ولم يأمر القارئ بالقراءة، وأخذ الناس وجد عظيم، وداخلهم أمر جليل، فقال الشيخ صدقة في نفسه، الغوث لم يتكلم والقارئ لم يقرأ فمم هذا الوجد، فالتفت الغوث اليه وقال، يا هذا أحد مريدي جاء من بيت المقدس الى هنا في خطوة وتاب على يدي، والحاضرون اليوم في ضيافته. فقال الشيخ صدقة في نفسه: من كانت خطوته من بيت المقدس الى بغداد فمم يتوب وما احتياجه الى الشيخ؟ فالتفت الغوث الى جهته فقال يا هذا أيتوب من الخطو في الهواء فلا يرجع اليه ويحتاج أن أعلمه الطريق الى محبة الله عز وجل ثم قال أنا سيفي مشهور وقوسي موتور ونبالي مفوقة، وسهامي صائبة، ورمحي منسوب. وفرسي مسروج

بھی اللہ تعالیٰ نے ان کی ہیبت ڈال دی خلیفہ کو جب اطلاع ہوئی تو اُن کے دل میں بھی آپ کی ہیبت گھر کر گئی۔ تو اس نے حکم دیا کہ ان کو رہا کر دیا جائے (رہا ہونے کے بعد) آپ غوث اعظم رضی اللہ عنہ گئے دربار میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ مشائخ اور عام لوگ غوث پاک کے تشریف لا کر وعظ فرمانے کا بیٹھے انتظار کر رہے ہیں غوث پاک تشریف لا کر حلقہ مشائخ میں بیٹھ گئے۔ پھر منبر پر چڑھے مگر نہ آپ نے کچھ ارشاد فرمایا اور نہ قاری کو قرآن پڑھنے کا حکم فرمایا۔ اگرچہ آپ چپ چاپ بیٹھے تھے، مگر لوگوں پر ایک وجد کی کیفیت طاری ہو گئی اور وہ امر جلیل میں داخل ہیں۔ شیخ صدقہ اپنے دل ہی میں کہنے لگے کہ غوث اعظم نے نہ کچھ خود بیان فرمایا اور نہ قاری نے کچھ پڑھا تو یہ وجد کیسا ہے تو آپ شیخ صدقہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے شخص میرا ایک مرید بیت المقدس سے یہاں تک ایک قدم میں آیا ہے اور اس نے میرے ہاتھ پر توبہ کی ہے۔ اور یہ لوگ اسکی مہمان نوازی میں ہیں شیخ صدقہ نے اپنے دل میں کہا کہ جو ایک ہی قدم سے بیت المقدس سے بغداد پہنچ سکتا ہے تو اسے توبہ کی کیا ضرورت ہے اور اسے شیخ کی محتاجی کیسی؟

أَنَا نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ، أَنَا سَلَّابُ الْأَحْوَالِ
وَأَنَا بَحْرٌ بِلَا سَاحِلٍ. أَنَا دَلِيْلُ الْوَقْتِ
أَنَا الْمُتَكَلِّمُ فِيْ غَيْرِيْ. أَنَا الْمَحْفُوْظُ أَنَا الْمَحْفُوْظُ [illegible]
يَا صُوَّامُ يَا قُوَّامُ يَا أَهْلَ الْجِبَالِ تُكُسِّحَتْ جِبَالُكُمْ
يَا أَهْلَ الصَّوَامِعِ هُدِّمَتْ صَوَامِعُكُمْ،
أَقْبِلُوْا إِلٰى أَمْرٍ مِنَ اللّٰهِ يَا بُنَيَّاتُ (۱) الطَّرِيْقِ
يَا رِجَالُ يَا أَبْطَالُ يَا أَبْدَالُ يَا أَطْفَالُ،
هَلُمُّوْا وَخُذُوْا عَنِ الْبَحْرِ الَّذِيْ لَا سَاحِلَ لَهُ
يَا عَزِيْزُ أَنْتَ وَاحِدٌ فِي السَّمَاءِ أَنْتَ الْكَبِيْرُ
الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ، وَأَنَا الْحَقِيْرُ الْفَقِيْرُ الذَّلِيْلُ
لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ يُقَالُ لِيْ بَيْنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
سَبْعِيْنَ مَرَّةً، وَأَنَا اخْتَرْتُكَ لِنَفْسِيْ وَ
لِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ يُقَالُ لِيْ يَا عَبْدَ الْقَادِرِ تَكَلَّمْ
لِيُسْمَعَ مِنْكَ، يُقَالُ لِيْ يَا عَبْدَ الْقَادِرِ
بِحَقِّيْ عَلَيْكَ كُلْ، بِحَقِّيْ عَلَيْكَ اشْرَبْ
آمَنْتُكَ مِنَ الرَّدٰى

وَفِي الْبَهْجَةِ أَيْضًا كَانَ الْغَوْثُ يَمْشِيْ فِي
الْهَوَاءِ عَلٰى رُؤُوْسِ الْأَشْهَادِ فِيْ مَجْلِسِهٖ
وَيَقُوْلُ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تُسَلِّمَ عَلَيَّ

غوث اعظم اسکی طرف متوجہ ہوکر فرمانے لگے اسے صدقہ یہ ہوا میں اڑنے سے توبہ کرتا ہے اور یہ دوبارہ ہوا میں نہیں اڑے گا۔ اور اس بات کا محتاج ہے کہ میں اسے اللہ کی محبت کا رستہ سکھاؤں۔ پھر آپ نے فرمایا میری تلوار مشہور ہے۔ میری کمان چڑھی ہوئی ہے۔ میرا تیر نشانہ پر ہے۔

میرا نیزہ ہر وقت گڑا رہتا ہے۔ میرے گھوڑے پر زین کسا ہوا ہے۔ میں اللہ تعالےٰ کی بھڑکتی آگ ہوں۔ میں احوال کا سلب کرنے والا ہوں سمندر بے کنار ہوں۔ میں وقت کی دلیل ہوں۔ اپنے غیر میں کلام کرتا ہوں۔ میں تمام آفتوں سے محفوظ ہوں۔ میں تمام آفتوں سے محفوظ ہوں۔ اے ہمیشہ روزہ رکھنے والو اے رات کو جاگنے والو اے پہاڑ میں رہنے والو تمہارے پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوں۔ اے گرجاؤں میں رہنے والو تمہارے گرجے گر جائیں۔ خدا تعالےٰ کے امر کی طرف آؤ میں اللہ تعالےٰ کا امر ہوں۔ اے راستہ میں پڑے رہنے والو۔ اے مردان خدا۔ اے دلیرو۔ اے ابدال اے بچو۔ آؤ اس بحر زخار سے اپنا حصہ لے لو۔

اے غالب تو ایک ہے۔ آسمان میں تو بڑائی والا

(۱) : قوله يا بنيات، مصغر، معناه يا أطفال أو غير مستغنين اهـ

وَتُخْبِرُنِي بِمَا يَجْرِي فِيهَا وَيَجِيءُ الشَّهْرُ
إِلَيَّ وَيُسَلِّمُ عَلَيَّ وَيُخْبِرُنِي بِمَا يَجْرِي
فِيهِ وَيَجِيءُ الْأُسْبُوعُ إِلَيَّ وَيُسَلِّمُ عَلَيَّ وَ
يُخْبِرُنِي بِمَا يَجْرِي فِيهِ وَيَجِيءُ الْيَوْمُ إِلَيَّ
وَيُسَلِّمُ عَلَيَّ وَيُخْبِرُنِي بِمَا يَجْرِي فِيهِ
وَعِزَّةِ رَبِّي إِنَّ السُّعَدَاءَ وَالْأَشْقِيَاءَ
لَيُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَإِنَّ لُؤْلُؤَ (١) عَيْنِي فِي
اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ أَنَا غَائِصٌ فِي بِحَارِ عِلْمِ اللهِ
وَمُشَاهَدَتِهِ، أَنَا حُجَّةُ اللهِ عَلَيْكُمْ أَنَا
نَائِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَوَارِثُهُ فِي الْأَرْضِ، وَكَانَ يَقُولُ عَلَى
الْكُرْسِيِّ فِي مَدْرَسَتِهِ: كُلُّ وَلِيٍّ عَلَى
قَدَمِ نَبِيٍّ، وَأَنَا عَلَى قَدَمِ جَدِّي صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا رَفَعَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَمَهُ إِلَّا وَضَعْتُ قَدَمِي
فِي الْمَوَاضِعِ الَّذِي رَفَعَ قَدَمَهُ مِنْهُ
إِلَّا أَنْ يَكُونَ قَدَمًا مِنْ أَقْدَامِ
النُّبُوَّةِ، فَإِنَّهُ لَا سَبِيلَ إِلَى أَنْ
يَنَالَهُ غَيْرُ نَبِيٍّ، وَكَانَ يَقُولُ الْإِنْسُ

ہے۔ جبار و متکبر ہے اور میں فقیر حقیر ذلیل ہوں۔ تیرے
سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ مجھے دن رات میں ستر مرتبہ کہا جاتا ہے کہ
عبدالقادر۔ میں نے تمہیں اپنے لئے چن لیا ہے۔ اور تم میرے سامنے
جو چاہو کرو۔ مجھے کہا جاتا ہے اے عبدالقادر کچھ منہ سے نکالو تمہاری
قبول کی جائے گی۔ مجھے کہا جاتا ہے اے عبدالقادر میرا جو تجھ پر حق
ہے اس کے ساتھ جو چاہے کھا اور پی۔ میں نے ہلاکت سے نا خوف
کر دیا ہے۔

نیز بہجۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ غوث اعظم اپنی مجلس میں حاضرین
کے سروں پر ہوا میں چلتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ جب سورج چڑھتا
ہے تو مجھ پر سلام کرتا ہے اور سال میرے پاس آتا ہے اور مجھے سلام
کہتا ہے اور مجھے وہ باتیں بتاتا ہے جو اس میں ہونی ہوتی ہیں اور
مہینہ میرے پاس آکر سلام کہتا ہے اور ان باتوں کی خبر دیتا ہے جو اس میں
ہونی ہوتی ہیں۔ اور ہفتہ میرے پاس آکر سلام کرتا ہے اور ان باتوں
کی خبر دیتا ہے جو اس میں ہونی ہوتی ہیں۔ دن میرے پاس آکر سلام کرتا ہے
اور اپنے ما فیہا کی خبر دیتا ہے۔ مجھے اپنے رب کی قسم بیشک نیک اور
بد بخت مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں۔ میری نظر لوح محفوظ میں ہے میں
ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے علم اور مشاہدہ کے سمندر میں غوطہ زن ہوں
میں تم پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا نائب اور آپ کا زمین میں وارث ہوں۔ اور آپ اپنے مدرسہ میں

(١) البؤلؤ لبؤبؤ ن ھـ سـ ھـ سـ : انسان العين كما في القاموس۔

لَهُمْ مَشَايِخُ وَالْجِنُّ لَهُمْ مَشَايِخُ
وَالْمَلَائِكَةُ لَهُمْ مَشَايِخُ وَ
اَنَا شَيْخُ الْكُلِّ۔ وَقَالَ لِاَوْلَادِهٖ
مِنْ مَرَضِ مَوْتِهٖ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ
بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ
فَلَا تَقِيْسُوْنِيْ بِاَحَدٍ وَلَا
تَقِيْسُوْا عَلَيَّ اَحَدًا۔ وَقَالَ لِوَلَدِهٖ
عَبْدِ الْجَبَّارِ: اَنْتَ نَائِمٌ اَوْ مُتَنَبِّهٌ
مُوْتُوْا فِيَّ وَقَدِ انْتَبَهْتُمْ۔ وَكَانَ
يَقُوْلُ اَنَا مِنْ وَرَاءِ اُمُوْرِ الْخَلْقِ
اَنَا مِنْ وَرَاءِ عُقُوْلِكُمْ۔ كُلُّ رِجَالِ
الْحَقِّ اِذَا وَصَلُوْا اِلَى الْقَدَرِ اَمْسَكُوْا
اِلَّا اَنَا فَاِنِّيْ وَصَلْتُ اِلَيْهِ وَفُتِحَ لِيْ
رَوْزَنَةٌ فَوَلَجْتُ فِيْهَا وَنَازَعْتُ
اَقْدَارَ الْحَقِّ بِالْحَقِّ لِلْحَقِّ فَالرَّجُلُ
هُوَ الْمُنَازِعُ لِلْقَدَرِ لَا الْمُوَافِقُ
لَهٗ وَكَانَ يَقُوْلُ طُوْبٰى لِمَنْ رَاٰنِيْ
اَوْ رَاٰى مَنْ رَاٰنِيْ۔ اَوْ رَاٰى مَنْ
رَاٰى مَنْ رَاٰنِيْ اَوْ رَاٰى مَنْ
رَاٰى مَنْ رَاٰنِيْ اَوْ رَاٰى مَنْ رَاٰى
مَنْ رَاٰى مَنْ رَاٰى مَنْ رَاٰنِيْ

منبر پر بیٹھ کر فرماتے تھے کہ ہر ایک ولی کسی نہ کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے
اور میں اپنے نانا یعنی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پر ہوں
آپ نے جہاں سے قدم اٹھایا میں نے وہاں اپنا قدم رکھا مگر نبوت
کے قدم کی جگہ پر میں اپنا قدم نہیں رکھ سکا کیونکہ یہ مقام انبیاء
سے خاص ہے آپ فرمایا کرتے تھے انسانوں کے بھی مشائخ ہیں جنوں کے
بھی مشائخ ہیں ملائکہ کے بھی مشائخ ہیں۔
لیکن میں سب کا شیخ ہوں۔ اور آپ نے اپنی اولاد سے اپنی وفات
کے وقت فرمایا مجھ میں اور تم میں زمین و آسمان کا فرق ہے
سو تم میرے بعد مجھے کسی پر اور کسی کو مجھ پر قیاس نہ کرنا۔ آپ نے اپنے لڑکے
عبدالجبار سے فرمایا تم سوتے ہو یا جاگتے۔ مجھ میں فنا ہو جاؤ تو تم مشہور
ہو جاؤ گے۔ اور فرماتے تھے میرا مقام خلقت کے امور اور تمہاری
صفوں سے بالا ہے۔ اولیاء اللہ جب قدر تک پہنچتے ہیں تو ٹھہر
جاتے ہیں۔ مگر میں جب اس مقام تک پہنچا تو میرے لئے ایک کھڑکی
کھولی گئی جس سے میں نے گذر کر حق کا حق کے ساتھ مقابلہ کیا۔
کیونکہ مرد وہی ہوتا ہے جو تقدیر سے مقابلہ کرے۔ نہ کہ اسکا موافق
اور فرمایا کرتے تھے سعادت مند ہے وہ شخص جس نے مجھے
دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا۔ یا میرے دیکھنے والے کے
دیکھنے والے کو دیکھا۔ یا میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے
کے دیکھنے والے کو دیکھا۔ یا میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے
کے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا۔ اور بدنصیب ہے
وہ جس نے مجھے نہیں دیکھا۔ اور منبر پر بیٹھ کر فرماتے اے زمین و
آسمان کے رہنے والو جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو میرے وسیلہ

وَأَنَا حَسْرَةٌ عَلَى مَنْ لَمْ يَرَنِي. وَكَانَ يَقُولُ
عَلَى الْكُرْسِيِّ: إِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ تَعَالٰى فَاسْأَلُوْا
بِيْ يَا أَهْلَ الْأَرْضِ شَرْقًا وَغَرْبًا وَيَا
أَهْلَ السَّمَاءِ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَيَخْلُقُ مَا لَا
تَعْلَمُوْنَ﴾، أَنَا مِمَّا لَا تَعْلَمُوْنَ. يَا أَهْلَ
الْأَرْضِ شَرْقًا وَغَرْبًا تَعَالَوْا تَعَلَّمُوْا
مِنِّيْ، يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ الْأَحْوَالُ عِنْدِيْ
كَثِيَابٍ مُعَلَّقَةٍ فِيْ بَيْتٍ أَيَّتَهَا شِئْتَ
لَبِسْتَ. فَعَلَيْكُمْ بِالسَّلَامَةِ وَإِلَّا أَتَيْتُكُمْ
بِجُنُوْدٍ لَا قِبَلَ لَكُمْ بِهَا. يَا غُلَامُ سَافِرْ
أَلْفَ عَامٍ لِتَسْمَعَ مِنِّيْ كَلِمَةً. يَا غُلَامُ
الْوِلَايَاتُ هٰهُنَا الدَّرَجَاتُ هٰهُنَا
فِيْ مَجْلِسِيْ تَفَرَّقَ الْخِلَعُ. وَمَا مِنْ نَبِيٍّ خَلَقَهُ
اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا وَلِيٍّ إِلَّا وَقَدْ حَضَرَ مَجْلِسِيْ
هٰذَا، الْأَحْيَاءُ بِأَبْدَانِهِمْ. وَالْأَمْوَاتُ
بِأَرْوَاحِهِمْ. يَا غُلَامُ اسْأَلْ عَنِّيْ مُنْكَرًا
وَنَكِيْرًا عِنْدَ مَجِيْئِهِمَا إِلٰى قَبْرِكَ يُخْبِرَاكَ
عَنِّيْ. وَكَانَ إِذَا تَكَلَّمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِكَلَامٍ
عَظِيْمٍ يَقُوْلُ عَقِيْبَهُ: بِاللّٰهِ عَلَيْكُمْ قُوْلُوْا صَدَقْتَ
إِنَّمَا أَتَكَلَّمُ عَنْ يَقِيْنِيْ لَا شَكَّ فِيْهِ أُنْطَقُ (١)

سے کرو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (کہ وہ اللہ تعالیٰ پیدا
کرتا ہے جو تم نہیں جانتے) اور میں بھی ان میں سے ہوں
جسکو تم نہیں جانتے۔ اے زمین میں شرق و غرب رہنے
والو آؤ مجھ سے علم معرفت حاصل کرو۔ اے اہل عراق
میرے پاس احوال ایسے ہیں جیسے کسی گھر میں لٹکائے
ہوئے کپڑے جسے تو چاہے پہن لے تم سلامتی کو اختیار
کرو۔

ورنہ میں تم پر ایسے لشکر کے ساتھ چڑھائی
کروں گا جسکا مقابلہ تم نہیں کر سکو گے

اے غلام ہزار سال معرفت کی راہ میں چل تاکہ تم میرا
کلام سمجھنے کے قابل ہو جاؤ۔

اے غلام ولایات کے یہاں درجات ہیں اور میری مجلس
میں خلعتیں بکھری پڑی ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی نبی اور کوئی
ولی ایسا نہیں ہے جو میری اس مجلس میں حاضر نہ ہوا ہو زندہ
اپنے جسموں سمیت اور فوت شدہ اپنی روحوں کیساتھ
حاضر ہوتے ہیں۔ اے غلام قبر میں تیری جب منکر نکیر آئیں تو
ان سے میرے حالات پوچھنا وہ تجھے بتائیں گے۔ آپ جب
کوئی ایسی کلام کرتے جو لوگوں کے اذہان سے بالاتر ہوتی تو
فرماتے تم ضرور کہو کہ تو نے سچ کہا ہے کیونکہ میں یقینی بات

---

١ : قوله أنطق، الاول بصيغة المبني للمفعول، والثاني بصيغة المبني للفاعل وهو مثل ذاتيه لعدة.

فَأَنْطِقُ وَأُعْطِي، فَأُفَرِّقُ وَأُؤْمَرُ فَأَفْعَلُ وَالْعُهْدَةُ عَلَى مَا أَمَرَنِي وَالدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ. تَكْذِيبُكُمْ لِي سُمٌّ سَاعَةٌ لِأَدْيَانِكُمْ وَسَبَبٌ لِذَهَابِ دُنْيَاكُمْ وَأُخْرَاكُمْ أَنَا سَيَّافٌ أَنَا قَتَّالٌ (وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهُ) لَوْلَا لِجَامُ الشَّرِيعَةِ عَلَى لِسَانِي لَأَخْبَرْتُكُمْ بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ أَنْتُمْ بَيْنَ يَدَيَّ كَالْقَوَارِيرِ أَرَى مَا فِي ظَوَاهِرِكُمْ وَبَوَاطِنِكُمْ، وَلَوْلَا لِجَامُ الشَّرِيعَةِ عَلَى لِسَانِي لَنَطَقَ صَاعُ يُوسُفَ بِمَا فِيهِ لٰكِنَّ الْعِلْمَ مُسْتَجِيرٌ بِذَيْلِ الْعَالِمِ لِئَلَّا يُبْدِيَ مَكْنُونَهُ. رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ.

کہتا ہوں جس میں کوئی شک نہیں ہوتا مجھے (یہ کلام اللہ کی طرف سے) کہنے کو کہا جاتا ہے تو میں کہہ دیتا ہوں مجھے دیا جاتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔ مجھے حکم ہوتا ہے تو میں کرتا ہوں۔

بھلے برے کی ذمہ داری اس پر ہے جس نے مجھے حکم کیا کیونکہ دیت عاقلہ پر ہوتی ہے تمہارا میری تکذیب کرنا تمہارے ادیان کے لئے زہر قاتل ہے اور دنیا اور آخرت کی بربادی کا سبب ہے۔ میں تلوار ہوں۔ میں دین کے دشمنوں سے جنگ کرنے والا ہوں (اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے) اگر شریعت کی لگام میری زبان پر نہ ہوتی تو میں تمہیں ان چیزوں کی خبر دیتا جو تم کھاتے پیتے ہو اور اپنے گھروں میں ذخیرہ اندوزی کرتے ہو اور تم میرے سامنے شیشوں کی مانند ہو میں تمہارے ظاہر و باطن کو دیکھتا ہوں۔ اگر شریعت کا لحاظ نہ ہوتا تو یوسف علیہ السلام کا پیالہ اپنی حقیقت کہہ دیتا لیکن علم معرفت اپنے جاننے والے کو راز ظاہر کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

الْمَنْقَبَةُ الثَّانِيَةُ وَالْخَمْسُونَ

باونویں منقبت: آپ کے وہ کلمات جو لوگوں کے سامنے منبر پر فرمائے تھے:

(فِي أَوَّلِ تَكَلُّمِهِ عَلَى النَّاسِ عَلَى الْكُرْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ)

ذُكِرَ فِي بَهْجَةِ الْأَسْرَارِ: قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ

بہجۃ الاسرار میں لکھا ہے: آپ نے فرمایا میں ۱۶ شوال ۵۲۱ھ کو منگل کے دن ظہر سے پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

الظُّهرَ مِنْ يَوْمِ الثُّلاثاءِ السَّادِسِ عَشَرَ مِنْ شَوَّالٍ سَنَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ لِمَ لَا تَتَكَلَّمُ؟ فَقُلْتُ يَا اَبَتَاهُ اَنَا رَجُلٌ اَعْجَمِيٌّ كَيْفَ اَتَكَلَّمُ عَلٰى فُصَحَاءِ بَغْدَادَ؟ فَقَالَ افْتَحْ فَاكَ. فَفَتَحْتُهُ فَتَفَلَ فِيْهِ سَبْعًا. فَقَالَ لِيْ تَكَلَّمْ عَلَى النَّاسِ وَادْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ. فَصَلَّيْتُ الظُّهْرَ وَحَضَرَنِيْ خَلْقٌ كَثِيْرٌ فَأُرْتِجَ (۱) عَلَيَّ، فَرَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ قَائِمًا بِاِزَائِيْ فِي الْمَجْلِسِ فَقَالَ لِيْ يَا بُنَيَّ لِمَ لَا تَتَكَلَّمُ؟ فَقُلْتُ يَا اَبَتَاهُ قَدْ اُرْتِجَ عَلَيَّ فَقَالَ لِيْ اِفْتَحْ فَاكَ فَفَتَحْتُهُ فَتَفَلَ فِيْهِ سِتًّا، فَقُلْتُ لِمَ لَمْ تُكْمِلْهَا سَبْعًا؟ فَقَالَ اَدَبًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ تَوَارٰى عَنِّيْ، فَقُلْتُ:

غَوَّاصُ الْفِكْرِ يَغُوْصُ فِيْ بَحْرِ الْقَلْبِ عَلٰى دُرَرِ الْمَعَارِفِ فَيَسْتَخْرِجُهَا اِلٰى سَاحِلِ الصَّدْرِ فَيُنَادِيْ عَلَيْهَا سِمْسَارُ تَرْجُمَانِ اللِّسَانِ وَتُشْتَرٰى بِنَفَائِسَ

کی زیارت کی تو آپ نے فرمایا بیٹا وعظ کیوں نہیں کیا کرتے تو آپ سے عرض کی میں عجمی ہوں۔ بغداد کے فصحاء و بلغاء کے سامنے کیسے کلام کروں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اچھا اپنا منہ کھولو میں نے منہ کھولا تو آپ نے میرے منہ میں سات مرتبہ اپنی تھوک مبارک ڈالی اور فرمایا لوگوں کو وعظ کرو اور انہیں سیدھے راستے کیطرف وعظ و حکمت سے بلاؤ۔ آپ فرماتے ہیں، میں نے ظہر کی نماز پڑھی تو خلقت کا میرے پاس ہجوم ہو گیا۔ وعظ کرتے میری زبان رک گئی تو میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ اپنے برابر کھڑے دیکھے۔ انہوں نے فرمایا بیٹا وعظ کیوں نہیں کرتے میں نے عرض کی حضور میری زبان رک گئی ہے۔ آپ نے فرمایا منہ کھول میں نے کھولا تو آپ نے چھ بار میرے منہ میں تھوک ڈالی میں نے عرض کیا آپ نے سات مرتبہ تھوک کیوں نہیں ڈالی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کی وجہ سے یہ کہہ کر آپ مجھ سے غائب ہو گئے۔ تو میں نے وعظ میں پہلے کہا ترجمہ: فکر کا غوطہ لگانے والے دل کے سمندر میں معارف کے موتیوں کی تلاش میں غوطہ لگاتے ہیں اور انکو ساحل صدر کیطرف نکال کر لاتے ہیں تو اس پر ترجمان

۱: قوله فأُرتج: بوزن اغلق ومعناه، مبينا للمجهول اهـ

أَثْمَانِ حُسْنِ الطَّاعَةِ (فِي بُيُوْتٍ أَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ) قَالُوْا هٰذَا اَوَّلُ كَلَامٍ تَكَلَّمَ بِهٖ عَلَى النَّاسِ عَلَى الْكُرْسِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

اَلْمَنْقَبَةُ الثَّالِثَةُ وَالْخَمْسُوْنَ

فِي مَدْحِ الشَّيْخِ حَمَّادِ الدَّبَّاسِ حَضْرَةَ الْغَوْثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

ذَكَرُوْا اَنَّهٗ ذُكِرَ عِنْدَ الشَّيْخِ حَمَّادٍ حَضْرَةُ الْغَوْثِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ شَابٌّ فَقَالَ: رَأَيْتُ عَلٰى رَاْسِهٖ عَلَمَيْنِ لِلْوِلَايَةِ وَقَدْ نُصِبَا لَهٗ مِنَ الْبَهْمُوْتِ الْاَسْفَلِ اِلَى الْمَلَكُوْتِ الْاَعْلٰى وَسَمِعْتُ الشَّاوِيْشَ يَصِيْحُ لَهٗ فِي الْاُفُقِ الْاَعْلٰى بِاَلْقَابِ الصِّدِّيْقِيْنَ۔ وَجَاءَ الْغَوْثُ يَوْمًا اِلَى الشَّيْخِ حَمَّادٍ وَهُوَ شَابٌّ يَوْمَئِذٍ فَقَامَ اِلَيْهِ وَتَلَقَّاهُ وَقَالَ مَرْحَبًا بِالْجَبَلِ الرَّاسِخِ وَالطَّوْدِ الْمُنِيْفِ لَا يَتَحَرَّكُ وَاَجْلَسَهٗ اِلٰى جَانِبِهٖ وَقَالَ لَهٗ: مَا الْفَرْقُ بَيْنَ الْحَدِيْثِ وَالْكَلَامِ؟ فَقَالَ: اَلْحَدِيْثُ مَا اسْتَدْعَيْتَ مِنَ الْجَوَابِ، وَالْكَلَامُ

زبان کا ذلال آواز بلند کرتا ہے اور حسن طاعت کے اچھے ثمنوں سے خریدتا ہے۔ جیسے ارشاد ہے (فی بیوت اذن اللّٰہ ان ترفع) لوگوں نے کہا ہے کہ یہ وہ پہلا کلام ہے تو آپ نے لوگوں کے سامنے منبر پر بیٹھ کر فرمایا ہے

۵۳ ترپنویں منقبت شیخ حماد دبّاس کا حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی تعریف کرنا۔

کہتے ہیں ایک دفعہ حضرت شیخ حماد دبّاس کے پاس حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ذکر ہوا۔ (اس وقت حضرت غوث اعظم نوجوان تھے) تو آپ نے فرمایا میں نے حضرت غوث پاک کے سر پر ولایت کے دو جھنڈے دیکھے ہیں جو آپ کے لئے بہموت اسفل سے ملکوت اعلیٰ تک کھڑے کئے گئے ہیں (اور میں نے افق اعلیٰ میں ایک شخص آپکو صدیق کے لقب سے پکارتا سنا۔ ایک دفعہ حضور غوث پاک جوانی کی حالت میں شیخ حماد کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ شیخ حماد استقبال کے لئے اٹھے اور ملاقات ہوئی تو فرمایا مرحبا بالجبل راسخ اور بلند ٹیلے کیساتھ جو اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتا۔ پھر اپنی ایک جانب بٹھا کر فرمایا حدیث اور کلام میں کیا فرق ہے

ماصدمنك من الخطاب، وانزعاج القلب لدعوة الانبياء أرجع من أعمال الثقلين فقال له الشيخ حماد: أنت سيد العارفين في عصرك. رضي الله عنهما.

غوث اعظم فرمانے لگے حدیث وہ ہے جس کے جواب کے آپ خواہشمند ہوں۔ اور کلام وہ ہے جو تیری خواہش کو خطاء سے روکے۔ انبیاء کے لوگوں کو خدا کی طرف بلانے کیوقت طبیعت میں جو انقباض پیدا ہوتا ہے وہ دنیا و آخرت کے سے ثقیل ہے۔ یہ سن کر شیخ حماد نے کہا آپ اپنے زمانہ کے عارفوں کے سردار ہیں۔

المنقبة الرابعة والخمسون

چونویں منقبت آپ کا مرغی کو زندہ کرنا۔

(في إحيائه الدجاجة. رضي الله عنه)

ذكروا أنه جاءت امرأة مع ولدها إلى الغوث وسلمت ولدها إليه وقالت: هذا ولدي سلمته إلى حضرتك لتربيه، فأقعده الغوث في الخلوة، فبعد أيام جاءت لترى ولدها. فرأته نحيفا ضعيفا وعنده رقاق خبز الشعير فراحت إلى الغوث فرأته يأكل لحم الدجاجة، فقالت يا غوث إن حضرتكم تأكل لحم الدجاجة وولدي يأكل خبز الشعير وصار ضعيفا نحيفا. فلم يتكلم الغوث ولم عظام الدجاجة فقال: قومي بإذن الله الذي يحيي العظام وهي رميم، فأحيا الله الدجاجة، فقال لها

ذکر کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنے لڑکے کو لے کر غوث پاک کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور اپنے لڑکے کو آپکے سپرد کر دیا اور عرض کی میں اپنے لڑکے کو تربیت کے لئے آپ کے سپرد کرتی ہوں۔ آپ نے اسے مجاہدہ کے لئے گوشہ نشین بنا دیا۔ چند دنوں بعد عورت اپنے بچے کو دیکھنے کے لئے آئی۔ اس نے دیکھا کہ بچہ دبلا پتلا ہے اور اس کے پاس جو کی روٹی کے ٹکڑے پڑے ہیں۔ غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں گئی تو اسوقت آپ مرغی کا گوشت کھا رہے تھے عرض کی حضور آپ تو مرغی کا گوشت کھاتے ہیں۔ اور میرا لڑکا جو کی روٹی کھا کر نحیف ناتواں ہو گیا ہے۔ آپ نے کوئی جواب نہ دیا اور مرغی کی ہڈیاں جمع کر کے کہا اللہ تعالیٰ کے حکم سے جو ہڈیاں بوسیدہ ہونے کے باوجود زندہ کر دیگا

أُرِيْدُ أَنْ يَكُوْنَ وَلَدُكِ هٰكَذَا، فَإِذَا وَصَلَ
إِلٰى هٰذِهِ الرُّتْبَةِ مِنْ أَيِّ طَعَامٍ أَرَادَ أَنْ
يَأْكُلَ لَابَأْسَ عَلَيْهِ فِيْ أَكْلِهِ، فَقَالَتْ: خَرَجْتُ
مِنْ مَحَبَّةِ وَلَدِيْ فَالْأَمْرُ إِلَيْكَ. رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

تو زندہ ہو جا مرغی کو اللہ تعالیٰ نے زندہ کر دیا پھر آپ نے
اس عورت کو فرمایا میں چاہتا ہوں کہ تمہارے بیٹے کو
بھی یہ مرتبہ حاصل ہو جائے اور جب وہ اس مرتبہ پر پہنچ
جائے گا تو وہ جو چاہے گا کھائے گا ماں نے کہا آج سے
میں نے اپنے بیٹے کی محبت دل سے نکال دی ہے بس اب آپ جانیں اور وہ۔

اَلْمَنْقَبَةُ الْخَامِسَةُ وَالْخَمْسُوْنَ

فِيْ اشْتِرَائِهِ أَرْبَعِيْنَ فَرَسًا مَمْلُوْحَةً وَ
إِعْطَائِهِ كُلَّ يَوْمٍ فَرَسًا إِلٰى مَنْ يَّسْأَلُ مِنْ
حَضْرَتِهِ بِالدُّعَاءِ لِشِفَاءِ الْمَرِيْضِ الْمُسَافِرِ
عِنْدَهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

پچپنویں منقبت آپ کے چالیس گھوڑے خریدنے اور
ایک بیمار کے لئے ہر روز ایک گھوڑا دینے کے بیان میں

ذَكَرُوْا أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَقْصَى الْبِلَادِ سَمِعَ
أَوْصَافَ الْغَوْثِ فَتَشَوَّقَ إِلَيْهِ فَسَافَرَ وَ
أَتٰى إِلٰى بَغْدَادَ، فَوَقَعَ طَرِيْقُهُ إِلٰى اِصْطَبْلِ دَوَابِّ
الْغَوْثِ، فَرَأٰى أَرْبَعِيْنَ فَرَسًا مَرْبُوْطَةً
لَيْسَ لَهَا نَظِيْرٌ وَمَرَابِطُهَا مِنَ الذَّهَبِ
وَالْفِضَّةِ جِلَالُهَا (١) مِنَ الْحَرِيْرِ فَخَطَرَ
بِبَالِهِ كَيْفَ يَكُوْنُ الْوَلِيُّ طَالِبًا لِلدُّنْيَا، فَهٰذَا

روایت ہے کہ اقصی بلاد میں سے ایک شخص نے حضرت
غوث پاک رضی اللہ عنہ کی تعریف سنی تو اسے آپ کی
زیارت کا شوق پیدا ہوا اسی شوق میں سفر کر کے بغداد
آیا۔ تو غوث اعظم کے گھوڑوں کے اصطبل کو جانے والے
راستہ پر پڑ گیا۔ دیکھا کہ اس میں چالیس اعلیٰ قسم کے
بے نظیر گھوڑے

١: قوله جلالها بالكسر ككتاب: ما يجعل على ظهر الفرس ليقيه من البرد. اهـ

الَّذِیْ رَأَیْتَهٗ لَا یُوْجَدُ عِنْدَ السَّلَاطِیْنِ. وَ
هٰذَا یَدُلُّ عَلٰی حُبِّ الدُّنْیَا، فَفَسَدَتْ عَقِیْدَتُهٗ
فِیْ حَقِّهٖ وَلَمْ یَنْزِلْ فِی التَّکِیَّةِ بَلْ نَزَلَ فِیْ مَکَانٍ
عِنْدَ رَجُلٍ، فَأَصَابَهٗ مَرَضٌ مُهْلِكٌ أَعْیَا
الْأَطِبَّاءَ عَنْ مُعَالَجَتِهٖ، فَقَالَ حَکِیْمٌ: هٰذِهِ
الْعِلَّةُ لَیْسَ لَهَا دَوَاءٌ إِلَّا أَکْلُ کَبِدِ أَرْبَعِیْنَ
فَرَسًا مَوْصُوْفَةً بِکَذَا أَوْ کَذَا، فَتَفَکَّرُوْا، وَقَالُوْا
لَا یُوْجَدُ فَرَسٌ مَوْصُوْفٌ بِکَذَا أَوْ کَذَا عِنْدَ
أَحَدٍ إِلَّا عِنْدَ الْغَوْثِ، فَنَرُوْحُ إِلٰی حَضْرَتِهٖ
وَنَسْأَلُ مِنْهُ فَرَسًا وَهُوَ کَرِیْمٌ لَعَلَّهٗ لَا یُخَیِّبُنَا
فَرَاحُوْا إِلٰی حَضْرَتِهٖ وَسَأَلُوْهُ أَنْ یُعْطِیَهُمْ
فَرَسًا مَوْصُوْفًا بِکَذَا أَوْ کَذَا فَأَمَرَ بِتَسْلِیْمِهٖ
إِلَیْهِمْ، ثُمَّ فِی الْیَوْمِ الثَّانِیْ جَاءُوْا أَیْضًا وَ
سَأَلُوْهُ فَرَسًا فَأَمَرَ بِتَسْلِیْمِهٖ إِلَیْهِمْ إِلٰی تَمَامِ
الْأَرْبَعِیْنَ یَوْمًا، فَکُلَّ یَوْمٍ یَجِیْئُوْنَ وَیَسْأَلُوْنَهٗ
فَرَسًا وَیَأْمُرُ بِتَسْلِیْمِهٖ إِلَیْهِمْ، فَشَفَی اللّٰهُ
الْمَرِیْضَ مِنْ مَرَضِهٖ وَجَاءَ إِلٰی حَضْرَتِ
الْغَوْثِ لِلتَّشَکُّرِ، فَقَالَ لَهُ الْغَوْثُ: یَا
فُلَانُ هٰذِهِ الْأَفْرَاسُ الَّتِیْ رَأَیْتَهَا اِشْتَرَیْتُهَا
لَكَ، فَإِنَّكَ لَمَّا خَرَجْتَ مِنْ أَبْیَاتِكَ وَ
قَصَدْتَنَا مَحَبَّةً إِلَیْنَا فَعَلِمْتُ أَنَّهٗ لَیُصِیْبُكَ
مَرَضٌ مُهْلِكٌ لَا دَوَاءَ لَهٗ إِلَّا أَکْلُ کَبِدِ
أَرْبَعِیْنَ فَرَسًا مَوْصُوْفَةً بِکَذَا أَوْ کَذَا

چاندی اور سونے کے کھونٹوں سے بندھے ہوئے ہیں۔
جن کی جھولیں ریشم کی تھیں۔ دل ہی دل میں خیال کیا کہ
اولیاء اللہ دنیا کے طالب نہیں ہوتے اور یہ ساز و سامان
جو میں نے دیکھا ہے بادشاہوں کو بھی نصیب نہیں اور
یہ دنیا کی طلب و محبت پر دلالت کرتا ہے۔ آپ سے بدظن
ہو کر تکیہ میں نہ ٹھہرا بلکہ ایک دوسرے آدمی کے مکان میں
قیام کیا۔ تو یہ ایک مہلک مرض کا شکار ہو گیا۔ اطباء اس
کے معالجہ سے تھک گئے تو ایک حکیم نے کہا یہ تب اچھا
ہو گا جب اسے فلاں نسل کے چالیس گھوڑوں کے جگر
کھلائے جائیں۔ لوگوں نے کہا اس نسل کے گھوڑے
حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے سوا اور کہیں سے نہ
ملیں گے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم حضرت کی خدمت میں
حاضر ہو کر گھوڑوں کا سوال کرتے ہیں۔ اور وہ سخی ہیں امید
ہے کہ ہم خالی ہاتھ نہ لوٹیں گے۔ لوگوں نے جا کر سوال کیا
کہ ہمیں ایسی نسل کے گھوڑے عطا فرما دیں۔ آپ نے فرمایا
انہیں ایک گھوڑا دے دو۔ پھر دوسرے دن آ کر سوال کیا
تو آپ نے فرمایا انکو چالیس کے چالیس گھوڑے روزانہ ایک
ایک کر کے دیا دینا۔ پھر وہ روزانہ آ کر آپ سے سوال کرتے تو
آپ ان کو گھوڑا دینے کا حکم دیدیتے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جب
مریض کی شفاء بخشی تو حضرت کے پاس شکریہ ادا کرنے کے
لئے آئے۔ آپ نے اس شخص (یعنی مریض) کو فرمایا اے فلاں یہ
گھوڑے جو تو نے دیکھے تھے میں نے تیرے لئے خریدے تھے
اس لئے کہ جب تو گھر سے نکلا اور محبت و شوق سے میری

فَاشْتَرَيْتُهُمْ لِأَجْلِكَ، فَلَمَّا مَرَرْتَ بِاَصْطَبِلِ دَوَابِّنَا فَرَأَيْتَهُمْ وَرَأَيْتَ مَرْبَطَهُمْ وَ جِلَالَهُمْ فَسَدَتْ عَقِيْدَتُكَ وَنَزَلْتَ فِيْ غَيْرِ مَكَانِنَا، فَنَزَلَ بِكَ مَا نَزَلَ، فَتَابَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ وَاسْتَغْفَرَ وَصَحَّحَ عَقِيْدَتَهٗ ثُمَّ أَمَرَ الْغَوْثُ بِإِعْطَاءِ الْمَرْبَطِ وَالْجِلَالِ لِلْحَكِيْمِ، قَالُوْا وَكَانَ ذٰلِكَ الْحَكِيْمُ نَصْرَانِيًّا، فَأَسْلَمَ عَلٰى يَدِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

طرف اسکا قصد کیا تو مجھے معلوم ہوگیا کہ یہاں آکر تجھے ایک ایسی مرض مہلک پہنچے گی جسکی دوا اس نسل کے ۱۲ گھوڑوں کے جگر کے علاوہ اور کوئی شئے نہیں ہے۔ تو ہیں نے یہ تیرے لئے انہیں خرید لیا اور تو جب گھوڑوں کے اصطبل کے پاس سے گذرا اور ان کے کھونٹوں اور جھولوں کو دیکھا تو بدظن ہو کر دوسرے مکان میں جاکر قیام کیا پھر تجھے جو تقدیر میں لکھا تھا پہنچا (یہ سن کر) اس شخص نے اپنے خیال سے توبہ کی اور معافی مانگی اور آپ کا عقیدت مند بن گیا پھر آپ نے فرمایا گھوڑوں کی کھونٹیں اور جھولیں حکیم صاحب کو دیدو۔ لوگ کہتے ہیں حکیم صاحب پہلے نصرانی تھے یہ واقعہ سن کر آپکے دست اقدس پر اسلام قبول کیا رضی اللہ عنہ

اَلْمَنْقَبَةُ السَّادِسَةُ وَالْخَمْسُوْنَ

فِيْ افْتِرَاسِ كَلْبِ بَابِ اَصْطَبِلِهٖ أَسَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ذَكَرُوْا أَنَّ الشَّيْخَ أَحْمَدَ زِنْدَةَ كَانَ يَرْكَبُ الْأَسَدَ وَيَدُوْرُ عَلَى الْأَوْلِيَاءِ وَيَنْزِلُ عِنْدَهُمْ فَيُعْطِي الْمُضِيْفُ لِأَكْلِ أَسَدِهٖ بَقَرَةً، فَفِيْ يَوْمٍ جَاءَ إِلٰى بَغْدَادَ وَنَزَلَ عِنْدَ الْغَوْثِ فَقَالُوْا لِحَضْرَةِ الْغَوْثِ أَنَّ لَهٗ عَادَةً عِنْدَ مَنْ يَنْزِلُ عِنْدَهٗ أَنْ يُعْطِيَ لِأَكْلِ أَسَدِهٖ بَقَرَةً فَمَا تَأْمُرُ حَضْرَتُكُمْ؟ فَقَالَ أَعْطُوْهُ بَقَرَةً مِنْ دَوَابِّ السَّاقِيَةِ، فَجَاءَ بِهَا مِنَ الْاَصْطَبِلِ وَكَانَ فِيْ بَابِ الْاَصْطَبِلِ جَرْوُ كَلْبٍ فَتَبِعَهَا فَقَدَّمُوْهَا إِلَى الْأَسَدِ وَأَرَادَ أَنْ يَفْتَرِسَهَا

چھپنویں منقبت آپکے اصطبل کے ایک کتے کا شیر پر حملہ آور ہونا۔

کہتے ہیں شیخ احمد زندہ شیر پر سوار ہو کر اولیاء اللہ کے پاس جایا کرتے تھے اور ان کے مہمان بنا کرتے تھے۔ مہمان نواز آپکے شیر کے کھانے کے لئے ایک گائے پیش کیا کرتا تھا۔ ایکدن بغداد آئے تو غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مہمان بنے۔ لوگوں نے عرض کی یہ جس کے پاس جاتے ہیں وہ ایک گائے شیر کے کھانے کے لئے دیتا ہے۔ آپ اس بابت کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا شیخ صاحب کو ایک گائے لاکر دیدو اصطبل سے وہ گائے لے آئے اصطبل کے دروازہ پر ایک چھوٹا سا کتا تھا وہ بھی پیچھے ہولیا۔ گائے کو شیر کے قریب کردیا جب شیر گائے پر لپٹنے لگا تو کتے نے شیر پر حملہ کر کے شیر کو پھاڑ

فَهَجَمَ عَلَيْهِ الْجَبْرُ الْمَذْكُوْرُ وَافْتَرَسَهُ فَجَاءَ الشَّيْخُ الْمَذْكُوْرُ إِلٰى حَضْرَةِ الْغَوْثِ وَقَبَّلَ يَدَهُ الْمُبَارَكَةَ وَتَابَ عَلٰى يَدَيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

ڈالا۔ شیخ مذکور حضرت غوث پاک کے پاس آئے اور ہاتھوں کو بوسہ دیا اور توبہ کی رضی اللہ تعالے عنہ۔

اَلْمَنْقَبَةُ السَّابِعَةُ وَالْخَمْسُوْنَ

۵۷۔ ستاونویں منقبت آپ کا اللہ تعالے کے سوا ہر چیز پر غالب اور قادر ہونا۔

(فِيْ اِسْتِطَالَتِهِ وَقُدْرَتِهِ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ سِوَى اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ)

قَالَ الشَّيْخُ الْأَكْبَرُ فِي الْفُتُوْحَاتِ فِي الْبَابِ الثَّالِثِ وَالسَّبْعِيْنَ: وَمِنْهُمْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رَجُلٌ وَاحِدٌ وَقَدْ تَكُوْنُ امْرَأَةً فِيْ كُلِّ زَمَانٍ آيَتُهُ، وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ، لَهُ الْاِسْتِطَالَةُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ سِوَى اللّٰهِ، شَهْمٌ شُجَاعٌ مِقْدَامٌ كَبِيْرُ الدَّعْوٰى بِحَقٍّ، يَقُوْلُ حَقًّا وَيَحْكُمُ عَدْلًا وَكَانَ صَاحِبُ هٰذَا الْمَقَامِ شَيْخُنَا عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيْلِيُّ بِبَغْدَادَ كَانَتْ لَهُ الصَّوْلَةُ وَالْاِسْتِطَالَةُ بِحَقٍّ عَلَى الْخَلْقِ، كَانَ كَبِيْرَ الشَّانِ أَخْبَارُهُ مَشْهُوْرَةٌ لَمْ أَلْقَهُ وَلٰكِنْ لَقِيْتُ صَاحِبَ زَمَانِنَا فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ، وَلٰكِنْ كَانَ عَبْدُ الْقَادِرِ أَتَمَّ فِيْ أُمُوْرٍ أُخَرَ مِنْ هٰذَا الشَّخْصِ الَّذِيْ لَقِيْتُهُ، وَقَدْ دَرَجَ (۱) الْآخَرُ، وَلَا أَعْلَمُ فِيْ مَنْ وَلِيَ بَعْدَهُ هٰذَا الْمَقَامَ إِلَى الْآنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

شیخ اکبر فتوحات مکیہ کے ۷۳ ویں باب میں فرماتے ہیں (ان میں سے ایک مرد اور کبھی ایک عورت ہر زمانے میں اسکی علامت ہے جو بندگان خدا پر غالب ہوتا ہے اور اسے اللہ تعالے کے سوا ہر شئے میں تصرف حاصل ہوتا ہے وہ سردار بہادر اور بہت سے دعووں میں حق کے ساتھ سبقت لے جانے والا وہ حق کہتا ہے اور عدل کرتا ہے۔ اور اس مقام والے بغداد میں ہمارے شیخ عبد القادر جیلانی تھے۔ آپ کا یہ مرتبہ اور طاقت تھی کہ تقدیر حق کا مقابلہ کرسکتے تھے اور بہت بڑی شان والے تھے آپ کی خبریں مشہور ہیں۔ میں آپ کی زیارت تو نہیں کرسکا لیکن میں نے اپنے زمانے میں اس مقام والے کی زیارت کی ہے۔ لیکن شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ اس شخص سے دوسرے کئی امور میں اتم تھے جس کی میں نے زیارت کی ہے۔ اور یہ دوسرے بھی وفات پاگئے ہیں۔ اور مجھے ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا کہ اب یہ مقام اس کے بعد کس کو ملا ہے۔

رضی اللہ تعالی عنہ

اَلْمَنْقَبَةُ الثَّامِنَةُ وَالْخَمْسُوْنَ

(فِی اِجْتِمَاعِ مِائَةِ فَقِیْہٍ مِّنْ فُقَہَاءِ بَغْدَادَ عَلٰی اَنْ یَّسْئَلَہٗ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْہُمْ مَسْئَلَۃً فِیْ فَنٍّ مِّنَ الْعُلُوْمِ غَیْرَ مَسْئَلَۃِ صَاحِبِہٖ لِیَقْطَعُوْہُ بِہَا، وَاِعْطَاءِ جَوَابِ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْہُمْ فِیْ مَجْلِسِ وَعْظِہٖ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ)

قَالَ الشَّیْخُ اَبُوْ مُحَمَّدِ نِ الْمُفَرِّجُ: اِجْتَمَعَ مِائَۃُ فَقِیْہٍ مِّنْ اَعْیَانِ فُقَہَاءِ بَغْدَادَ وَ اَذْکِیَائِہِمْ عَلٰی اَنْ یَّسْئَلَہٗ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْہُمْ مَسْئَلَۃً فِیْ فَنٍّ مِّنَ الْعُلُوْمِ غَیْرَ مَسْئَلَۃِ صَاحِبِہٖ لِیَقْطَعُوْہُ بِہَا فَاَتَوْا مَجْلِسَ وَعْظِہٖ وَکُنْتُ یَوْمَئِذٍ فِیْہِ، فَلَمَّا اسْتَقَرَّ بِہِمُ الْمَجْلِسُ اَطْرَقَ الشَّیْخُ، فَظَہَرَتْ مِنْ صَدْرِہٖ بَارِقَۃٌ مِّنْ نُّوْرٍ لَا یَرَاہَا اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰہُ، وَ مَرَّتْ عَلٰی صُدُوْرِ الْمِائَۃِ، وَلَمْ تَمُرَّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْہُمْ اِلَّا بُہِتَ وَاضْطَرَبَ، ثُمَّ صَاحُوْا صَیْحَۃً وَّاحِدَۃً وَّمَزَّقُوْا ثِیَابَہُمْ وَکَشَفُوْا رُءُوْسَہُمْ وَصَعِدُوْا اِلَیْہِ فَوْقَ الْکُرْسِیِّ وَوَضَعُوْا رُءُوْسَہُمْ عَلٰی رِجْلَیْہِ، وَضَجَّ اَہْلُ الْمَجْلِسِ ضَجَّۃً وَّاحِدَۃً حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّ بَغْدَادَ رُجَّتْ بِہَا، فَجَعَلَ الشَّیْخُ یَضُمُّ اِلٰی صَدْرِہٖ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ حَتّٰی اَتٰی عَلٰی

۵۸- اٹھاونویں منقبت

بغداد کے فقہاء سے سو فقیہوں کا اس نیّت سے آنا کہ ہر ایک الگ الگ مسئلہ پوچھ کر آپ کو شکست دیکر خاموش کر دیں اور آپ کا ان کو جواب دینا۔

شیخ ابو محمد مفرج فرماتے ہیں کہ بغداد کے مشہور و معروف اور ذکی سو فقیہ جمع ہو کر اس نیّت سے آئے کہ فنون میں سے الگ الگ ایک ایک مسئلہ پوچھ کر آپ کو خاموش کر دیں اور میں بھی اس دن مجلس میں حاضر تھا۔ جب وہ مجلس کے قریب ہوتے تو آپ نے مراقبہ کے لئے سر جھکایا۔ سر کو جھکانا ہی تھا کہ آپ کے سینے سے نور کا ایک شعلہ نکلا جسے وہی لوگ دیکھ سکے جن کو اللہ تعالٰی نے چشمِ بصیرت عطا فرمائی۔ وہ شعلہ ان سو فقہاء کے سینوں پر سے گذرا جس کے سینے سے گذرتا وہ حیران رہ جاتا اور پریشان ہو جاتا۔ پھر انہوں نے ایک چیخ ماری اور کپڑے پھاڑ ڈالے۔ اور سروں سے عمامے پھینک کر سر سے ننگے ہو گئے اور آپ کے منبر پر چڑھ کر آپ کے پاؤں پر سر رکھ دئے۔ (یہ دیکھ کر) تمام مجلس ایک دفعہ اس زور سے چیخی کہ میں نے گمان کیا کہ سارا بغداد ہی چیخ اٹھا ہے۔ پھر آپ نے ہر ایک کو گلے لگایا۔ اور ان میں سے ہر ایک کو فرمایا تیرا مسئلہ یہ ہے اور اس کا

آخِرِهِمْ، ثُمَّ قَالَ لِأَحَدِهِمْ: أَمَّا أَنْتَ فَمَسْئَلَتُكَ كَذَا، وَجَوَابُهَا كَذَا حَتّٰى ذَكَرَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مَسْئَلَتَهٗ وَجَوَابَهَا، قَالَ فَلَمَّا انْقَضَى الْمَجْلِسُ أَتَيْتُ إِلَيْهِمْ، فَقُلْتُ لَهُمْ مَاشَأْنُكُمْ؟ قَالُوا إِنَّمَا جَلَسْنَا فَقَدْنَا جَمِيْعَ مَا نَعْرِفُهٗ مِنَ الْعِلْمِ حَتّٰى كَأَنَّهٗ نُسِخَ مِنَّا فَلَمْ يَمُرَّ بِنَا قَطُّ، فَلَمَّا ضَمَّنَا إِلٰى صَدْرِهٖ رَجَعَ إِلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا مَا نُزِعَ مِنْهُ مِنَ الْعِلْمِ، وَ ذَكَرَ لَنَا مَسَائِلَنَا مِنَ الَّتِيْ بَيَّنَّاهَا لَهٗ، وَ ذَكَرَ فِيْهَا أَجْوِبَةً لَا نَعْرِفُهَا،

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

جواب یہ ہے حتیٰ کہ آپ نے ہر ایک کا مسئلہ اور اس کا جواب (خود ہی بغیر ان کے بتائے) بیان فرما دیا۔ راوی فرماتے ہیں جب مجلس برخواست ہوئی تو میں نے ان کے پاس آکر ان سے حال پوچھا۔ انہوں نے کہا جب ہم بیٹھے تو جو کچھ علم ہم جانتے تھے سب کا سب ہمیں بھول گیا۔ اور ذہن سے ایسے مٹ چکا تھا گویا کہ ہمیں علم کی ہوا کبھی نہیں لگی۔ جب آپ نے ہمیں گلے لگایا تو پہلے کی طرح عالم بن گئے اور ہمارے مسائل ذکر فرما کر وہ جوابات دئیے ہیں جو ہمیں بھی معلوم نہ تھے۔

اَلْمَنْقَبَةُ التَّاسِعَةُ وَالْخَمْسُوْنَ

فِيْ لِبَاسِهٖ وَرُكُوْبِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ذَكَرُوْا أَنَّهٗ كَانَ يَتَطَيْلَسُ وَيَلْبَسُ لِبَاسَ الْعُلَمَاءِ وَيَلْبَسُ الرَّفِيْعَ مِنَ الْقُمَاشِ وَ يَرْكَبُ الْبَغْلَةَ وَتُرْفَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ الْغَاشِيَةُ (۱) وَيَتَكَلَّمُ عَلٰى كُرْسِيٍّ عَالٍ، وَكَانَ فِيْ كَلَامِهٖ سُرْعَةٌ وَجَهْرٌ، وَلَهٗ كَلِمَةٌ مَسْمُوْعَةٌ إِذَا تَكَلَّمَ أَنْصَتَ لَهٗ، وَإِذَا أَمَرَ بِشَيْئٍ أُبْتُدِرَ لِأَمْرِهٖ، وَإِذَا رَآهُ ذُوالْقَلْبِ الْقَاسِيْ خَشَعَ، وَإِذَا رَأَيْتَهٗ فَقَدْ

۵۹۔ انسٹھویں منقبت

آپ کے لباس اور سواری کے بیان میں

ذکر کرتے ہیں آپ طیالس کی چادر اوڑھتے اور علماء کا لباس پہنتے اور بزاز سے بیش قیمت کپڑا لے کر پہنتے اور خچر پر سواری فرماتے تھے۔ اور زین خوب بلند ہوتی تھی اور بلند منبر پر بیٹھ کر وعظ فرماتے۔ آپ کے کلام سے سرعت منرشح ہوتی اور بلند آواز سے کلام کرتے، اور آپکے کلمات پر عمل کیا جاتا تھا جب وعظ فرماتے تو خاموشی کا عالم طاری ہو جاتا جب کسی چیز کا حکم کرتے تو فوراً اسکی تعمیل ہوتی

(۱) قوله الغاشية: ما يجعل على ظهر الدابة للركوب عليها اهـ.

رَأَيْتَ النَّاسَ كُلَّهُمْ وَإِذَا مَرَّ عَلَى الْجَامِعِ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَفَ النَّاسُ فِي الْأَسْوَاقِ
يَسْأَلُونَ اللّٰهَ بِهِ حَوَائِجَهُمْ، وَكَانَ لَهُ
صِيتٌ وَسَمْتٌ حَسَنٌ،
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ

آپ کو سنگدل سے سنگدل بھی دیکھ کر نرم ہو جاتا جب تو
نے آپ کو دیکھ لیا تو گویا تو نے سب لوگوں کو دیکھ لیا اور
جب آپ جامع مسجد میں جمعہ کے لئے تشریف لے جاتے
تو لوگ بازاروں میں کھڑے ہو جاتے اور آپکے وسیلے سے اپنی
اپنی حاجتیں اللہ تعالیٰ سے مانگتے۔ آپ خوبصورت اور مشہور تھے
رضی اللہ تعالےٰ عنہ

اَلْمَنْقَبَةُ السِّتُّونَ

(فِي أَخْلَاقِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ)

ذَكَرُوا أَنَّهُ كَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَرِيعَ الدَّمْعِ
شَدِيدَ الْخَشْيَةِ كَثِيرَ الْهَيْبَةِ مُجَابَ الدَّعْوَةِ
كَرِيمَ الْأَخْلَاقِ طَيِّبَ الْأَعْرَاقِ أَبْعَدَ النَّاسِ
عَنِ الْفُحْشِ أَقْرَبَ النَّاسِ إِلَى الْحَقِّ شَدِيدَ
الْبَأْسِ إِذَا انْتُهِكَتْ مَحَارِمُ اللّٰهِ وَلَا يَغْضَبُ
لِنَفْسِهِ وَلَا يَنْتَصِرُ لِغَيْرِ رَبِّهِ وَلَا يَرُدُّ سَائِلًا
وَلَوْ بِأَحَدِ ثَوْبَيْهِ كَانَ التَّوْفِيقُ رِدَاءَهُ
وَالتَّأْيِيدُ مُعَاضِدَهُ وَالْعِلْمُ مُهَذِّبَهُ
وَالْقُرْبُ مُؤَدِّبَهُ وَالْمُحَاضَرَةُ كَنْزَهُ
وَالْمَعْرِفَةُ خِدْمَتَهُ وَالْخِطَابُ مُشِيرَهُ
وَاللَّحْظُ سَفِيرَهُ وَالْأُنْسُ نَدِيمَهُ وَالْبَسْطُ
شِيمَتَهُ وَالصِّدْقُ رَايَتَهُ وَالْفَتْحُ بِضَاعَتَهُ
وَالْحِلْمُ صِنَاعَتَهُ وَالذِّكْرُ وَزِيرَهُ وَالْفِكْرُ سَمِيرَهُ
وَالْمُكَاشَفَةُ غِذَاؤُهُ وَالْمُشَاهَدَةُ شِفَاؤُهُ

ساٹھویں منقبت

آپ کے اخلاق میں

ذکر کرتے ہیں کہ آپ بہت رونے والے اللہ تعالیٰ سے
ڈرنے والے باہیبت مستجاب الدعاء اور سخی تھے۔ اچھے
خلق وخوشبو والے فحش کاموں سے البعد الناس۔ سب
لوگوں سے زیادہ اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل کرنے والے
جو کوئی محارم اللہ کی توہین کرے اس سے سختی کرنیوالے
اپنی ذات کے لئے کسی کو غصہ نہ ہوتے اور اللہ تعالیٰ کی
رضا کے علاوہ کسی کی مدد نہ کرتے۔ اور سائل کو بغیر دیئے
نہ جانے دیتے اگرچہ آپ کے دو پہنے ہوئے کپڑوں میں
ایک کا سوال کرتا۔ توفیق آپکی چادر اور تائید ایزدی آپکی معاون
اور علم آپ کی تہذیب اور قرب الٰہی آپکا ادب اور محاضرہ
آپکا خزانہ اور معرفت آپ کی خدمتگذار۔ خطاب مشیر اور دیدار
سفیر۔ اُنس رفیق اور بسط آپ کی عادت اور صدق آپکا
جھنڈا تھا۔ فتح آپ کی پونجی اور حکم آپکا کام۔ ذکر آپکا وزیر اور
فکر آپ کا قصہ گو۔ مکاشفہ آپکی غذا اور مشاہدہ آپکے لئے شفاء

وَآدَابُ الشَّرِيْعَةِ ظَاهِرَةٌ وَاَوْصَافُ الْحَقِيْقَةِ سَرَائِرُهُ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

تھی، اور آداب شریعت آپ کا ظاہر اور اوصاف حقیقت آپ کے باطنی اسرار تھے۔

اَلْمَنْقَبَةُ الْحَادِيَةُ وَالسِّتُّوْنَ

اکسٹھویں منقبت

(فِيْ ذِكْرِ هَيْئَتِهٖ وَشَكْلِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ)

ذَكَرُوْا اَنَّهٗ كَانَ نَحِيْفَ الْبَدَنِ مُرَبَّعَ الْقَامَةِ عَرِيْضَ الصَّدْرِ عَرِيْضَ اللِّحْيَةِ طَوِيْلُهَا اَسْمَرُ اللَّوْنِ مَقْرُوْنَ الْحَاجِبَيْنِ ذَا صَوْتٍ جَهُوْرِيٍّ وَسَمْتٍ بَهِيٍّ وَقَدْرٍ عَلِيٍّ وَعِلْمٍ وَفِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

آپ کی ہیئت اور شکل کے بیان میں

کہتے ہیں آپ دُبلے اور میانہ قد تھے سینہ فراخ اور ڈاڑھی چوڑی اور لمبی تھی۔ گندمی رنگ بھنویں ملی ہوئیں اور بلند آواز اور خوبصورت شکل والے بلند مرتبہ والے اور علم میں کامل تھے۔

اَلْمَنْقَبَةُ الثَّانِيَةُ وَالسِّتُّوْنَ

باسٹھویں منقبت

فِيْ اِعْطَاءِ اللّٰهِ لَهٗ سِجِلًّا فِيْهِ اَسْمَاءُ اَصْحَابِهٖ وَمُرِيْدِيْهِ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

ذُكِرَ فِيْ بَهْجَةِ الْاَسْرَارِ: قَالَ الْغَوْثُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ اُعْطِيْتُ سِجِلًّا مَدَّ الْبَصَرِ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَصْحَابِيْ وَمُرِيْدِيْ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَقِيْلَ لِيْ قَدْ وُهِبُوْا لَكَ وَسَاَلْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ هَلْ عِنْدَكَ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ؟ فَقَالَ لَا وَعِزَّةِ رَبِّيْ وَجَلَالِهٖ اِنَّ يَدِيْ عَلٰی مُرِيْدِيْ كَالسَّمَاءِ عَلَی الْاَرْضِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ مُرِيْدِيْ جَيِّدًا فَاَنَا جَيِّدٌ، وَعِزَّةِ رَبِّيْ وَجَلَالِهٖ لَا بَرِحْتُ

آپ کو اللہ تعالٰی کا ایک کتاب دینا جس میں آپ کے تمام دوستوں اور مریدوں کے نام تھے۔

بہجۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ غوث پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے ایک بہت لمبی کتاب دی گئی ہے جس میں میرے مصاحبوں اور قیامت تک جتنے بھی مرید ہونگے تمام کے نام اسمیں درج ہیں اور کہا گیا ہے یہ تمام آدمی تمہارے حوالے کئے گئے ہیں۔ میں نے دوزخ کے دربان سے پوچھا کہ کیا تیرے پاس دوزخ میں کوئی میرا مرید بھی ہے۔ اُسنے کہا نہیں پھر اپنے فرمایا، مجھے اپنے رب کے جلال و عزت کی قسم میرا ہاتھ میرے مرید پر ایسے ہے جیسے آسمان زمین پر حاوی ہے۔ اگر میرا مرید اچھا نہیں ہے تو میں تو اچھا ہوں اور مجھے اپنے پروردگار کی عزت

قَدَمَايَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ رَبِّيْ حَتّٰى يَنْطَلِقَ
بِيْ وَبِكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ الشَّيْخُ الْقُطْبُ
ابْنُ أَشْرَفَ الرُّوْمِيْ فِيْ كِتَابِهٖ مُزَكِّي النُّفُوْسِ
كَانَ الْغَوْثُ يَقُوْلُ: إِذَا لَمْ يَكُنْ مُرِيْدِيْ
جَيِّدًا فَأَنَا جَيِّدٌ، وَعِزَّةِ رَبِّيْ لَا تَزَالُ
يَدِيْ عَلٰى رَأْسِ مُرِيْدِيْ فِي الْمَغْرِبِ
وَأَنَا فِي الْمَشْرِقِ، وَإِنْ كُشِفَتْ عَوْرَتُهٗ
لَمَدَدْتُ يَدِيْ مِنَ الْمَشْرِقِ وَسَتَرْتُهَا
وَعِزَّةِ رَبِّيْ لَأَقِفَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى بَابِ
جَهَنَّمَ حَتّٰى يَعْبُرَهَا كُلُّ مُرِيْدٍ لِيْ فَإِنَّ اللّٰهَ
تَعَالٰى أَعْطَانِيْ أَنْ لَا يَدْخُلَ لِيْ مُرِيْدٌ النَّارَ
فَمَنِ انْتَسَبَ إِلَيَّ قَبِلْتُهٗ وَإِلَيْهِ أَقْبَلْتُهٗ
وَقَدْ أَخَذْتُ الْعَهْدَ عَلٰى مُنْكَرٍ وَنَكِيْرٍ أَنْ لَا
يُرَوِّعَا مُرِيْدًا لِيْ فِي الْقَبْرِ،
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وجلال کی قسم میں اسکی بارگاہ سے اسوقت تک نہ ہٹونگا جبتک تمہیں (یعنی مریدوں) کو ساتھ لے کر جنت میں نہ چلا جاؤں شیخ قطب ابن اشرف رومی اپنی کتاب مزکی النفوس میں لکھتے ہیں کہ غوث پاک نے ارشاد فرمایا اگر میرا مرید نیک نہ ہو تو بھی میں اسکے لئے کافی ہوں۔ خدا کی قسم میرا ہاتھ میرے مرید پر ہے۔ اگرچہ میرا مرید مغرب میں اور میں مشرق میں ہوں (یعنی خواہ وہ کتنی ہی دور ہو میرا ہاتھ اسکے سر پہ ہوتا ہے) اور اگر میرا مرید ننگا ہو جائے (یعنی اس سے کوئی قصور ہو جائے) تو میں مشرق (یعنی دور سے) لمبا ہاتھ کرکے اسکے قصور پر پردہ ڈال دیتا ہوں۔ خدا کی قسم میں قیامت کے دن دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہونگا حتّٰی کہ میرے سب کے سب مرید گذر جائیں۔ خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ تیرے کسی مرید کو دوزخ میں نہ ڈالونگا۔ پس جو کوئی اپنے آپکو میرا مرید کہے میں اسے قبول کرکے مریدوں میں شامل کرتا ہوں اور اسکی طرف توجہ رکھتا ہوں۔ میں نے منکر نکیر سے اس بات کا عہد لیا ہے کہ وہ میرے مریدوں کو قبر میں نہ ڈرائیں گے۔

اَلْمَنْقَبَةُ الثَّالِثَةُ وَالسِّتُّوْنَ

ترسٹھویں منقبت

فِيْ مَصِّ أُصْبُعَيْهِ، وَبِهِ انْقَطَعَ الْأَكْلُ وَ
الشُّرْبُ عَنِ الْمَاصِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ الشَّيْخُ الْعَارِفُ أَبُوْ مُحَمَّدٍ شَاوِرُ السِّبْتِيُّ
الْمَحَلِّيُّ: دَخَلْتُ بَغْدَادَ لِزِيَارَةِ شَيْخِنَا
الْغَوْثِ وَأَقَمْتُ عِنْدَهٗ مُدَّةً، فَلَمَّا عَزَمْتُ
عَلَى الرُّجُوْعِ إِلٰى مِصْرَ عَلٰى قَدَمِ التَّجْرِيْدِ

آپ کی دو انگلیوں کے چوسنے سے بھوک و پیاس کا جاتا رہنا

شیخ عارف ابو محمد شاور سبتی محلی فرماتے ہیں کہ میں غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لئے بغداد داخل ہوا۔ اور آپکے پاس کچھ مدت ٹھہرا آخر میں نے مجاہدہ کرنے کیلئے مصر کو جانے کا قصد کیا۔ اور آپ سے اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا:

مِنَ الْخَلْقِ اِسْتَأْذَنْتُهُ، فَأَوْصَانِيْ أَنْ لَا أَسْأَلَ
أَحَدًا شَيْئًا أَوْ وَضَعَ اَصْبَعَيْهِ فِيْ فَمِيْ وَاَمَرَنِيْ
اَنْ اَمُصَّهَا فَفَهِمْتُ وَعَلِمْتُ، وَقَالَ لِيْ
اَنْصَرِفْ رَاشِدًا مَهْدِيًا، قَالَ فَسِرْتُ
مِنْ بَغْدَادَ اِلٰى مِصْرَ وَأَنَا لَا آكُلُ وَلَا اَشْرَبُ
وَقُوَّتِيْ فِيْ زِيَادَةٍ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

راستہ میں کسی سے کسی شے کا سوال بالکل نہ کرنا۔ یہ کہہ کر آپ نے میرے منہ میں اپنی دو انگلیاں ڈالیں اور مجھے انہیں چوسنے کا حکم فرمایا تو میں آپ کی غرض کو جان بوجھ گیا، پھر فرمایا لوٹ جاؤ، راشداً و مہدیاً۔ کہتے ہیں۔ میں بغداد سے مصر آیا۔ اور میں کھاتا پیتا بھی نہ تھا پھر بھی میری طاقت پہلے کی نسبت زیادہ ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

الْمَنْقَبَةُ الرَّابِعَةُ وَالسِّتُّوْنَ

چونسٹھویں منقبت

فِيْ وَصِيَّةِ السَّيِّدِ الْكَبِيْرِ السَّيِّدِ اَحْمَدَ
الرِّفَاعِيِّ بِزِيَارَةِ الْغَوْثِ لِمَنْ دَخَلَ بَغْدَادَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

سیّد احمد رفاعی کا بغداد کے جانے والوں کو غوث پاک کی زیارت کی وصیت فرمانا۔

كَانَ يُوْصِيْ اَوْلَادَ اَخِيْهِ وَاَكَابِرَ اَصْحَابِهٖ
بِزِيَارَتِهٖ، وَقَدْ جَاءَهُ رَجُلٌ يُوَدِّعُهُ مُسَافِرًا
اِلٰى بَغْدَادَ، فَقَالَ اِذَا دَخَلْتُمْ بَغْدَادَ فَلَا تُقَدِّمُوْا
عَلٰى زِيَارَةِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
شَيْئًا اِنْ كَانَ حَيًّا، وَعَلٰى زِيَارَةِ قَبْرِهٖ اِنْ
كَانَ مَيِّتًا، فَقَدْ اُخِذَ لَهُ الْعَهْدُ اَيُّمَا رَجُلٍ
مِنْ اَصْحَابِ الْاَحْوَالِ دَخَلَ بَغْدَادَ فَلَمْ يَزُرْهُ
سُلِبَ حَالُهُ وَلَوْ قَبْلَ الْمَوْتِ، قَالَ وَالشَّيْخُ
عَبْدُ الْقَادِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَسْرَةٌ عَلٰى مَنْ لَّمْ
يَرَهُ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

اور روایت ہے کہ آپ ہمیشہ اپنے بھائی کی اولاد اور اپنے مریدوں کو حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی زیارت کی وصیت کرتے رہتے تھے۔ ایک دن ایک شخص آپ سے بغداد کے سفر کے لئے آپ سے رخصت ہو رہا تھا۔ تو آپ نے فرمایا جب تم بغداد میں جاؤ تو سب سے پہلے اگر حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ زندہ ہوں تو ان کی اگر فوت ہو چکے ہوں تو ان کی قبر انور کی زیارت کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سے آپکا وعدہ ہے کہ جو شخص بغداد جائے اور آپکی زیارت نہ کرے اسکا حال سلب ہو جائے گا۔ اگرچہ مرنے کے کچھ ہی پہلے سلب ہو جائے۔ اسکے بعد غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا قول نقل فرمایا کہ بے نصیب ہے وہ جس نے آپ کی زیارت نہ کی۔

المنقبة الخامسة والستون

(في نسبه من الطرفين)

اما نسبه من طرف والده: فهو السيد عبد القادر بن ابي صالح موسى جنكي دوست، ابن عبد الله بن يحيى الزاهد بن محمد، بن داود، بن موسى الثاني، ابن عبد الله الثاني ابن عبد الله المحض، ابن حسن المثنى، ابن حسن، بن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه ورضي الله تعالى عنهم اجمعين، واما نسبه من طرف والدته، فهي ام الخير امة الجبار فاطمة، بنت السيد عبد الله الصومعي الزاهد، ابن ابي جمال الدين السيد محمد ابن السيد محمود ابن طاهر، ابن الامام ابي العطاء السيد عبد الله، ابن الامام السيد كمال الدين عيسى، ابن الامام ابي علاء الدين محمد الجواد ابن الامام علي الرضى، ابن الامام موسى الكاظم، ابن الامام جعفر الصادق، ابن الامام محمد الباقر ابن الامام زين العابدين، ابن ابي عبد الله الحسين ابن الامام علي بن ابي طالب كرم الله وجهه ورضي الله تعالى عنهم اجمعين

پینسٹھویں منقبت

آپ کے نسب کے بیان میں

آپ کا نسب والد کی طرف سے اسطرح ہے۔ سید عبد القادر بن ابی صالح موسیٰ جنگی دوست بن عبد اللہ بن یحیٰ زاہد بن محمد بن داود بن موسیٰ ثانی بن عبد اللہ ثانی بن عبد اللہ المحض بن حسن المثنی بن حسن بن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین اور والدہ کی طرف سے یوں ہے۔ حضرت ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ بنت سید عبد اللہ صومعی زاہد بن ابی جمال الدین سید محمد بن السید محمود بن طاہر بن امام ابو العطاء السید عبد اللہ بن امام سید کمال الدین عیسیٰ بن امام ابی علاؤ الدین بن جواد بن امام علی الرضیٰ بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن ابی عبد اللہ الحسین بن امام علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

المنقبة السادسة والستون

(في أسمائه الشريفة رضي الله تعالى عنه)

چھیاسٹھویں منقبت

آپ کے ناموں میں

ذُكِرَ وَاَنَّ لَهٗ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اَسْمَاءً بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، هُوَ الْقُطْبُ الَّذِيْ لَا قُطْبَ اِلَّا
هُوَ عَبْدُ الْقَادِرِ، سَيِّدٌ، مُؤَيَّدٌ، كَرِيْمٌ، عَظِيْمٌ،
شَرِيْفٌ، ظَرِيْفٌ، اِمَامٌ، هُمَامٌ، سَالِكٌ،
نَاسِكٌ، مُؤْمِنٌ، مُوْقِنٌ، مُنْعِمٌ، مُكْرِمٌ، طَبِيْبٌ،
طَيِّبٌ، مُطِيْبٌ، جَوَادٌ، مُنْقَادٌ، قَائِمٌ، صَائِمٌ،
عَابِدٌ، زَاهِدٌ، سَاجِدٌ، وَاجِدٌ، جِيْلِيٌّ، حَنْبَلِيٌّ،
نَقِيٌّ، كَامِلٌ، بَاذِلٌ، ذَكِيٌّ، صَفِيٌّ، جَمِيْلٌ، جَلِيْلٌ،
مَاحِضٌ، مُنَاصِحٌ، سَعِيْدٌ، رَشِيْدٌ، سَخِيٌّ، وَفِيٌّ،
پَارِسَا، نَقِيْبٌ، نَجِيْبٌ، خَاضِعٌ، خَاشِعٌ،
صَاحِبٌ، ثَاقِبٌ، وَارِثٌ، حَارِثٌ، وَاسِعٌ،
بَارِعٌ، فَائِقٌ، لَائِقٌ، رَاسِخٌ، شَامِخٌ، وَلِيٌّ، خَفِيٌّ،
ظَاهِرٌ، طَاهِرٌ، مُطِيْعٌ، مَنِيْعٌ، لَبِيْبٌ، حَبِيْبٌ،
شَاهِدٌ، رَاشِدٌ، زَائِدٌ، قَائِدٌ، بَصِيْرٌ، مُنِيْرٌ،
سِرَاجٌ، تَاجٌ، فَاتِحٌ، فَاتِحٌ، مُقَرَّبٌ، مُهَذَّبٌ، خَلِيْلٌ،
دَلِيْلٌ، صَادِقٌ، حَاذِقٌ، سُلْطَانٌ، بُرْهَانٌ، حَسَنِيٌّ،
حُسَيْنِيٌّ، عَالِمٌ، حَاكِمٌ، مُعِيْنٌ، مُبِيْنٌ، مِصْبَاحٌ،
مِفْتَاحٌ، شَاكِرٌ، ذَاكِرٌ، مَلَاذٌ، مَعَاذٌ (۱)، صَالِحٌ،
نَاصِحٌ، فَالِحٌ، وَاضِحٌ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ،

روایت ہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ
کے ننانوے نام ہیں۔ اور آپ ایسے قطب ہیں کہ
آپ کے مرتبہ کا کوئی قطب نہیں، آپکے ننانوے نام
عبدالقادر، سید، مؤید، کریم، عظیم، شریف،
ظریف، امام، ہمام، سالک، ناسک، مومن،
موقن، منعم، مکرم، طبیب، طیب، جواد، منقاد،
قائم، صائم، عابد، زاہد، واجد، جیلی، حنبلی،
نقی، کامل، باذل، ذکی، صفی، جمیل، جلیل،
ماحض، مناصح، سعید، رشید، سخی، وفی،
پارسا، نقیب، نجیب، خاضع، خاشع،
صاحب، ثاقب، وارث، عالث، واسع،
بارع، فائق، لائق، راسخ، شامخ، ولی، خفی،
ظاہر، طاہر، مطیع، منیع، لبیب، حبیب،
شاہد، راشد، زائد، قائد، بصیر، منیر،
سراج، تاج، فاتح، فاتح، مقرب، مہذب، خلیل،
دلیل، صادق، حاذق، سلطان، برہان، حسنی،
حسینی، عالم، حاکم، معین، مبین، مصباح،
مفتاح، شاکر، ذاکر، ملاذ، معاذ،
صالح، ناصح، فالح، واضح،
وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

---

(۱) قولہ معاذ: بوزن ملاذ ومعناہ اھ،

المنقبة السابعة والستون

في وصيته رضي الله تعالى عنه،
وصى ولده عبد الرزاق حين سأله
قال رضي الله عنهما: إعلم يا ولدي وفقنا
الله تعالى وإياك والمسلمين آمين: أوصيك
بتقوى الله وطاعته، ولزوم الشرع وحفظ
حدوده، واعلم يا ولدي وفقنا الله تعالى
وإياك والمسلمين أن طريقنا هذه
مبنية على الكتاب والسنة وسلامة الصدر
وسخاء اليد وبذل الندى وكف الجفاء
وحمل الأذى والصفح عن عثرات الأخوان
وأوصيك يا ولدي بالفقراء وحفظ حرمة
المشائخ وحسن العشرة مع الإخوان و
النصيحة للأصاغر والأكابر وترك الخصومة
إلا في أمور الدين، واعلم يا ولدي وفقني الله
تعالى وإياك أن حقيقة الفقر أن لا تفتقر
إلى من هو مثلك، وحقيقة الغنى أن تستغني
عمن هو مثلك، وأن التصوف حال لا لمن
يأخذ بالقيل والقال، لكن إذا رأيت الفقير
فلا تبدأه بالعلم وابدأه بالرفق، فإن العلم
يوحشه والرفق يؤنسه، واعلم يا ولدي
وفقنا الله وإياك والمسلمين أن التصوف

ستاسٹھویں منقبت

آپ کی وصیتوں کے بیان میں

ایک دفعہ آپ نے اپنے صاحبزادے حضرت شیخ
عبد الرزاق کو جب انہوں نے وصیت کیلئے عرض کیا تو آپ نے
وصیت میں فرمایا جان لے اے میرے پیارے بیٹے اللہ
تعالےٰ خصوصاً تجھے اور تمام مسلمانوں کو اس پر عمل کرنیکی توفیق
بخشے۔ میں تجھے تقویٰ اور طاعت اور شریعت کی پابندی اور
حدود الٰہی کی محافظت کی وصیت کرتا ہوں۔ تو جان لے اے
بیٹے اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اسکی توفیق بخشے کہ ہمارا
یہ طریقہ کتاب وسنت سلامتی صدر سخاوت بخش لوگوں
کو تکلیف نہ پہنچانے اور اپنے سر پر تکالیف اٹھانے
اور بھائیوں کی لغزشوں کے عفو کرنے پر مبنی ہے۔ اے میرے
بیٹے تجھے فقراء کی خدمت اور مشائخ کی عزت اور لوگوں کے
ساتھ خوب خوشدلی سے پیش آنے اور چھوٹوں اور بڑوں کو
نصیحت کرنے اور امور دین کے علاوہ ترک خصومت کرنے کی
وصیت کرتا ہوں جان تو میرے بیٹے اللہ تجھے اس پر عمل کرنیکی توفیق
دے کہ حقیقت فقر یہ ہے کہ تو اپنے جیسے کا محتاج نہ ہوں اور
غنی حقیقی یہ ہے کہ تو اپنے جیسے سے مستغنی ہو اور تصوف حال ہے
نہ کہ صرف قیل وقال لیکن جب تم کسی فقیر کو دیکھو تو اسکے آگے اپنے
علم کا اظہار نہ کرو۔ بلکہ نرمی سے اسپر قابو پاؤ کیونکہ علم اسے تم سے
متنفر اور نرمی اسے مانوس کرے گی۔ جان تو اے میرے لخت
جگر اللہ تعالےٰ ہم سب مسلمانوں کو عمل کرنیکی توفیق بخشے کہ

مَبْنِيٌّ عَلٰى ثَمَانِ خِصَالٍ: اَوَّلُهَا السَّخَاءُ، وَالثَّانِي الرِّضٰى، وَالثَّالِثُ الصَّبْرُ، وَالرَّابِعُ الْاِشَارَةُ، وَالْخَامِسُ الْغُرْبَةُ، وَالسَّادِسُ لُبْسُ الصُّوْفِ، وَالسَّابِعُ السِّيَاحَةُ، وَالثَّامِنُ الْفَقْرُ، فَالسَّخَاءُ لِنَبِيِّ اللّٰهِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالرِّضَا لِنَبِيِّ اللّٰهِ اِسْحٰقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَالصَّبْرُ لِنَبِيِّ اللّٰهِ اَيُّوْبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَالْاِشَارَةُ لِنَبِيِّ اللّٰهِ زَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَالْغُرْبَةُ لِنَبِيِّ اللّٰهِ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَلُبْسُ الصُّوْفِ لِنَبِيِّ اللّٰهِ يَحْيٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَالسِّيَاحَةُ لِنَبِيِّ اللّٰهِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَالْفَقْرُ لِنَبِيِّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ حَبِيْبِنَا وَسَيِّدِنَا وَشَفِيْعِنَا عَرِيْضِ الْجَاهِ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّفَ وَكَرَّمَ وَمَجَّدَ وَعَظَّمَ وَعَلَيْكَ يَا وَلَدِيْ اَنْ تَصْحَبَ الْاَغْنِيَاءَ بِالتَّعَزُّزِ وَالْفُقَرَاءَ بِالتَّذَلُّلِ، وَعَلَيْكَ بِالْاِخْلَاصِ وَهُوَ نِسْيَانُ رُؤْيَةِ الْخَلْقِ وَدَوَامُ رُؤْيَةِ الْخَالِقِ وَلَا تَتَّهِمِ اللّٰهَ فِي الْاَسْبَابِ وَاسْتَكِنْ (۱) اِلَيْهِ فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ، وَاَنْ لَا تَضَعَ حَوَائِجَكَ اِتِّكَالًا عَلٰى اَحَدٍ لِمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ مِنَ الْقَرَابَةِ وَالْمَوَدَّةِ وَالصَّدَاقَةِ، وَعَلَيْكَ بِخِدْمَةِ الْفُقَرَاءِ بِثَلَاثَةِ اَشْيَاءَ: اَوَّلُهَا التَّوَاضُعُ

بیشک تصوف آٹھ چیزوں پر مبنی ہے۔ (۱) سخاوت (۲) رضا (۳) صبر (۴) اشارت (۵) غربت (۶) صوف کا لباس پہننا۔ (۷) سیاحت (۸) فقر۔ سخاوت کا مظہر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے۔ رضی کا مظہر حضرت اسحٰق علیہ السلام۔ صبر کا حضرت ایوب علیہ السلام، اشارت کا حضرت زکریا علیہ السلام اور غربت کا حضرت یوسف علیہ السلام، صوف کا لباس پہننے کا حضرت یحیٰی علیہ السلام۔ سیر و سیاحت کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے۔ اور فقر کا مظہر اللہ کے نبی و رسول ہمارے آقا شفیع و محبوب عریض الجاہ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم شرف و کرم مجد و عظم والے تھے۔ اے بیٹے دولت مندوں سے وجاہت و تعزز اور فقیروں سے مسکینی و انکساری کے ساتھ پیش آنا اور اخلاص کو لازم پکڑ (اخلاص کے معنی ہیں خلقت سے کنارہ کش ہوکر خالق کی طرف متوجہ ہونا) اللہ تعالےٰ کو اسباب میں نہ گمان کر اور ہر وقت اس کی طرف جھکا رہ اور اپنی حاجتوں میں کسی شخص پر قرابت و مؤدت و صداقت پر بھروسہ نہ کرنا اور فقراء کی خدمت میں تین چیزیں لازم پکڑ۔

(۱) تواضع (۲) حسن خلق (۳) صفاء نفس۔

(۱) قولہ استکن: ای اخضع،

ثانيها حسن الخلق، ثالثها صفاء النفس وأميت نفسك حتى تحيا، وأقرب الخلق إلى الله أوسعهم خلقا، وأفضل الأعمال رعاية السر عن الالتفات إلى شيء سوى الله. وعليك إذا اجتمعت مع الفقراء بالتواصي بالصبر والتواصي بالحق، وحسبك من الدنيا شيئان، صحبة فقير، وحرمة ولي؛ واعلم يا ولدي إن الفقير لا يستغني بشيء سوى الله، واعلم يا ولدي إن الصولة على من هو مثلك ضعف وعلى من هو فوقك فخر، وإن التصوف والفقر جدان فلا تخلطهما بشيء من الهزل، هذه وصيتي لك ولمن يسمعها من المريدين كثرهم الله تعالى، وهو يوفقك وإيانا لما ذكرناه وبيناه، ويجعلنا ممن يقتفي آثار السلف ويتبعها بحرمة سيدنا ونبينا وشفيعنا محمد صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم تسليما كثيرا إلى يوم الدين، والحمد لله رب العالمين

(یعنی اخلاص) اور خواہشات نفسانی کو فنا کر دے تاکہ تجھے بقا باللہ کا مرتبہ حاصل ہو جائے۔ تمام مخلوق سے زیادہ خدا کے قریب وہ ہوتا ہے جو اخلاق کثیرہ والا ہو۔ اور اعمال سے بہترین یہ عمل ہے کہ تو اللہ تعالے کے علاوہ کسی کیطرف التفات نہ کرے۔ اور جب فقراء کیساتھ بیٹھو تو صبر اور حق بات کی وصیت کرنا لازم پکڑو۔ دنیا کی چیزوں میں سے تجھے دو چیزیں کافی ہیں فقراء کی صحبت اور اولیاء اللہ کی عزت۔ جان لے اے بیٹے فقیر کو خدا کے سوا کسی کی احتیاج نہیں ہوتی۔ جان لے تو اے بیٹا اپنے ہمسر پر حملہ کرنا ضعف ہے اور اپنے سے اعلیٰ مرتبہ والے پر حملہ کرنا فخر ہے۔ اور تصوف و فقر دو عزت والی چیزیں ہیں۔ (یعنی ایسی چیزیں نہیں کہ ان کو معمولی سمجھ لیا جائے) اور ان کو مذاق و بیہودہ باتوں کیساتھ نہ ملانا یہ خصوصاً تجھے اور مریدین میں جو سنے ان سب کو میری وصیت ہے اور دعا ہے کہ اللہ تعالے مریدوں کی تعداد کو بڑھائے اور تجھے اور ہمیں مذکورہ بیان پر عمل کرنے کی توفیق دے اور اللہ تعالے ہمارے آقا اور غیب کی خبریں دینے والے اور محشر میں شفاعت کرنیوالے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ و وسیلے سے ہمیں سلف صالحین کے نقش قدم پر چلنے اور انکی اتباع کرنیوالوں میں سے شمار کرے۔ الحمد للہ رب العلمین۔

المنقبة الثامنة والستون

في صلاة الحاجة والاستمداد من حضرته رضي الله تعالى عنه

اٹھاسٹھویں منقبت

نماز حاجت اور آپ سے مدد مانگنے کے بیان میں

ذُكِرَ فِي بَهْجَةِ الْأَسْرَارِ نَقْلًا عَنْهُ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى
عَنْهُ مَنِ اسْتَغَاثَ بِيْ فِيْ كُرْبَةٍ كَشَفْتُ عَنْهُ
وَمَنْ نَادَانِيْ بِاسْمِيْ فِيْ شِدَّةٍ فَرَّجْتُ عَنْهُ. وَمَنْ
تَوَسَّلَ بِيْ إِلَى اللهِ فِيْ حَاجَةٍ قُضِيَتْ لَهُ. وَمَنْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ
يَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بَعْدَ الْفَاتِحَةِ سُوْرَةَ الْإِخْلَاصِ
إِحْدٰى عَشْرَةَ مَرَّةً. ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدٰى عَشْرَةَ مَرَّةً. ثُمَّ يَخْطُوْ إِلٰى
جِهَةِ الْعِرَاقِ إِحْدٰى عَشْرَةَ خُطْوَةً، وَيَذْكُرُ
اسْمِيْ وَيَذْكُرُ حَاجَتَهُ فَإِنَّهَا تُقْضٰى. اِنْتَهٰى، وَأَنَا
أُبَيِّنُ تَفْصِيْلًا كَيْفِيَّتَهَا لِمَنْ يُصَلِّيْهَا بِأَنْ يَقُوْلَ
نَوَيْتُ أَنْ أُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ صَلَاةَ الْأَسْرَارِ أَوْ صَلَاةَ قَضَاءِ
الْحَاجَةِ تَقَرُّبًا إِلَى اللهِ تَعَالٰى وَانْقِطَاعًا عَنْ إِلٰى جِهَةِ
الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ اَللهُ أَكْبَرُ. ثُمَّ بَعْدَ قِرَاءَةِ
الْفَاتِحَةِ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْإِخْلَاصِ إِحْدٰى عَشْرَةَ
مَرَّةً، وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ يَقْرَؤُهَا بَعْدَ الْفَاتِحَةِ
إِحْدٰى عَشْرَةَ مَرَّةً. ثُمَّ بَعْدَ السَّلَامِ يَسْجُدُ
وَيَقُوْلُ بَعْدَ إِحْدٰى عَشْرَةَ مَرَّةً: يَا شَيْخَ الثَّقَلَيْنِ
يَا قُطْبَ الرَّبَّانِيِّ يَا غَوْثَ الصَّمَدَانِيِّ يَا مَحْبُوْبَ
السُّبْحَانِيِّ يَا مُحْيِيَ الدِّيْنِ أَبَا مُحَمَّدٍ السَّيِّدَ عَبْدَ الْقَادِرِ
الْجِيْلَانِيَّ أَغِثْنِيْ وَامْدُدْنِيْ فِيْ قَضَاءِ حَاجَتِيْ
هٰذِهٖ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ ثُمَّ يَقُوْمُ وَيَخْطُوْا
إِلٰى جِهَةِ الْعِرَاقِ إِحْدٰى عَشْرَةَ خُطْوَةً وَ
يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ خُطْوَةٍ يَا شَيْخَ الثَّقَلَيْنِ يَا قُطْبَ

بہجۃ الاسرار شریف میں لکھا ہے کہ حضرت غوث
اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو شخص مصیبت
میں مجھے پکارتا ہے میں اس کی مصیبت کو
رفع کروں گا۔ اور جو سختی کے وقت میرا نام لیکر
مجھے پکارے میں اسکی سختی کو دور کرونگا اور جو اپنی کسی
حاجت کے وقت میرے وسیلے سے خدا سے دعا کرے گا
اسکی حاجت پوری ہوگی۔ اور جو شخص دو رکعت نفل اسطرح
پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص
گیارہ مرتبہ پڑھے پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے پھر
گیارہ قدم بغداد کی طرف چلے اور میرا نام لے کر اپنی حاجت
بیان کرے اسکی حاجت پوری کی جائے گی۔ آپکا ارشاد
ختم ہوا۔ (اب مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں) کہ میں
نماز حاجت پڑھنے والے کیلئے اسکی کیفیت ذرہ تفصیلاً
بیان کرتا ہوں۔ وہ یوں کہ نمازی اسطرح نیت کرے
دو رکعت نماز صلوٰۃ الاسرار یا صلوٰۃ قضاء حاجت
عبادت اللہ کی منہ طرف قبلہ شریف کے اللہ اکبر پھر
سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد سورہ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے
اور اسیطرح دوسری رکعت میں بھی پڑھے پھر سلام پھیرنے
کیبعد سجدہ میں جاکر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد
یہ کہے (یاشیخ الثقلین یاقطب الربانی یاغوث الصمدانی
یا محبوب السبحانی یا محی الدین ابا محمد السید عبدالقادر
الجیلانی اغثنی وامددنی فی قضاء حاجتی ہذہ یا قاضی
الحاجات) پھر کھڑے ہوکر گیارہ قدم بغداد کیطرف

الرَّبَّانِی یَاغَوْثَ الصَّمَدَانِی یَامَحْبُوْبَ السُّبْحَانِی
اَبَا مُحَمَّدِ السَّیِّدُ عَبْدَ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِی، ثُمَّ یَضَعُ
قَدَمَهُ الْیَمِیْنَ عَلٰی قَدَمِهِ الْیُسْرٰی وَیُصَلِّیْ
اَوَّلًا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰی عَشَرَةَ
مَرَّةً، ثُمَّ یَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ وَالْاِخْلَاصَ وَاِذَا جَآءَ
نَصْرُ اللّٰهِ کُلَّ وَاحِدَةٍ اِحْدٰی عَشَرَةَ مَرَّةً
ثُمَّ یَقُوْلُ یَا جُنُوْدَ اللّٰهِ وَیَا عِبَادَ اللّٰهِ اَغِیْثُوْنِیْ
وَاَمِدُّوْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ یَا قَاضِیَ
الْحَاجَاتِ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ، یَا شَیْخَ الثَّقَلَیْنِ یَا
یَا قُطْبَ الرَّبَّانِیْ یَا غَوْثَ الصَّمَدَانِیْ یَا مَحْبُوْبَ
السُّبْحَانِیْ یَا مُحْیَ الدِّیْنِ اَبَا مُحَمَّدِنِ السَّیِّدُ عَبْدَ الْقَادِرِ
الْجِیْلَانِیْ ثُمَّ یَشْتَغِلُ بِالْمُرَاقَبَةِ وَیَقْعُدُ فِیْ
مُصَلَّاهُ وَیَذْکُرُ کَلِمَةَ التَّوْحِیْدِ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ مِائَةً وَّثَمَانِیَةً، ثُمَّ یَسْجُدُ لِلّٰهِ
تَعَالٰی وَیَقُوْلُ فِیْ سَجْدَتِهٖ یَا رُوْحَ الْقُدُسِ
وَیَا جُنُوْدَ اللّٰهِ وَیَا عِبَادَ اللّٰهِ اَغِیْثُوْنِیْ
وَامْدُدُوْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ
یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ، وَیَبْخُرُ فِیْ
اَوَّلِ شُرُوْعِهٖ بِالطِّیْبِ، ثُمَّ یَتَصَدَّقُ عَلٰی اَحَدَ
عَشَرَ فَقِیْرًا، رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ،

چلے اور ہر قدم کے ساتھ یہ کلمات پڑھے (یا شیخ الثقلین
یا قطب الربانی یا غوث الصمدانی یا محبوب السبحانی
ابا محمد السید عبد القادر الجیلانی) پھر اپنے داہنے پاؤں
کو بائیں پاؤں پر رکھ کر اوّلاً گیارہ مرتبہ درود شریف
پڑھے۔ پھر سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص اور اذا
جاء نصر اللہ ہر ایک گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے۔ پھر
یہ کہے (یا جنود اللہ و یا عباد اللہ اغیثونی وامددنی
فی قضاء حاجتی ہذہ یا قاضی الحاجات آمین آمین
یا شیخ الثقلین
یا قطب الربانی یا غوث الصمدانی یا محبوب السبحانی
یا محی الدین ابا محمد السید عبد القادر جیلانی) پھر مراقبہ
کرے اور نماز کی جگہ بیٹھ کر ایک سو آٹھ بار کلمہ توحید
پڑھے۔ پھر سجدے میں جا کر یہ پڑھے (یا روح القدس
و یا جنود اللہ یا عباد اللہ اغیثونی وامددنی۔ فی
قضاء حاجتی۔ ہذہ یا قاضی الحاجات آمین آمین۔

لیکن یہ شروع کرنے سے پہلے کچھ خوشبو کی دھونی دکھائے
پھر گیارہ مساکین کو صدقہ دے۔

الْمَنْقَبَةُ التَّاسِعَةُ وَالسِّتُّوْنَ

(فِیْ وَفَاتِهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ)

انہترویں منقبت

آپ کی وفات کے بیان میں

ذَكَرُوْا اَنَّهٗ لَمَّا قَرُبَتْ وَفَاتُهٗ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ جَاءَ سَيِّدُنَا عِزْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَكْتُوْبٍ مَلْفُوْفٍ مِّنَ الرَّبِّ الْجَلِيْلِ فِيْ وَقْتِ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَاَعْطَاهُ بِوَلَدِهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْوَهَّابِ، وَكَانَ مَكْتُوْبٌ عَلٰى ظَهْرِهٖ يَصِلُ هٰذَا الْمَكْتُوْبُ مِنَ الْمُحِبِّ اِلَى الْمَحْبُوْبِ، فَلَمَّا رَاٰهُ وَلَدُهٗ بَكٰى وَتَحَسَّرَ وَدَخَلَ بِالْمَكْتُوْبِ مَعَ سَيِّدِنَا عِزْرَائِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى حَضْرَةِ الْغَوْثِ وَقَبْلَ هٰذَا بِسَبْعَةِ اَيَّامٍ كَانَ مَعْلُوْمًا لَدَى الْغَوْثِ اِنْتِقَالُهٗ اِلَى الْعَالَمِ الْعُلْوِيِّ وَرُجُوْعُهٗ اِلَى الْوَطَنِ الْاَصْلِيِّ، وَكَانَ مَسْرُوْرًا بِذَالِكَ، وَدَعَا اللّٰهَ لِلْمُرِيْدِيْنَ وَالْمُحِبِّيْنَ وَالْمُخْلِصِيْنَ بِالْمَغْفِرَةِ وَتَعَهَّدَ اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمْ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَسَجَدَ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَجَاءَ النِّدَاءُ اَوْ (يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً) وَضَجَّ عَالَمُ النَّاسُوْتِ بِالْبُكَاءِ وَابْتَهَجَ عَالَمُ الْمَلَكُوْتِ بِاللِّقَاءِ. وَتُوُفِّيَ لَيْلَةَ الْاِثْنَيْنِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِحْدٰى عَشْرَةَ مِنْ رَبِيْعِ الثَّانِيْ سَنَةَ ۵۶۱ خَمْسِمِائَةٍ وَاِحْدٰى وَسِتِّيْنَ، وَدُفِنَ بِبَابِ الْاَزَجِ، وَاخْتَلَفُوْا فِيْ اَيَّامِ وَفَاتِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، قَالَ فِيْ بَهْجَةِ الْاَسْرَارِ فِيْ تَاسِعِ رَبِيْعِ الثَّانِيْ، وَفِيْ كِتَابِ نُوْرِ الْاَحْمَدِيْ

ذکر کرتے ہیں کہ جب آپ وفات پانے لگے تو شام کے وقت ملک الموت نے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک ملفوف خط لاکر آپ کے فرزند حضرت شیخ عبدالوہاب کو دیا خط کی پشت پر یہ عبارت لکھی تھی (یہ خط محب کی طرف سے محبوب کو پہنچے)، شیخ عبدالوہاب خط کو دیکھ کر رو پڑے اور افسردہ ہو گئے اور ملک الموت کے سمیت حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ اس سے سات روز قبل آپکو عالم علوی کی طرف منتقل ہونے اور وطن اصلی کیطرف لوٹنے (یعنی وفات پانے) کا علم ہو چکا تھا جس سے آپ از حد خوش تھے۔ اور اپنے مریدوں اور محبین و مخلصین کے لئے آپ نے مغفرت کی دعا بھی مانگی تھی۔ اور ان سب سے قیامت کے دن شفاعت کرنے کا عہد بھی اس سے پہلے کر چکے تھے۔ (جب آپکی وفات کا وقت قریب آپہنچا) تو آپ سجدہ میں گئے تو ندا آئی (یا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً) تو عالم ناسوت میں لوگوں کی آہ و بکاء کی سی آوازیں بلند ہو گئیں۔ اور عالم ملکوت شوق لقاء میں ہشاش بشاش ہو گیا۔ آپ گیارہ ربیع الثانی ۵۶۱ھ دوشنبہ کی رات کو عشاء کی نماز کے بعد فوت ہوئے۔ اور باب الازج میں دفن کئے گئے۔ علماء کا اس بات میں اختلاف ہے کہ آپ ربیع الثانی کی کس تاریخ کو فوت ہوئے ہیں۔ بہجۃ الاسرار میں ۱۶ ربیع الثانی اور کتاب نور احمدی ملفوظ سید احمد رفاعی

مَلْفُوْظُ السَّيِّدِ اَحْمَدَ الرِّفَاعِيُّ فِي لَيْلَةِ السَّبْتِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِي عَاشِرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ، وَفِي رِوَايَةٍ ثَامِنُ ذٰلِكَ الشَّهْرِ، وَفِي تُحْفَةِ الْقَادِرِيَّةِ فِي سَبْعَةَ عَشَرَ مِنْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ، وَقَالَ السَّيِّدُ نُوْرُ الدِّيْنِ مَحْمُوْدُ الْقَادِرِيُّ فِي اَوْرَادِ الْقَادِرِيَّةِ يَوْمُ الْخَمِيْسِ السَّابِعِ عَشَرَ، وَقِيْلَ الثَّالِثُ عَشَرَ مِنْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ، وَالْاَصَحُّ اَنَّهُ تُوُفِّيَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَقِيْلَ يَوْمُ الْخَمِيْسِ فِي الْيَوْمِ السَّابِعِ اَوِ الثَّامِنِ اَوِ الْحَادِيْ عَشَرَ مِنْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ، قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ لِاَوْلَادِهٖ اَبْعِدُوْا مِنْ حَوْلِيْ فَاِنِّيْ مَعَكُمْ بِالظَّاهِرِ وَمَعَ غَيْرِكُمْ بِالْبَاطِنِ، وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَدْ حَضَرَ عِنْدِيْ غَيْرُكُمْ فَوَسِّعُوْا لَهُمْ وَتَاَدَّبُوْا مَعَهُمْ هٰهُنَا رَحْمَةٌ عَظِيْمَةٌ وَلَا تُضَيِّقُوْا عَلَيْهِمُ الْمَكَانَ، وَكَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: عَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، غَفَرَ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ تَابَ اللّٰهُ عَلَيَّ وَعَلَيْكُمْ بِسْمِ اللّٰهِ غَيْرَ مُوَدِّعِيْنَ قَالَ ذٰلِكَ يَوْمًا وَلَيْلَةً، وَقَالَ وَلَدُهُ الشَّيْخُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اِنَّ حَضْرَةَ الْغَوْثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَمُدُّهُمَا وَيَقُوْلُ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ تُوْبُوْا وَادْخُلُوْا فِي الصَّفِّ اِذًا اَجِيْئُ اِلَيْكُمْ وَقَالَ عِنْدَ مَوْتِهٖ رِفْقًا رِفْقًا ثُمَّ يَقُوْلُ عَلَيْكُمُ السَّلَامُ

میں بعد جمعہ ہفتہ کی رات ۱۰ ربیع الاول کو آپ کی وفات بتائی گئی ہے۔ اور روایت میں ۸ ربیع الاول بتائی گئی ہے۔ اور تحفۃ القادریہ میں اسی ماہ یعنی ربیع الثانی کی ۱۷ لکھی ہوئی ہے۔ اور سید نور الدین محمود القادری اوراد قادریہ میں ۱۷ تاریخ بروز جمعرات تحریر فرماتے ہیں اور اسی ماہ کی ۱۳ بھی لکھتے ہیں۔ اور اصح یہ ہے کہ آپ نے جمعہ کو انتقال فرمایا ہے اور بروز جمعرات (۱۷) (۱۸)، (۱۱) تاریخوں کو بھی آپ کا فوت ہونا منقول ہے۔ جب آپ فوت ہونے لگے تو آپ نے اپنی اولاد سے فرمایا۔ میرے ارد گرد سے ذرا پیچھے ہٹ جاؤ میں بظاہر تمہارے پاس ہوں اور باطن میں تمہارے غیر (یعنی خدا تعالیٰ) کے پاس ہوں۔ اور فرمایا میرے پاس تمہارے غیر (یعنی فرشتے) آئے ہیں ان کو جگہ دو۔ اور ان سے ادب سے پیش آؤ اس جگہ پر خدا کی رحمت برس رہی ہے۔ ان پر جگہ تنگ نہ کرو اور آپ اپنی وفات سے ایک دن رات قبل سے یہ کلمات کہتے رہے ہیں۔ علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ غفر اللہ لی ولکم تاب اللہ علی وعلیکم بسم اللہ غیر مودعین، اور آپکے لخت جگر شیخ عبد الرزاق فرماتے ہیں کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر لمبے کرتے اور فرماتے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، توبوا وادخلوا فی الصف اذا اجئ الیکم۔ اور اپنی موت کے وقت فرمایا۔ نرمی کرنا نرمی پھر فرماتے تھے وعلیکم السلام اجئ الیکم اجئ الیکم۔ (یعنی تمہاری طرف ہی تو آرہا ہوں)

أَجِيْءُ إِلَيْكُمْ أَجِيْءُ إِلَيْكُمْ، وَكَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَقُوْلُ
رِفْقًا! قَالَ اَتَاهُ الْحَقُّ وَسَكْرَةُ الْمَوْتِ، وَ
قَالَ لَا يَسْأَلْنِي اَحَدٌ عَنْ شَيْءٍ اَنَا اَتَقَلَّبُ
فِي عِلْمِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَسَأَلَهُ وَلَدُهُ الشَّيْخُ
عَبْدُ الْجَبَّارِ مَاذَا يُؤْلِمُكَ مِنْ جِسْمِكَ؟
فَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَمِيْعُ اَعْضَائِيْ تُؤْلِمُنِيْ اِلَّا قَلْبِيْ
فَمَا بِهِ أَلَمٌ وَهُوَ مَعَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَسَأَلَهُ
وَلَدُهُ الشَّيْخُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ مَرَضِهِ فَقَالَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنَّ مَرَضِيْ لَا يَعْلَمُهُ اَحَدٌ وَلَا
يَعْقِلُهُ اَحَدٌ لَا اِنْسٌ وَلَا جِنٌّ وَلَا مَلَكٌ مَا
يَنْقُصُ عِلْمُ اللّٰهِ بِحُكْمِ اللّٰهِ، اَلْحُكْمُ يَتَغَيَّرُ وَالْعِلْمُ
لَا يَتَغَيَّرُ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَ
عِنْدَهُ اُمُّ الْكِتَابِ۔ لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ
يُسْأَلُوْنَ ﴿ اَخْبَارُ الصِّفَاتِ تُمَرُّ كَمَا جَاءَتْ
وَكَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اِسْتَعَنْتُ بِلَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى وَالْحَيِّ الَّذِيْ لَا
يَخْشَى الْفَوْتَ، سُبْحَانَ مَنْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَةِ
وَقَهَرَ عِبَادَهُ بِالْمَوْتِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ
الرَّسُوْلُ اللّٰهِ: وَاَخْبَرَ وَلَدُهُ الشَّيْخُ مُوْسٰى
اَنَّهُ قَالَ لَمَّا قَرُبَتْ وَفَاةُ الْغَوْثِ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ كَانَ يَقُوْلُ: تَعَزَّزْ وَلَمْ يُؤَدِّهَا عَلَى
الصِّحَّةِ، فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى اِذَا قَالَ تَعَزَّزْ
وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ وَشَدَّهَا حَتّٰى صَحَّ لِسَانُهُ

اور آپ فرماتے تھے تھم جاؤ پھر سکرات موت اور تقدیر
حق آپہنچی تو فرمایا اب مجھ سے کوئی سوال نہ کرے میں
اللہ تعالٰی کے علم سے بہرہ ور ہوں۔ آپ کے صاحبزادے
شیخ عبدالجبار نے عرض کیا حضور آپ کے بدن
مبارک کے کس حصہ کو تکلیف ہے فرمایا میرے دل
کے علاوہ تمام جسم کو تکلیف ہے۔ اور وہ اللہ تعالٰی کی طرف
متوجہ ہے۔ آپ کے صاحبزادے شیخ عبدالعزیز نے آپ سے
بیماری کی نسبت دریافت کیا۔ تو فرمایا میری بیماری کی وجہ
جن و انس و فرشتوں میں سے کوئی بھی نہیں جان سکتا۔ اور
اللہ تعالٰی کا علم حکموں کی بنا پر کم نہیں ہوتا اور حکمتیں متغیر
ہوتی رہتی ہیں۔ مگر علم متغیر نہیں ہوتا۔ جسے اللہ تعالٰی چاہتا
ہے مٹاتا ہے اور جسے چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے۔ اور اس
کے پاس ہی ہے ام الکتاب وہ جو کرتا ہے اسکی بابت کوئی
پرسش نہیں اور لوگوں سے انکے کئے کی پرسش ہو گی۔
اور فرماتے تھے ہیں اس ذات سے مدد طلب کرتا ہوں جسکے سوا کوئی
معبود نہیں یعنی اللہ سبحانہ تعالٰی سے مدد طلب کرتا ہوں جو زندہ ہے
اور اسے فوت ہونیکا کھٹکا نہیں۔ پاک ہے وہ ذات جو اپنی قدرت
کاملہ سے عزت والا اور وہ غالب ہے اپنے بندوں پر بسبب نکالنے کیساتھ
اللہ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ کے رسول ہیں۔ آپکے صاحبزادے شیخ موسٰی فرماتے ہیں کہ جب
آپ فوت ہونے لگے تو آپ تعزز کا لفظ زبان سے نکالتے تھے مگر اسکو
اچھی طرح زبان سے نہ نکال سکتے تھے بار بار اس لفظ کو کہتے رہے
یہانتک کہ جب آپنے تعزز کہا تو آواز بہت صوت بلند ہو گئی اسوقت

ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ ثُمَّ خَفِيَ صَوْتُهٗ وَلِسَانُهٗ مُلْتَصِقٌ بِسَقْفِ حَلْقِهٖ، ثُمَّ خَرَجَتْ رُوْحُهُ الْكَرِيْمَةُ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ

آپکی زبان صحیح کام دینے لگی پھر آپنے لفظ اللہ تین بار کہا پھر آپکی آواز دھیمی پڑ گئی اور زبان تالو سے چمٹ گئی پھر آپکی روح کریمہ بدن شریف سے پرواز کر گئی اور آپ انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن

اَلْمَنْقَبَةُ السَّبْعُوْنَ

(فِيْ بَيَانِ اَوْلَادِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ)

قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ النَّجَّارِ فِيْ تَارِيْخِهٖ سَمِعْتُ مِنَ الشَّيْخِ تَاجِ الدِّيْنِ اَبِيْ بَكْرِ نِ السَّيِّدِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ سَيِّدِنَا الْغَوْثِ، قَالَ وُلِدَ لِلْغَوْثِ تِسْعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ وَلَدًا، سَبْعٌ وَّعِشْرُوْنَ ذَكَرًا، وَاثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ اُنْثٰى، وَقَالَ مَرِضَ مَرَّةً وَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْمَرَضُ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ وَنَحْنُ قَاعِدُوْنَ حَوَالَيْهِ، نَبْكِيْ، فَاَفَاقَ وَقَالَ لَا تَبْكُوْا فَاِنِّيْ لَا اَمُوْتُ فِيْ هٰذَا الْمَرَضِ فَاِنَّ وَلَدِيْ يَحْيٰى فِيْ ظَهْرِيْ فَلَا بُدَّ اَنْ يَّجِيْءَ اِلَى الدُّنْيَا، وَظَنَنَّا اَنَّهٗ قَالَ هٰذَا الْكَلَامَ مِنَ اشْتِدَادِ مَرَضِهٖ. فَعَافَاهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ، وَكَانَتْ لَهٗ جَارِيَةٌ حَبْشِيَّةٌ فَوُلِدَ السَّيِّدُ يَحْيٰى مِنْهَا، فَهُوَ اٰخِرُ اَوْلَادِهٖ، فَبَعْدَ مُدَّةٍ تُوُفِّيَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَخَلَفَ اَوْلَادًا مِنْهُمْ سَيْفُ الدِّيْنِ عَبْدُ الْوَهَّابِ وُلِدَ فِيْ شَعْبَانَ سَنَةَ خَمْسِمِائَةٍ وَّاثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ وَتُوُفِّيَ فِيْ بَغْدَادَ سَنَةَ خَمْسِمِائَةٍ وَّثَلَاثَةٍ وَّتِسْعِيْنَ وَعَاشَ بَعْدَ الْغَوْثِ اثْنَيْنِ وَثَلَاثِيْنَ

سترویں منقبت

آپ کی اولاد کے بیان میں

شیخ ابن نجار اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ میں نے شیخ تاج الدین ابی بکر السید عبدالرزاق بن سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے سنا کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے بچے بچیاں کل انچاس ۴۹ تھے جن میں سے ستائیس ۲۷ بیٹے اور بائیس ۲۲ بیٹیاں تھیں، نیز آپنے فرمایا ایک دفعہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سخت بیمار ہوئے یہاں تک کہ آپ پر غشی طاری ہو گئی ہم آپکے چاروں طرف بیٹے رو رہے تھے جب آپ ہوش میں آئے تو فرمایا مت روؤ میں اس بیماری سے نہیں مروں گا اسلئے کہ میرا بیٹا یحیٰی ابھی تک میری پشت میں ہے اس نے ضرور پیدا ہونا ہے اور ہم نے یہ خیال کیا کہ آپ بیہوشی میں یہ بات کہہ رہے ہیں۔ لیکن اللہ تعالٰے نے اس مرض سے شفا بخشی آپ کی ایک حبشی لونڈی تھی اسکے بطن سے سید یحیٰی پیدا ہوئے آپکی اولاد میں سے سب سے آخری پیدا ہونے والے سید یحیٰی ہی ہیں پھر کچھ مدت بعد آپ انتقال فرما گئے اسوقت آپکے بعد آپکے بیٹوں میں سے یہ زندہ تھے سیف الدین عبدالوہاب شعبان ۵۲۲ھ میں پیدا ہوئے۔ اور بغداد میں ۵۹۳ھ کو فوت ہوئے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالٰے عنہ کے بعد ۳۲ سال زندہ رہے۔

سَنَةً، وَمِنْهُمْ شَرَفُ الدِّيْنِ عِيْسٰى، وَلَهٗ مُصَنَّفَاتٌ
مِنْهَا جَوَاهِرُ الْاَسْرَارِ، وَاَلَّفَ لَهُ الْغَوْثُ
فُتُوْحَ الْغَيْبِ، وَتُوُفِّيَ سَنَةَ خَمْسِمِائَةٍ وَّاثْنَتَيْنِ
وَسَبْعِيْنَ وَعَاشَ بَعْدَ الْغَوْثِ اِثْنَتَيْ عَشَرَةَ
سَنَةً، وَمِنْهُمْ شَمْسُ الدِّيْنِ عَبْدُ الْعَزِيْزِ،
وَمِنْهُمْ سِرَاجُ الدِّيْنِ اَبُو الْفَرَجِ عَبْدُ الْجَبَّارِ
تُوُفِّيَ سَنَةَ خَمْسِمِائَةٍ وَّثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ وَ
عَاشَ بَعْدَ الْغَوْثِ اِثْنَتَيْ عَشَرَةَ سَنَةً، وَ
مِنْهُمْ تَاجُ الدِّيْنِ اَبُوْبَكْرٍ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وُلِدَ فِيْ
سَنَةِ خَمْسِمِائَةٍ وَّثَمَانٍ وَّعِشْرِيْنَ وَتُوُفِّيَ
سَنَةَ سِتِّمِائَةٍ وَّثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ وَعَاشَ
بَعْدَ الْغَوْثِ اِثْنَتَيْنِ وَاَرْبَعِيْنَ سَنَةً، وَمِنْهُمْ
اَبُوْاِسْحٰقَ اِبْرَاهِيْمُ تُوُفِّيَ فِيْ بَغْدَادَ سَنَةَ سِتِّمِائَةٍ
وَّعَاشَ بَعْدَ الْغَوْثِ تِسْعًا وَّثَلَاثِيْنَ سَنَةً
وَّمِنْهُمْ اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدٌ تُوُفِّيَ بِبَغْدَادَ سَنَةَ
سِتِّمِائَةٍ وَعَاشَ بَعْدَ الْغَوْثِ تِسْعًا وَّ
ثَلَاثِيْنَ سَنَةً، وَمِنْهُمْ اَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ
عَبْدُ اللهِ وُلِدَ سَنَةَ خَمْسِمِائَةٍ وَّثَمَانٍ
وَتُوُفِّيَ بِبَغْدَادَ سَنَةَ خَمْسِمِائَةٍ وَّسَبْعَةٍ
وَّثَمَانِيْنَ وَعَاشَ بَعْدَ الْغَوْثِ سِتًّا وَّ
عِشْرِيْنَ سَنَةً، وَمِنْهُمْ اَبُوْزَكَرِيَّا يَحْيٰى وُلِدَ
سَنَةَ خَمْسِمِائَةٍ وَّخَمْسٍ وَّخَمْسِيْنَ وَ
تُوُفِّيَ بِبَغْدَادَ لَيْلَةَ الْبَرَاءَةِ سَنَةَ سِتِّمِائَةٍ

(۲) شرف الدین عیسیٰ آپ مصنف تھے۔ آپ کی تصنیفات میں سے جواہر الاسرار ہے۔ اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فتوح الغیب ان کے لئے ہی تصنیف فرمائی تھی۔ انہوں نے ۵۷۲ھ میں وفات پائی۔ اور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد ۱۲ سال زندہ رہے (۳) شمس الدین عبدالعزیز (۴) سراج الدین ابوالفرج عبدالجبار ۵۷۳ھ میں فوت ہوئے۔ حضرت غوث الاعظم کے بعد ۱۲ سال زندہ رہے۔

(۵) تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق ۵۲۸ھ کو پیدا ہوئے اور ۶۲۳ھ کو فوت ہوئے۔
غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے بعد ۴۲ سال زندہ رہے۔

(۶) ابواسحاق ابراہیم حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد ۳۹ سال زندہ رہ کر ۶۰۰ھ بغداد میں فوت ہوگئے۔

(۷) ابوالفضل محمد بھی حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد ۳۹ سال کی عمر پاکر بغداد میں ۶۰۰ھ میں فوت ہوگئے۔

(۸) ابوعبدالرحمٰن عبداللہ ۵۰۸ھ کو پیدا ہوئے اور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد ۲۶ سال زندہ رہ کر بغداد میں ۵۸۷ھ کو فوت ہوگئے

(۹) ابوزکریا یحییٰ ۵۵۵ھ میں پیدا ہوئے اور بغداد میں شب برات میں ۶۰۰ھ کو وفات پائی۔ اور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد ۳۹ سال

وَعَاشَ بَعْدَ الْغَوْثِ تِسْعًا وَّثَلَاثِيْنَ سَنَةً
وَمِنْهُمُ السَّيِّدُ الصَّالِحُ تُوُفِّيَ فِيْ بَغْدَادَ وَقَبْرُهٗ
خَارِجَ الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ، وَمِنْهُمْ ضِيَاءُ الدِّيْنِ
اَبُوْنَصْرٍ مُوْسٰى وُلِدَ سَنَةَ خَمْسِمِائَةٍ وَتِسْعٍ وَ
ثَلَاثِيْنَ وَتُوُفِّيَ فِيْ دِمَشْقَ سَنَةَ سِتِّمِائَةٍ وَ
خَمْسَةَ عَشَرَ،

قَالَ مُصَنِّفُ هٰذِهِ الرِّسَالَةِ الْفَارِسِيَّةِ
وَجَدْتُ فِيْ بَعْضِ الْكُتُبِ الْمُعْتَبَرَةِ اَنَّ
لِحَضْرَةِ الْغَوْثِ اَوْلَادًا غَيْرَ مَنْ ذَكَرْنَاهُمْ
فَمِنْهُمُ السَّيِّدُ يُوْسُفُ وِلَادَتُهٗ، وَمَوْتُهٗ
فِيْ بَغْدَادَ فِي الرَّوْضَةِ الْمُبَارَكَةِ، وَمِنْهُمُ السَّيِّدُ
عَبْدُ الْغَفَّارِ، وَالسَّيِّدُ حَبِيْبُ اللّٰهِ، وَالسَّيِّدُ
زَاهِدٌ، وَالسَّيِّدُ عَبْدُ الْغَنِيِّ، وَالسَّيِّدُ مَنْصُوْرٌ
اَحَدُ الْاَقْطَابِ السَّبْعَةِ، وَالسَّيِّدُ عَبْدُ الْغَفُوْرِ
وَالسَّيِّدُ عَبْدُ الْخَالِقِ، وَالسَّيِّدُ عَبْدُ الرَّؤُوْفِ
وَيُسْنَدُ اِلَيْهِ اَكْثَرُ اَعْمَالِ الْغَوْثِ، وَالسَّيِّدُ
مَجْدُ الدِّيْنِ صَاحِبُ الْمَقَامَاتِ الْعَلِيَّةِ
وَعِنْدَ الْبَعْضِ هُوَ اٰخِرُ اَوْلَادِهٖ، وَكَرِيْمَتُهٗ
اَمَةُ الْجَبَّارِ فَاطِمَةُ، رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ

زندہ رہے۔

(۱۰) سید صالح بغداد میں فوت ہوئے آپ کی قبر بقعہ مبارک سے باہر ہے۔

(۱۱) ضیاء الدین ابو نصر موسیٰ ۵۳۹ھ میں پیدا ہوئے اور دمشق میں ۶۱۵ھ کو وفات پائی۔

اس فارسی رسالہ کے مصنف کہتے ہیں کہ مجھے بعض کتب معتبرہ سے معلوم ہوا ہے کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ان مذکورہ بیٹوں کے علاوہ اور بھی بیٹے تھے جن میں سے سید یوسف بغداد میں پیدا ہوئے اور بغداد ہی میں روضہ مبارک کے اندر فوت ہوئے۔ اور ان میں سے سید عبد الغفار اور سید حبیب اللہ اور سید زاہد اور سید عبد الغنی اور سید منصور جو کہ اقطاب سبعہ کے ایک فرد ہیں۔ اور سید عبد الغفور سید عبد الخالق اور سید عبد الرؤوف غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اکثر اعمال کی آپ کو اجازت تھی۔ اور سید مجد الدین آپ اعلیٰ درجہ کے ولی تھے بقول بعض آپ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آخری بیٹے اور کریمہ امۃ الجبار فاطمہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آخری بیٹی تھیں، رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

خاتمة

أقول: ختمت هٰذه الترجمة والحقتها
ببعض مناقبه الشريفة من بهجة الأسرار
وغيرها حتى تمّمت سبعين تفاؤلاً بسبعين
لأنّ لها من الحروف العين ولها معاني
البصر ونبع الماء والشمس وخيار الشيء و
الإبريز والماهية والحقيقة، فأسأل الله
تعالى بحرمة صاحب هٰذه المناقب أن
ينوّر بصيرتنا بكحل المشاهدة والشهود
ويجعل أرض قلوبنا ينابيع الفيض ليجري
على سافية لساننا ماء الحكم وأسرار الوجود،
ويتجلّى على سرّنا بشمس المعرفة والعرفان
ويجعلنا من خيار أهل الزمان، ويخلصنا من
غشّ الأوصاف الذميمة كالإبريز الخالص
تامّ العيار، ويلهمنا معرفة ماهيتنا و
حقيقتنا، فإنّ كلّ شيءٍ عنده بمقدار، وبما
اختار موسى على نبينا وعليه الصلوٰة والسلام
سبعين رجلاً من قومه لميقات التوبة لعلّ
الله بحرمة هٰذه المناقب السبعين أن
يتقبّل توبتنا ويعفو عن زلّتنا وخطيئتنا، و

(اس رسالہ تفریح الخاطر کے فارسی سے عربی میں ترجمہ
کرنیوالے فرماتے ہیں) میں نے یہ ترجمہ (یعنی فارسی سے عربی میں)
ختم کیا۔ اور میں نے اسمیں بعض مناقب بہجۃ الاسرار اور کچھ دوسری
کتب سے ملاکر سَبْعِیْنَ یعنی ۷۰ مناقب لکھدی ہیں۔ اور لفظ سَبْعِیْنَ
کے ساتھ تفاؤل پکڑتا ہوں کیونکہ اسکے حروف میں سے عین
بھی ہے۔ جس کے معنی بصر اور پانی کا پھوٹنا۔ سورج۔ بہترین
شئ۔ خالص چاندی۔ ماہیّت وحقیقت۔ تو میں اللہ تعالیٰ
سے اس مناقب والے کے صدقے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہماری
بصیرت کو شہود و مشاہدہ کے سُرمہ سے منوّر فرمائے اور ہمارے
قلوب کی زمین میں فیض کے چشمے جاری کرے تاکہ ہماری زبانوں
پر ماءِ حِکَم اور اسرارِ وجود جاری ہو کر ہمارے اسرار پر شمسِ
معرفت وعرفان کے ساتھ متجلّی ہو۔ اور ہمیں اہل زماں کا امام
بنائے اور ہمیں اوصاف ذمیمہ کے کھوٹ سے خالص چاندی
کیطرح نکھار دے جیسے چاندی خوب صاف کی ہوتی ہے اور
ہمیں حقیقت و ماہیّت کی معرفت الہام فرمائے۔ کیونکہ اسکے
پاس ہر شَیَ اندازے کے ساتھ ہے۔ اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے بھی اپنی قوم میں سے میقات توبہ کے لئے ستر آدمیوں کو چنا
تو شاید اللہ تعالیٰ ان مناقب سبعین یعنی ۷۰ کے صدقے
ہماری توبہ قبول کرے اور ہمارے پھسلنے اور خطاؤں

يُصْلِحُ شَأْنَنَا، وَيَرْحَمُ شَيْبَتَنَا وَيَجْعَلُنَا مِنَ
الْمَقْبُوْلِيْنَ لَدَيْهِ وَلَدَى الْغَوْثِ فِي الدُّنْيَا وَ
الدِّيْنِ اِنَّهُ جَوَادٌ كَرِيْمٌ رَؤُوْفٌ رَحِيْمٌ، اَللّٰهُمَّ
انْفَعْنَا بِهٖ وَبِبَرَكَاتِ عُلُوْمِهٖ، وَاجْعَلْنَا
مُنْسَلِكِيْنَ فِيْ سِلْكِ السِّلْسِلَةِ الْعَلِيَّةِ الْقَادِرِيَّةِ
وَأَحْيِنَا فِيْ مَحَبَّةِ الْحَضْرَةِ الْقَادِرِيَّةِ، وَأَمِتْنَا
عَلٰى مَحَبَّتِهٖ، وَابْعَثْنَا فِي الْحَشْرِ مَعَ مُرِيْدِيْهِ
الْمُحِبِّيْنَ الْمُخْلِصِيْنَ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ، سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ
عَمَّا يَصِفُوْنَ، وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ، وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ
اَجْمَعِيْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ، آمِيْنَ آمِيْنَ
يَا مُعِيْنُ وَيَا مُجِيْبَ السَّائِلِيْنَ

کو معاف فرمائے اور ہمارے حال کی اصلاح کرے اور ہمارے
بڑاپے پر رحم فرمائے اور ہمیں اپنے اور غوث اعظم رضی اللہ عنہ
کے پاس دین و دنیا میں مقبول بنائے۔ بیشک اللہ تعالیٰ سخی
کرم والا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ اے اللہ تعالیٰ ہمیں
اسکے اور اسکی برکات اور اسکے علوم کی برکات کیساتھ نفع عطا فرما
اور ہمیں طریقہ علیہ قادریہ کا سالک بنا اور ہمیں مشائخ قادریہ کی
محبت پر زندہ رکھ اور ان کی محبت پر ہمارا خاتمہ ہو اور ہمیں روز حشر
غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محبین ومخلصین مریدینکے زمرہ
میں اٹھا جن پر نہ کوئی خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہونگے۔ پاک ہے آپکا
پروردگار عزت والا ان اوصاف سے جو مشرک بیان کرتے ہیں
اور سلام ہے مرسلین پر، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے
جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔ اور درود یعنی رحمت کاملہ
نازل ہو ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپکی
آل پر اور سب کے سب صحابہ کرام پر، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے
ہیں جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔ اے اللہ ہماری اس دعا
کو قبول فرما اور اے سائلوں کے سوال کو قبول کرنے والے۔

(نوٹ) بحمد اللہ تفریح الخاطر کا عربی سے اردو میں ترجمہ ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ کو ختم ہوا۔

المترجم

فقیر ابو المنصور محمد صادق قادری رضوی غفرلہ

فہرست

قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ

تفریح الخاطر

فی مناقب

شیخ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

یعنی مناقب غوثیہ

مترجم معہ اصلی عربی متن

مصنفہ

الشیخ عبد القادر ابن محی الدین الاربلی

القادری بغدادی

رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب ترجمہ:۔ علامہ ابو المنصور محمد صادق صاحب

قادری رضوی

الناشر:۔ سُنّی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائل پور